بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

يَأۡتِيۡكَ مِنۡ كُلِّ فَجٍّ عَمِيۡقٍ ۔ يَأۡتُوۡنَ مِنۡ كُلِّ فَجٍّ عَمِيۡقٍ

فون نمبر ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل

جلسہ سالانہ نمبر

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۶ روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۷۰/۳۵	منگل یکم ربیع الاوّل ۱۴۰۲ھ ، ۲۹ فتح ہش ۱۳۶۰ ، ۲۹ دسمبر ۱۹۸۱ء	نمبر ۲۹۸

"آرہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج"

اہلِ مغرب تک پیغامِ حق کی اشاعت کی ایک یادگار جھلک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو بریڈفورڈ (انگلستان) میں احمدیہ مشن کا افتتاح فرمایا۔ حضور افتتاح کے موقع پر تقریر فرمارہے ہیں اور بریڈفورڈ کے ڈپٹی میئر قریب بیٹھے ہیں۔

"ظہورِ عون و نصرت دمبدم ہے"

نئے افضالِ خداوندی کے بعض وجد آفریں نظّارے

مشرق و مغرب میں خرید کردہ نئے مشن ہاؤسز

ناگویا (جاپان)

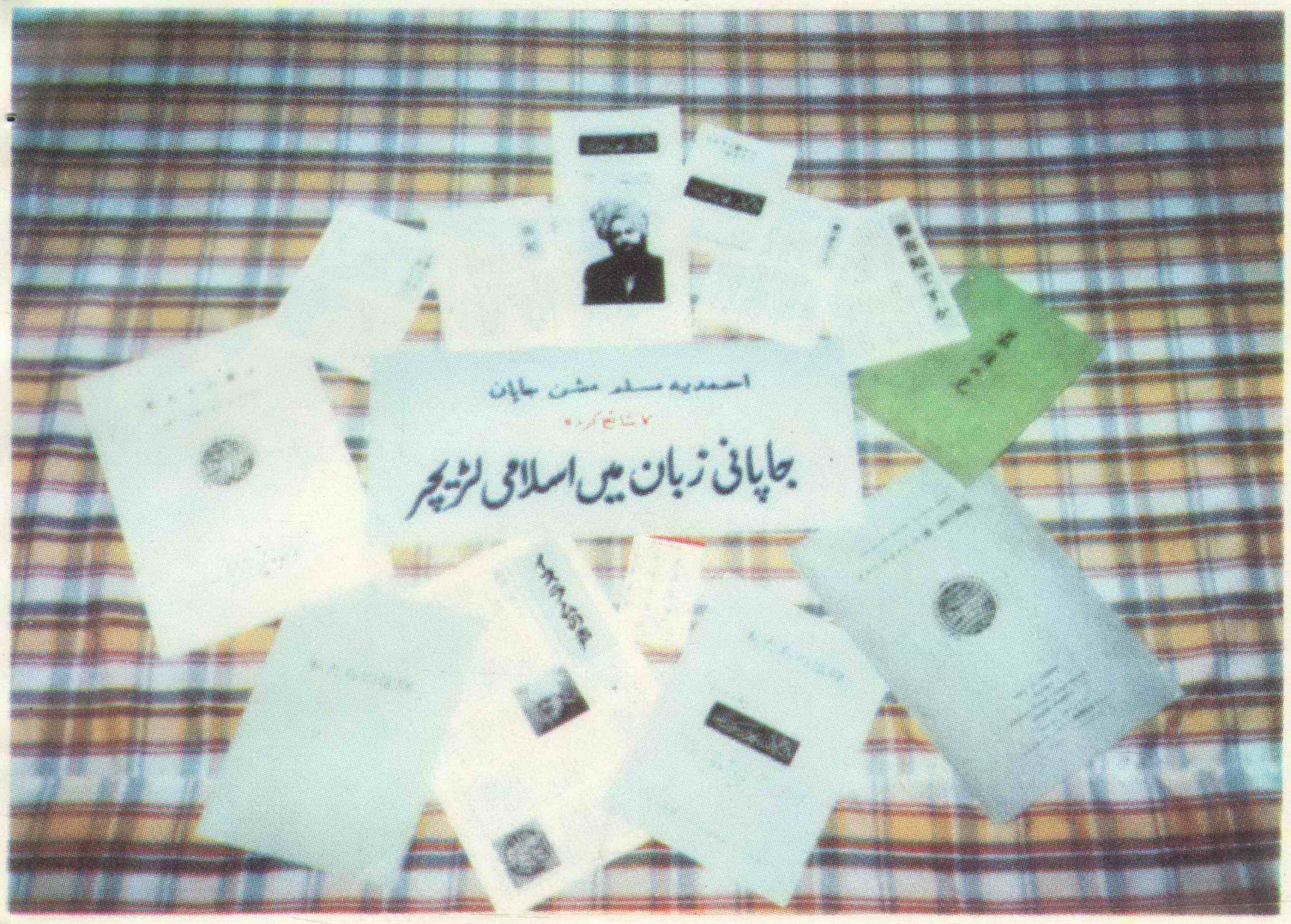

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیلگری (کینیڈا)

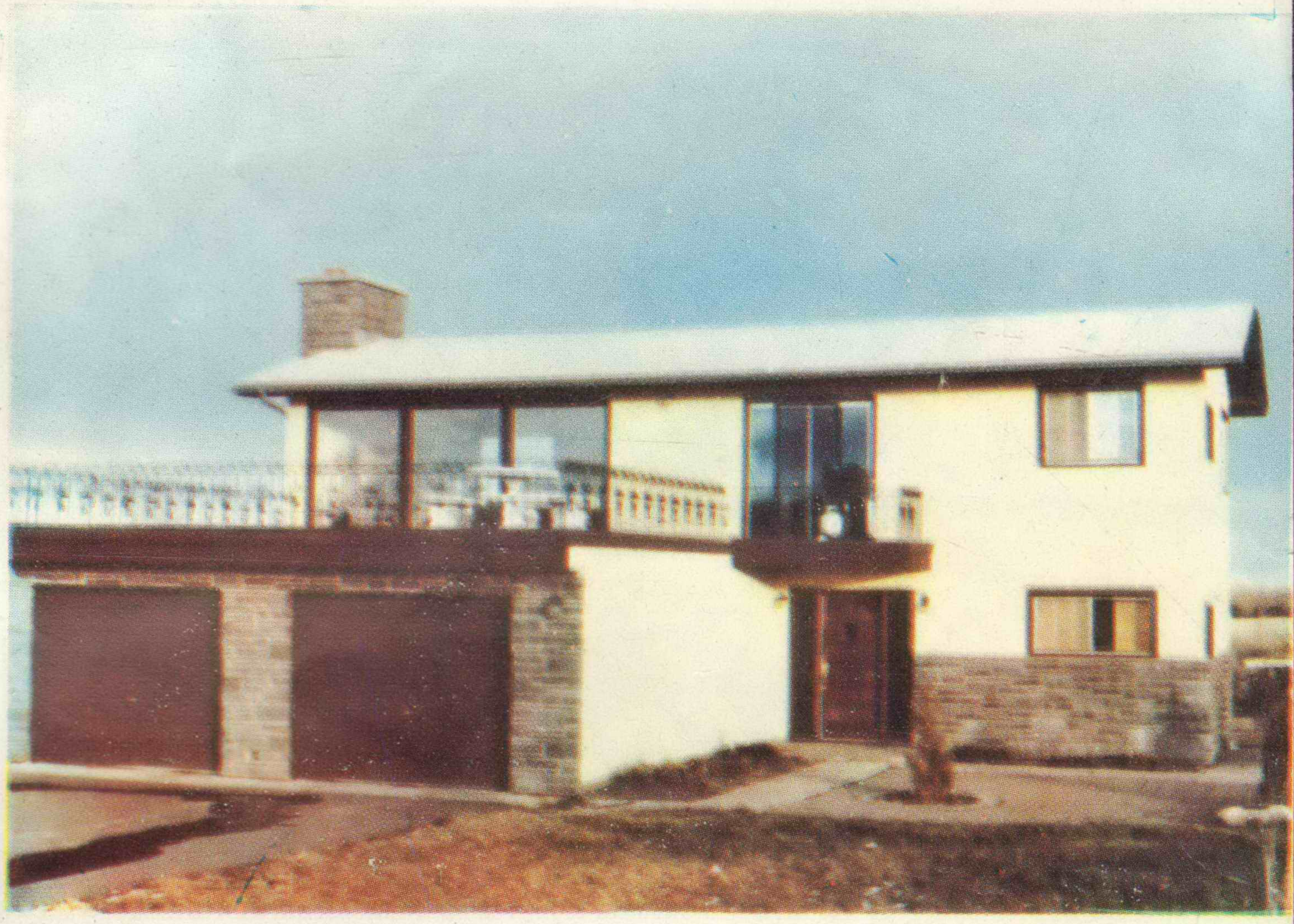

کینیڈا کے شہر کیلگری میں نئے مشن ہاؤس کا ایک منظر

ناگویا (جاپان) میں احمدیہ سنٹر کی پُرشکوہ عمارت

احمدیہ مشن ہاؤس کیلگری (کینیڈا) کا ایک اَور منظر

احمدیہ سنٹر ناگویا (جاپان) کا ایک اَور منظر

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے ہاتھ کی تقوّیت کے لیے ایک اَور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دُنیا نہیں دیکھتی

آسمان پر ایک جوش اور اُبال پیدا ہُوا ہے جس نے ایک پُتلی کی طرح اِس مُشتِ خاک کو کھڑا کر دیا ہے

خدا تعالیٰ تسلّی دیتا ہے کہ صبر کر جیسا کہ پہلوں نے صبر کیا اور فرماتا ہے کہ میں تیرے ساتھ ہوں

مَیں تو ایک تُخم ریزی کرنے آیا ہُوں سو میرے ہاتھ سے وہ تُخم بویا گیا اب وہ بڑھے گا اور پھُولے گا

"مَیں بڑے دعوٰے اور استقلال سے کہتا ہوں کہ مَیں سچ پر ہوں اور خدائے تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے اور جہاں تک میں دوربین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کی تحت اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لیے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر مَیں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے اور آسمان پر ایک جوش اور اُبال پیدا ہوا ہے جس نے ایک پُتلی کی طرح اس مشتِ خاک کو کھڑا کر دیا ہے۔ ہر یک وہ شخص جس پر توبہ کا دروازہ بند نہیں عنقریب دیکھ لے گا کہ میں اپنی طرف سے نہیں ہوں۔ کیا وہ آنکھیں بینا ہیں جو صادق کو شناخت نہیں کر سکتیں؟ کیا وہ بھی زندہ ہے جس کو اس آسمانی صدا کا احساس نہیں۔"
(ازالۂ اوہام صفحہ ۳۰۳)

"یہی قدیم سے برگزیدہ لوگوں کے ساتھ سنت اللہ ہے کہ وہ ورطۂ عظیمہ میں ڈالے جاتے ہیں، لیکن غرق کرنے کے لیے نہیں بلکہ اس لیے کہ تا ان موتیوں کے وارث ہوں کہ جو دریائے وحدت کے نیچے ہیں۔ اور وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں، لیکن اس لیے نہیں کہ جلائے جائیں بلکہ اس لیے تا خدا تعالیٰ کی قدرتیں ظاہر ہوں اور ان سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے اور لعنت کی جاتی ہے اور وہ ہر طرح سے ستائے جاتے اور دُکھ دیئے جاتے اور طرح طرح کی بولیاں ان کی نسبت بولی جاتی ہیں اور بدظنیاں بڑھ جاتی ہیں یہاں تک کہ بہتوں کے خیال و گمان میں بھی نہیں ہوتا کہ وہ سچے ہیں بلکہ جو شخص ان کو دُکھ دیتا اور لعنتیں بھیجتا ہے وہ اپنے دل میں خیال کرتا ہے کہ بہت ہی ثواب کا کام کر رہا ہے۔ پس ایک مدت تک ایسا ہی ہوتا رہتا ہے اور اگر اُس برگزیدہ پر بشریت کے تقاضہ سے کچھ قبض طاری ہو تو خدا تعالیٰ اس کو ان الفاظ سے تسلّی دیتا ہے کہ صبر کر جیسا کہ پہلوں نے صبر کیا اور فرماتا ہے کہ میں تیرے ساتھ ہوں سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔ پس وہ صبر کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ امرِ مقدّر اپنے مدت مقررہ تک پہنچ جاتا ہے .... خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ میں آخر کار تجھے فتح دوں گا اور ہر ایک الزام سے تیری بریت ظاہر کر دونگا اور تجھے غلبہ ہوگا اور تیری جماعت قیامت تک اپنے مخالفوں پر غالب ہوگی اور فرمایا کہ میں زور آور حملوں سے تیری سچائی ظاہر کردوں گا۔"
(انوار الاسلام صفحہ ۵۲-۵۴)

"اے تمام لوگو! سُن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دیگا اور حجت اور برہان کی رُو سے سب پر اُن کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا خدا اِس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے گی .... دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ مَیں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھُولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے گا۔"
(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴-۶۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل

پندرھویں صدی کے پہلے سال کے دوران

نازل ہونے والے افضالِ خداوندی

اللہ تعالیٰ جیسا کہ اُس نے قرآن مجید میں خود فرمایا ہے ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ (البقرہ آیت ۲۵۲) ہے۔ اُس کے فضل عالمین پر ہر آن اور ہر لحظہ نازل ہو رہے ہیں جبھی تو یہ کائنات اور اس کا محیر العقول نظام قائم و دائم چلا آ رہا ہے۔ اور یہ اسی طرح چلتا چلا جائے گا جب تک کہ وہ چاہے گا۔ پھر روئے زمین کے تمام انسان بھی اس کے عمومی فضلوں سے مسلسل حصہ لیتے چلے آ رہے ہیں۔ اسی لئے وہ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ (البقرہ آیت ۲۴۴) بھی ہے۔ لیکن ان عام افضال کے علاوہ وہ اپنے خاص بندوں کو خصوصی اور غیر معمولی افضال سے نوازتا ہے۔ اسی لئے اس نے خاص طور پر اپنے بارہ میں ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ (آل عمران آیت ۱۵۲) بھی فرمایا ہے۔ اور انہیں اپنے غیر معمولی فضل اور احسان یاد دلا دلا کر (البقرہ آیت ۱۰۶ و دیگر متعدد آیات میں اپنا ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ہونا ذہن نشین کرایا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں جو اس کے عاجز اور ناکارہ بندے ہیں سیدنا حضرت اقدس کے طفیل اول دن سے ہی اپنے فضلوں سے نوازتا اور ہمارے حق میں اپنے وعدوں کو پورا کرتا چلا آ رہا ہے۔ اس کے بارش کی طرح نازل ہونے والے ان فضلوں کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس نے ۱۹۰۱ء میں فرمایا تھا۔

تری نعمت کی کچھ قلت نہیں ہے | تہی اس سے کوئی ساعت نہیں ہے
شمارِ فضل اور رحمت نہیں ہے | مجھے اب شکر کی طاقت نہیں ہے

یہ کیا احساں ہیں تیرے میرے ہادی
فَسُبْحَانَ الَّذِيْ اَخْزَى الْاَعَادِيْ

یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر اتنے فضل کئے ہیں اور مسلسل کرتا چلا آ رہا ہے کہ ہم انہیں شمار ہی نہیں کر سکتے۔ اس کے فضلوں اور رحمتوں کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے جس سے ہم مسلسل فیض یاب ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ حق یہ ہے کہ ہمارے دن اور رات اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے بہرہ اندوز ہونے میں گزرتے ہیں بالخصوص پندرھویں صدی ہجری کے شروع ہونے کے ساتھ ہی اس کے فضلوں کی بارش نے موسلا دھار برسنا شروع کر دیا ہے۔ ہم ایک سال قبل سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دستِ مبارک سے ناروے کے شہر اوسلو میں ایک عالی شان مشن ہاؤس اور مسجد کے افتتاح اور اسی طرح انگلستان کے شہروں میں سے مانچسٹر، ہڈرز فیلڈ، بریڈ فورڈ، ساؤتھ ہال اور برمنگھم میں ۵ نئے مشن ہاؤسز کے افتتاح پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اور ساڑھے سات سو سال بعد قرطبہ کے قریب پیڈرو آباد میں تعمیر کی جانے والی سب سے پہلی مسجد کے سنگِ بنیاد کی خوشیاں مناتے اور اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کے ترانے گاتے ہوئے پندرھویں صدی ہجری میں داخل ہوئے تھے۔ اس مبارک صدی کے پہلے سال یعنی ۱۴۰۱ھ کے دوران اللہ تعالیٰ نے ہمیں بعض نئے غیر معمولی فضلوں سے نوازا ہے اور آج ہمارے سر اپنے ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم خدا کی درگاہ میں حمد اور شکر کے طور پر عاجزانہ جھکے ہوئے ہیں اور ہمیشہ ہی جھکے رہیں گے۔ کیونکہ اس کے نت نئے فضلوں اور رحمتوں کا شمار ممکن نہیں ہے۔ ہم حمد اور شکر کے جذبات سے لبریز ہو کر تحدیثِ نعمت کے طور پر اُن فضلوں اور رحمتوں کا اختصار سے ذکر کرتے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے پندرھویں صدی ہجری کے پہلے سال کے دوران اپنی رحمتِ بے پایاں کے عظیم بالشان نشان کے طور پر ہمیں نوازا ہے۔

ہمارے صادق الوعد خدا نے جن نئے عظیم بالشان فضلوں سے ہمیں نوازا ہے وہ مشرق و مغرب کو اپنے احاطہ میں لئے ہوئے ہیں۔ اور مشرق و مغرب میں پیغام حق کی اشاعت کی نئی راہیں کھولنے کا موجب ہوتے ہیں۔ جہاں تک مشرق کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آسمانی قیادت میں جماعت کو جاپان جیسے اہم اور ترقی یافتہ ملک میں پہلا مشن ہاؤس خریدنے اور اس طرح زیادہ منظم اور مؤثر طریق پر پیغام حق کی اشاعت کے سامان کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ یہ نہایت عالی شان سہ منزلہ مشن ہاؤس جاپان کے شہر ناگویا (Nagoya) میں واقع ہے۔ عمارت نہایت خوبصورت، دیدہ زیب اور پُر شکوہ ہے اور وہاں سے گزرنے والوں کو اپنی طرف متوجہ کئے بغیر نہیں رہتی۔ ہم اس پُر شکوہ عمارت کے مختلف زاویوں سے کھینچے گئے دو رنگین فوٹو شائع کر رہے ہیں تاکہ ہمارے قارئین اللہ تعالیٰ کے اس تازہ اور نہایت عظیم بالشان فضل کو کسی حد تک تصور میں لا کر اپنے ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم خدا کی حمد اور شکر بجا لائیں اور ہمیشہ ہی بجا لاتے رہیں۔

اسی طرح مغرب میں بھی خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنے عظیم فضلوں سے نوازا ہے۔ اگرچہ شمالی امریکہ کے شہروں واشنگٹن، نیویارک، ڈیٹن اور شکاگو وغیرہ شہروں میں مشن ہاؤس پہلے سے موجود ہیں اور بعض مساجد بھی قائم ہیں۔ تاہم کینیڈا کے مختلف شہروں میں احمدیوں کی بڑی بڑی جماعتیں موجود ہونے کے باوجود کیلگری میں ایک چھوٹے سے مشن ہاؤس کے سوا کسی شہر میں بھی جماعت کا مشن ہاؤس نہیں تھا۔ امسال اللہ تعالیٰ نے جماعت کو بیک وقت کینیڈا کے دو شہروں میں دو عالی شان مشن ہاؤس خریدنے کی غیر معمولی توفیق عطا فرمائی ہے اور ان کی خرید کے سامان بھی اپنے تصرف خاص سے خود مہیا کئے ہیں۔ ان میں سے ایک مشن ہاؤس تو ٹورنٹو میں خریدا گیا ہے اور دوسرا کینیڈا کے مغربی صوبہ البرٹا کے مشہور شہر کیلگری کے قریب۔ یہ نیا مشن ہاؤس جماعت کی خرید کردہ ۴۰ ایکڑ زمین کے ایک حصہ پر پہلے سے بنی ہوئی دو منزلہ وسیع و عریض عمارت میں قائم کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس وسیع و عریض قطعہ زمین اور اس کے ایک حصہ پر بنی ہوئی عمارت کے لئے رقم کی فراہمی کا اپنے فضل خاص کے تحت ایسے معجزانہ طریق پر انتظام فرمایا کہ اس کے تصور سے دل حمد اور شکر کے جذبات سے لبریز ہوئے اور روح سجدہ میں گرے بغیر نہیں رہتی۔ پرانا چھوٹا سا مشن ہاؤس جو شہر کے آباد اور پُر فضا علاقہ میں واقع تھا قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ کی وجہ سے اس قدر گراں قیمت پر فروخت ہوا کہ باہر کے علاقہ میں ۴۰ ایکڑ زمین اور اس میں پہلے سے بنے ہوئے وسیع و عریض دو منزلہ مکان کی قیمت ادا کرنے کے بعد بھی رقم بچ رہی۔ اللہ تعالیٰ کے اس فضل بے پایاں کے تصور سے روح وجد میں آ کر بے اختیار پکارنے لگتی ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔ کیلگری کے اس نئے مشن ہاؤس کا رنگین فوٹو بھی شامل اشاعت ہے۔

چوتھا عظیم الشان فضل اللہ تعالیٰ نے اس ایک سال کے دوران یہ فرمایا کہ سپین کے شہر قرطبہ کے قریب سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۷½ سو سال کے طویل زمانہ کے بعد جس سب سے پہلی مسجد کا سنگ بنیاد ۹ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو اپنے دستِ مبارک سے رکھا تھا اُس کی تعمیر کو اس نے ایک سال کے اندر اندر پایۂ تکمیل کو پہنچانے کے غیر معمولی سامان کر دکھائے۔ یہ تاریخی مسجد اور اس سے ملحقہ وسیع و عریض مشن ہاؤس مستقبل میں رونما ہونے والے انقلاب عظیم کے پیش خیمہ کے طور پر اہل سپین کو یہ باور کرا رہا ہے کہ دین خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کے غلبہ کا زمانہ اب قریب آ گیا ہے اور اس زمین پر اب یہ اس طرح غالب آئے گا کہ کوئی اسے یہاں سے دوبارہ رخصت کرنے پر قادر نہیں ہوگا۔ کیونکہ سب اسی کے والہ و شیدا اور کامل پیرو بن چکے ہوں گے بجز اس کے دوسرے تمام مذاہب اور ازم مٹ جائیں گے۔ توحید کامل کا نعرہ اس شان سے بلند ہوگا کہ پھر بلند ہوتا ہی چلا جائے گا یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی۔ اتنے بڑے پراجیکٹ کی اتنے قلیل عرصہ میں تکمیل خدا تعالیٰ کے غیر معمولی فضل کے بغیر کہاں ممکن ہو سکتی تھی۔ ایک طاقتور غیبی ہاتھ ہے جو عجائب کام دکھلا رہا ہے اور انہونی باتیں ظہور میں آ رہی ہیں اور وہ ہے ہمارے قادر و عزیز اور قدیر و مقتدر خدا کا ہاتھ۔ وہ سچے وعدوں والا ہمہ قدرت و طاقت ہے۔ وہ جو کہتا ہے اپنی قدرتِ کاملہ سے اسے پورا کر دکھاتا ہے۔ اسی لئے تو سیدنا حضرت اقدس نے فرمایا ہے ؎

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اُس بے نشان کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۳۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بس! لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

(محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ - ربوہ)

کرتے ہیں اُسی کی حمد و ثنا
یہ شمس و قمر یہ ارض و سما
گلشن وادئ صحرا دریا
ہر ایک اُسی کا مدح سرا
جو کچھ بھی ملا اُس سے ہی ملا
حق اس کا بھلا ہو کیسے ادا
ہر چیز سے بڑھ کر اُس کی رضا
ہے صبر و رضا کا مطلب کیا
بس لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
وہ حسنِ مجسم نورِ ازل
وہ زندہ حقیقت ٹھوس اٹل
ہر شے کی حقیقت پل دو پل
آیا جو یہاں وہ چل سو چل
باقی ہے اگر تو نامِ خدا
بس لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
کانوں کی سماعت لب کی نوا
ہاتھوں کی سکت قدموں کی بناء
آنکھوں کی صفاء ذہنوں کی جلا
ادراک کی قوت فہم و ذکاء
یہ حسنِ طلب یہ ذوقِ دعا
یہ ارضِ تمنّا طرزِ ادا
ہر شے ہے اُسی کی جُود و عطاء
وہ رحمتِ کل میں صرف خطاء
ہر درد کا درمان روح شفاء
کیا؟ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
پھُولوں کی مہک بلبل کی نوا
سُورج کی کرن تاروں کی ضیاء
قریہ قریہ کوچہ کوچہ
جنگل جنگل صحرا صحرا
وادی وادی دریا دریا
ہر شے میں وہی ہے جلوہ نما
بس لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
ملجاء بھی وہی ماویٰ بھی وہی
آقا بھی وہی مولیٰ بھی وہی
رحمٰن بھی وہی ارحم بھی وہی
نعمت بھی وہی منعم بھی وہی
عادل بھی وہی حاکم بھی وہی
رازق بھی وہی قاسم بھی وہی
وارث بھی وہی رافع بھی وہی
باسط بھی وہی واسع بھی وہی
اوّل بھی وہی آخر بھی وہی
باطن بھی وہی ظاہر بھی وہی
نیچے بھی وہی اوپر بھی وہی
اندر بھی وہی باہر بھی وہی
منزل بھی وہی رہبر بھی وہی
مرکز بھی وہی محور بھی وہی
غالب بھی وہی قادر بھی وہی
اعلیٰ بھی وہی اکبر بھی وہی
قدوس وہی بے عیب وہی
معبود وہی لاریب وہی
کثرت بھی وہی واحد بھی وہی
نگران وہی شاہد بھی وہی
ربّ ارض و افلاک وہی
معبودِ شہہ لولاک وہی
قیوم وہی ہشیار وہی
غم آئے تو ہے غمخوار وہی
غفّار وہی ستار وہی
ہم جیسوں کا پردہ دار وہی
پھر اور کہوں کیا اس کے سوا
بس لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قدرت کا شہکار محمدؐ قدرت کا شہکار

تضمین بر مصرعہ ۔ "پاک محمدؐ مصطفےٰ نبیوں کا سردارؐ"

محترم جناب قیس مینائی صاحب نجیب آبادی۔ کراچی

خلدِ بریں کا سروِ چراغاں جلووں کا مینار | جلووں کا مینار محمدؐ جلووں کا مینار،
جلوۂ حسنِ ذاتِ الٰہی جلوۂ حسنِ ذات | جلوۂ حسنِ یار محمدؐ جلوۂ حسنِ یار
پاک محمدؐ مصطفےٰ نبیوں کا سردار نبیوں کا سردار محمدؐ نبیوں کا سردار ـــــ نبیوں کا سردارؐ

سارے نبی ہیں اک اک پھول آپؐ مکمل ہار | آپؐ مکمل ہار محمدؐ آپؐ مکمل ہار،
ہار بھی ایسا جیسے سچ مچ آپؐ ہیں اک گلزار | آپؐ ہیں اک گلزار محمدؐ آپؐ ہیں اک گلزار
پاک محمدؐ مصطفےٰ نبیوں کا سردار نبیوں کا سردار محمدؐ نبیوں کا سردار ـــــ نبیوں کا سردارؐ

سارے نبی ہیں اک اک دانہ آپؐ ہیں اک تسبیح | آپؐ ہیں اک تسبیح محمدؐ آپؐ ہیں اک تسبیح
سارے نبی ہیں سچے موتی آپؐ درِ شہوار | آپؐ درِ شہوار محمدؐ آپؐ درِ شہوار
پاک محمدؐ مصطفےٰ نبیوں کا سردار نبیوں کا سردار محمدؐ نبیوں کا سردار ـــــ نبیوں کا سردارؐ

سارے نبی ہیں چاند ستارے کاہکشاں ہیں آپؐ | کاہکشاں ہیں آپؐ محمدؐ کاہکشاں ہیں آپؐ
نبیوں کے نظامِ شمسی میں سورج ہیں سرکار | سورج ہیں سرکار محمدؐ سورج ہیں سرکار
پاک محمدؐ مصطفےٰ نبیوں کا سردار نبیوں کا سردار محمدؐ نبیوں کا سردار ـــــ نبیوں کا سردارؐ

ختمِ نبوت آپؐ ہیں ثابت نقش عیاں ہے آج | نبیوں کے سرتاج محمدؐ نبیوں کے سرتاج
سرکار مدینے والے ہیں قدرت کا شہکار | قدرت کا شہکار محمدؐ قدرت کا شہکار
پاک محمدؐ مصطفےٰ نبیوں کا سردار نبیوں کا سردار محمدؐ نبیوں کا سردار ـــــ نبیوں کا سردارؐ

قیس کو اپنے بھول نہ جانا قیس کو اپنے بھول | غم کو نہ دینا طول پیارے غم کو نہ دینا طول
حشر کے دن جب کوئی نہ ہو گا حامی اور غمخوار | امت کے غم خوار محمدؐ امت کے غم خوار
پاک محمدؐ مصطفےٰ نبیوں کا سردار نبیوں کا سردار محمدؐ نبیوں کا سردار ـــــ نبیوں کا سردارؐ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

عبدالحمید خان شوق

لازم ہے احترام رسولِ کریمؐ کا | ہے عرش پر مقام رسولِ کریمؐ کا
ہر ذرہ کائنات کا پڑھنے لگا درود | نکلا جو منہ سے نام رسولِ کریمؐ کا
دونوں جہاں بنے تو بنے آپؐ کے لئے | ارض و سما تمام رسولِ کریمؐ کا
ختم الرسل حضور کی ہے ذاتِ لاجواب | مافوق ہے مقام رسولِ کریمؐ کا
صلِّ علیٰ کا وِرد ہے میری زبان پر | لب پہ ہے میرے نام رسولِ کریمؐ کا
دونوں جہاں میں اسمِ محمدؐ کی روشنی | دونوں جہاں میں نام رسولِ کریمؐ کا
کس درجہ رام ہو گئے سنتے ہی سنگدل | شیریں ہے وہ کلام رسولِ کریمؐ کا
پڑھتا ہے خود خدا بھی درود آپؐ پر مدام | کتنا ہے احترام رسولِ کریمؐ کا

میری زباں پہ شوق بس رہتا ہے ذکرِ خیر
دن رات صبح و شام رسولِ کریمؐ کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک سال کے اندر ہم نے اللہ کے اتنے فضل دیکھے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے

غیر مسلم اقوام کو ہم شکست نہیں دے سکتے جب تک صحت کے میدان میں اُنہیں شکست نہ دے دیں

قرآنی تعلیم کو ہماری رُوح میں اُسی طرح گردش کرتے رہنا چاہیئے جس طرح جسم میں خُون گردش کرتا ہے

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے افتتاحی اجلاس سے حضور ایدہ اللہ کا افتتاحی خطاب

فرمودہ ۲۳ اخاء ۱۳۶۰ ہش (۲۳ اکتوبر ۱۹۸۱ء) گھوڑ دوڑ گراؤنڈ ۔ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا :۔

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں ہمارا یہ اجتماع پندرھویں صدی ہجری کا پہلا اجتماع ہے اس لحاظ سے بہت سی اہمیتیں اور خصوصیات اِس سے وابستہ ہیں۔ اس لئے مَیں نے یہ تحریک کی تھی کہ ہر جماعت کے نمائندے اس میں شامل ہوں اور انصاراللہ کے اجتماع میں بھی پاکستان کی سب جماعتوں کے نمائندے شامل ہوں۔

دوسری بات یہ کہ پندرھویں صدی ہجری کی ابتداء اور جماعت احمدیہ کے قیام کی دوسری صدی کی ابتداء میں قریباً نو سال کا فرق ہے۔ یہ ایک وقت میں نہیں آئیں۔ اور اس میں، ہمیں اللہ تعالیٰ کی بہت سی حکمتیں نظر آتی ہیں۔ جیسا کہ ابھی مَیں بیان کروں گا۔ زمانے کا یہ فرق بڑا اہم ہے۔ یہ جو نو سالہ زمانہ ہے اس سے بھی پہلے اللہ تعالیٰ کی تائید اور توفیق سے "صد سالہ جوبلی منصوبہ" کا اجراء کیا گیا تھا۔ اس غرض سے کہ ہم آنے والی صدی، جو جماعت احمدیہ کے قیام کی دوسری صدی ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی بشارتوں کی وجہ سے اور اِس کے نتیجہ میں غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ اس کے استقبال کے لئے تیاری کر لیں۔

یہ زمانے کا جو فرق ہے نو سالہ، اس کی اہمیت اس لئے ہے کہ ہمارے قیام کی دوسری صدی جو غلبۂ اسلام کی صدی ہے اور پندرھویں صدی ہجری اور ہمارے قیام کی صدی کے درمیان یہ نو سال آئے ہوئے ہیں۔ "صد سالہ جوبلی منصوبہ" کے اعلان پر کئی سال گزر گئے اور (نو سال پچھلے سال سے میں شمار کر رہا ہوں۔ اب تو عملاً آٹھ سال رہ گئے ہیں۔ پندرھویں صدی ہجری ۱۴۰۰ھ میں شروع ہوئی تھی۔ اس صدی کا یہ پہلا اجتماع ہے) جو کام شروع ہو گئے تھے ان میں تیزی پیدا کرنے کا وقت آ گیا۔ اور اس ایک سال کے اندر اللہ تعالیٰ کے اس قدر فضل ہم نے دیکھے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اس ایک سال میں خدا تعالیٰ کی عظمتوں کے جو نشان اور اس کے پیار کے جو جلوے جماعت احمدیہ نے دیکھے، وہ دیکھ کر ہماری عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے کسی ایک فضل کے مقابلے میں بھی انسان کی جو ایک ذرۂ ناچیز ہے کوئی حیثیت نہیں۔ وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھ میں کوئی خوبی یا بڑائی تھی جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ احسان کیا۔ لیکن اتنے عظیم واقعات رونما ہونے لگے ہمارے جیسے ناچیز انسانوں کے لئے۔ کس منہ سے کن الفاظ میں حمد ادا ہو۔

مثلاً اس ایک سال میں، ایک تو اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو جاپان میں ایک نہایت موزوں مقام پر نوتعمیر مکان خریدنے کی توفیق عطا کی۔ اور اس کے لئے خرچ کا انتظام خدا تعالیٰ نے اپنی حکمتِ کاملہ سے تین ملکوں میں پہلے سے کِیا ہوا تھا۔ جب مجھ سے پوچھا گیا کہ یہاں مکان مل سکتا ہے تو مَیں نے تحریکِ جدید سے یہ سوال کِیا کہ آپ اس کی ادائیگی کہاں سے کریں گے؟ میرے خیال میں دو لاکھ ستّر یا اسی ہزار ڈالر کا وہ مکان ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ قریباً تیس لاکھ روپے کا۔ تو انہوں نے مجھے کہا کہ پاکستان سے باہر مشرقی ممالک میں ہماری ایک جماعت ہے، اس جماعت نے کہا ہے کہ ہم ایک لاکھ ڈالر وہاں بھجوا دیں گے۔ اور میرے لئے حیرت کی بات یہ تھی کہ اوّل : ان کے پاس یہ ایک لاکھ ڈالر جمع کیسے رہا؟ دوسرے : یہ کہ وہاں بھی اقتصادی حالات ایسے ہیں کہ بڑا مشکل تھا ان کے لئے فارن ایکسچینج کی اجازت لے کر ایک لاکھ ڈالر اپنے ملک سے باہر بھجوانا۔ انہوں نے کہا ہمیں اجازت بھی مل جائے گی اور ہم بھجوا بھی دیں گے۔ اور باقی جو رہ جاتا ہے ایک لاکھ ستّر۔ اسی ہزار، وہ امریکہ اور مغربی جرمنی کے پاس پیسے پڑے تھے، انہوں نے کہا پیسوں کی کوئی فکر نہیں ہے۔ آپ اجازت دیں۔ مَیں نے سوچا۔ مَیں نے دعا کی۔ پھر جب میرا انشراح ہو گیا پانچ دس دن کے بعد تو مَیں نے انہیں اجازت دے دی۔ اس وقت تک وہ مکان جو مرزا مبارک احمد صاحب نے پہلے دیکھا تھا وہ بِک چکا تھا۔ لیکن اس سے نسبتاً بہتر مکان چند ہزار ڈالر کی زیادتی کے ساتھ ہمیں اسی علاقے میں مل گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسری ہماری بڑی خوش قسمتی یہ ہے کہ ـــــ قرطبہ ایک صوبہ ہے سپین کا۔ قریباً ۷۴۵ سال قبل مسلمانوں نے خدا تعالیٰ کو بھولنے کے نتیجہ میں عیسائیوں سے شکست کھائی اور یہ صوبہ عیسائیوں کے پاس چلا گیا۔ اور ۷۴۵ سال تک وہاں کوئی مسجد نہیں بنائی گئی۔ پچھلے سال میں نے اس صوبہ میں مسجد کی بنیاد رکھی۔ اللہ تعالیٰ نے وہاں زمین خریدنے کا انتظام کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ انتظام کر دیا کہ حکومتِ وقت نے ہمیں وہاں مسجد بنانے کی اجازت دے دی اور اللہ تعالیٰ نے یہ اتفاق بھی پیدا کر دیا کہ وہاں کے ایک چھوٹے سے قصبہ کے مئیر کہنے لگے کہ حکومتِ وقت نے جو مذہبی آزادی کا اعلان کیا اس کے بعد آپ پہلی جماعت ہیں جن کو توفیق ملی ہے اس ملک میں مسجد بنانے کی۔ یعنی اس آزادی کے اعلان کے بعد اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے ہمیں توفیق عطا کر دی۔ اور اب اس مسجد کی تعمیر قریباً مکمل ہو چکی ہے۔ صرف میناروں کے اوپر کے حصے تیار ہونے والے رہتے ہیں۔ باقی بلڈنگ پوری تیار ہو گئی ہے۔ فرش ہو گئے۔ بجلی لگ گئی۔ پلستر ہو گئے۔ غسل خانوں اور باورچی خانے ہیں وہاں دو، ان کے اندر فٹنگز (FITTINGS) ہو گئیں۔ صرف مینار بننے رہ گئے اس میں۔ اس واسطے دیر ہوئی کہ انہوں نے پہلے جو ڈیزائن بنایا تھا اس کو بدلنا چاہتے تھے۔ میں نے انہیں کہا تھا مجھ سے پوچھے بغیر نقشہ نہیں بدلنا۔ اس پر کچھ وقت لگا۔ اب مجھے اطلاع ملی ہے کہ پتھر کا جو مینار بنا رہے ہیں وہ قادیان کے منارہ کا عکس ہے۔ میں نے انہیں ہدایت دی تھی اگر بیس فٹ اونچا مینار ہے تو بیس فٹ میرے بھیجے ہوئے نقشہ کے مطابق بناؤ۔ اس کے مطابق وہ بن رہے ہیں مینار۔ اور جیسا کہ میں نے پہلے کہا تھا (بہت سے آپ میں سے بھول گئے ہوں گے دہرا دیتا ہوں) اس زمین کے دو طرف ان کی بڑی سڑک گزر رہی ہے۔ جس میں چار LANES ہیں اور قرطبہ سے میڈرڈ جانے والی شاہراہ پر یہ زمین ہے جس میں پہاڑی کا ٹبہ ہے اس کے سب سے اوپر کے پوائنٹ (POINT) پر مسجد بن رہی ہے۔ ہر آنے جانے والے کی نظر پڑتی رہے گی اس مسجد پر اور اس عبارت پر بھی کہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اور تیسرے یہ کہ پانچ سات سال ہوئے کینیڈا میں کیلگری کے شہر میں ایک چھوٹی سی جماعت پیدا ہو گئی۔ یہاں سے گئے۔ دوسرے ملکوں سے آئے۔ بہرحال وہاں ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ انہوں نے ایک گھر خریدنے کے لئے چندہ اکٹھا کیا تاکہ نماز وہاں اکٹھے پڑھ سکیں۔ بچوں کی تربیت ہو سکے۔ ان کو قرآن کریم، قاعدہ یسرنا القرآن، دینی باتیں سکھائی جا سکیں۔ جب تک جماعت کا گھر نہ ہو اس وقت تک صحیح تربیت نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے لکھا کہ ایک چھوٹا سا مکان شہر کے اندر ہمیں مل رہا ہے قریباً ستّر ہزار ڈالر کا۔ آدھی رقم ہم نے آپس میں مل کے اکٹھی کر لی ہے۔ بقیہ کی رقم ہمیں قرض دے دی جائے۔ ہم سال بہ سال قسط وار رقم ادا کر دیں گے۔

ہر چیز، ہر عمل کا۔ بابرکت ہونے کے لئے دعا پر انحصار ہوتا ہے۔ دعائیں کیں۔ جب انشراح ہوا میں نے کہا لے لو۔ یہ نہیں پتہ تھا کہ اللہ تعالیٰ ہم پہ کیا مہربانی کرنا چاہتا ہے۔ یہ پانچ سات سال پہلے کی بات ہے۔ اب مجھے چند ہفتے ہوئے یہ خط ملا ان کا کہ شہر سے سات میل کے فاصلے پر چالیس ایکڑ زمین اور جو موجودہ مشن ہاؤس ہے اس سے کئی گنے بڑا اور اچھا بنا ہوا مکان ہے مل رہا ہے۔ ان کی خواہش تھی کہ اگر پھر میرا اتفاق ہو وہاں جانے کا، تو اتنی بڑی جگہ ہے کہ ہمارا قافلہ بھی وہاں ٹھہر سکتا ہے اور تین لاکھ پچاس ہزار ڈالر کو وہ جگہ مل رہی تھی۔ تو خط پڑھ کے یہ احساس ہوتا تھا کہ اب انہوں نے ستّر ہزار سے چھلانگ ماری تین لاکھ پچاس ہزار پر۔ لیکن آگے لکھا کہ رقم کی ہمیں اس لئے فکر نہیں کہ وہ جو ستّر ہزار ڈالر کا مکان لیا تھا وہ چار لاکھ بیس ہزار ڈالر میں بِک جائے گا اور فرق قیمتِ خرید اور قیمتِ فروخت کا ٹھیک ستّر ہزار ہے۔ میرے ذہن میں آیا کہ ہمارے خدا نے پیار سے کہا۔ یہ پکڑو اپنی رقم ستّر ہزار اور ساری کی ساری تین لاکھ پچاس ہزار کا میں انتظام کر دوں گا اور انتظام کر دیا۔ اس وقت گفت و شنید ہو رہی تھی۔ اجازت لے رہے تھے وہ۔ اب ان کی تار مجھے مل گئی ہے کہ اس کا معاہدہ SIGN ہو چکا ہے، دستخط ہو گئے ہیں اور تین لاکھ تیس ہزار میں وہ چالیس ایکڑ زمین اور بہت بڑا مکان مل گیا۔

اب آپ یہ سوچیں۔ دنیا ہم پہ اعتراض کرتی اور ہمیں طعنے دیتی ہے کہ یہ جو تم اتنے پیسے خرچ کر دیتے ہو، یہ ضرور کوئی دنیوی طاقت اور ایجنسی اور SOURCE OF سرمایہ ہے جو تمہیں رقم دیتا ہے۔ اب یہاں تو یہ ہوا کہ جو پیسے ہم نے لگائے ہوئے تھے وہ بھی اللہ تعالیٰ نے واپس کر دیئے اور کہا ایک پیسہ جماعت کا نہیں لگنے دوں گا۔ سارے کے سارے کا میں نے انتظام کر دیا ہے۔ اب قیمت کا بڑھانا تو ہمارے اختیار میں نہیں تھا۔ میں ہنسا کرتا ہوں ایسے لوگوں سے بات کرتے ہوئے کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ اسرائیل ہمیں پیسے دے سکتا ہے (جو نہیں دیتا)۔ یا امریکہ ہمیں پیسے دے سکتا ہے جن سے ہم نہیں لیتے۔ یا پچھلے سال یہ لطیفہ ہوا کہ ایک جوڑا یعنی میاں بیوی پھر رہے تھے قرطبہ کی مسجد میں۔ جب ان کو پتہ لگا کہ ہم نے سنگِ بنیاد رکھا قرطبہ کے قریب، تو بڑے آرام اور معصومیت سے میاں کہنے لگا کہ اچھا! پتہ لگ گیا۔ تم نے سعودی عرب سے پیسے لئے ہوں گے۔ ان لوگوں کے خیال میں اگر کوئی ہستی پیسے نہیں دے سکتی تو وہ اللہ ہے جو ساری دنیا کے خزانوں کا مالک ہے ہمارا پیارا ربّ۔

اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ (نعرے)

اس ایک سال میں خدا تعالیٰ نے پیار کیا۔ تو یہ جو نو سال کا وقفہ ہے دوسری صدی شروع ہونے میں اس کی تو برکتوں کے ساتھ ابتداء ہو گئی۔ پندرھویں صدی ہجری جو ہے وہ بھی غلبۂ اسلام کی صدی، جو ہماری زندگی کی دوسری صدی وہ بھی غلبۂ اسلام کی صدی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کی برکتیں لئے اصلی اور حقیقی پندرھویں صدی ہجری شروع ہو گئی ـــــ اس زندگی کے ساتھ، جماعت کے قیام کے ساتھ تعلق رکھنے والی دوسری صدی آٹھ سال بعد شروع ہو رہی ہے بڑی اہمیت ہے ان نو سالوں میں۔ ان نو ۹ سالوں میں ہم نے استقبال جو اگلی صدی کا کرنا ہے اس میں اپنی قربانیاں دے کے اپنے نفس کی اصلاح کر کے ایک مضبوط، ہر لحاظ سے پالشڈ (POLISHED) اور مہذّب جماعت کا ایک حصہ قائم کرنا ہے ــــــ ــــــ اس نو سال میں بنیاد رکھی جانے والی ہے۔ قربانیاں اپنی انتہاء کو پہنچ جائیں گی۔ اس کے لئے آپ کو تیار ہونا چاہیئے۔ عشق کی مستی، اخلاص اور ایثار کی شعاعیں ساتوں آسمانوں کی رفعتوں کو ــــــــــ چھونے لگیں گی۔

جو یہ نو سال ہیں وہ آنیوالے حالات کی وسعتوں کے لئے بطور بنیاد کے ہوں گے اور آنیوالے حالات اپنی وسعتوں کے اعتبار سے ہم سے چار مطالبات کرتے ہیں۔ اور یہ چار مطالبات ہماری زندگیوں کا احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ اور اب وقت آ گیا ہے کہ ہم اپنی توجہ ہر غیر سے ہٹا کر اللہ جو ہمیں پیدا کرنے والا ہے اس کی طرف مرکوز کریں اور فنا کا چولہ پہن کر اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کا عہد کریں۔

چار مطالبات یہ زمانہ ہم سے کرتا ہے

(۱) یہ مطالبہ کہ اللہ تعالیٰ نے جو جسمانی طاقتیں ہمیں عطا کی ہیں ان کی نشوونما کو کمال تک پہنچانا۔ جسمانی طاقتوں کی نشوونما کو کمال تک پہنچانا بڑا ضروری ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر زور دیا ۔ قرآن کریم نے ایک بڑے لطیف انداز میں اس کا ذکر کیا ۔ ہر فطرتی طاقت (جسمانی طاقت بھی ہماری فطرت کا ہی ایک حصہ ہے) مجاہدہ کے ذریعے درجہ بدرجہ ، بتدریج ترقی کرتی اور کمال کو پہنچتی ہے ۔ یہ ایک دن کا کام نہیں ۔ کہ جادو پڑھا آپ نے اور پھونک ماری اور آپ کی جسمانی طاقتیں جو ہیں وہ اپنے کمالِ نشوونما تک پہنچ جائیں ۔ نہیں بلکہ یہ خدا تعالیٰ کا قانون ہے جو اس کائنات میں ہمیں نظر آ رہا ہے ۔ انسان میں بھی یہی جاری ہے ۔ انسان کے متعلق جب بات کرتا ہوں تو کہتا ہوں کہ ہر فطرتی طاقت مجاہدہ کے ذریعے اور درجہ بدرجہ بتدریج کمال کو پہنچتی ہے ۔ اس کے لئے مسلسل ایک مجاہدے کی ، ایک جدوجہد کی ، ایک سعی کی ضرورت ہے ۔

اور جو حالات ہیں آنے والے زمانہ ، مستقبل کے ، وہ ہم سے جو چار مطالبات کر رہے ہیں ان میں سے

(الف) یہ ہے کہ :-

جماعت احمدیہ دنیا میں سب سے زیادہ صحتمند جماعت ہو ۔ بڑا ضروری ہے یہ ۔ پہلے زمانہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو تربیت حاصل کرنے والے تھے بڑا ہی کمال جسمانی صحت کے لحاظ سے ان میں پیدا ہوا تھا ۔ ایک مثال دیتا ہوں کسریٰ کے مقابلے میں لڑنے والے مسلمان سارا دن تین چار بار تازہ دم سپاہیوں سے لڑائی لڑنے والے تھے ۔ دو ۲ گھنٹے لڑ کے کسریٰ کی سپاہ کی ایک صف پیچھے ہٹ جاتی تھی ۔ تازہ دم آگے آجاتی تھی ۔ مسلمان صبح سے شام تک لڑتے تھے اور راتوں کو اُٹھ کے تہجد پڑھتے تھے ۔ اگر جسمانی طاقت ان میں نہ ہوتی تو حضرت مسیح علیہ السلام کی طرح ان کے منہ سے بھی یہ نکلتا کہ دل اور روح تو چاہتی ہے کہ ایسا کرو ، لیکن جسم ، روح اور دل کا ساتھ نہیں دیتا ۔ مسلمانوں کی روح اور ان کے دل جو تھے ، جو وہ مطالبہ کر رہے تھے ان کے جسم ان کا ساتھ دے رہے تھے ۔ کافی لمبا عرصہ تک اس قسم کے جسم انہوں نے بنائے رکھے اپنے ۔ محنت کش ، جفاکش ، تھکتے ہی نہیں تھے ۔ پتہ نہیں کس چیز کے بنے ہوئے تھے ۔ ایک واقعہ میں نے پڑھا ۔ جب نپولین ایک جگہ جنگ لڑ رہے تھے ۔ ان کا کیمپ کوئی پچانوے ۹۵ میل محاذ جنگ سے پیچھے تھا ۔ پہاڑی علاقہ تھا بہت کٹھن راستے ، ان کو ایک دن بہت زبردست فتح حاصل ہوئی محاذ پر لڑنے والے جرنیل نے تفصیلی رپورٹ لکھی اور صبح کو ایک جرنیل کو بلایا ۔ اس کو کہا کہ یہ رپورٹ فوری طور پر نپولین کے ہاتھ میں پہنچنی چاہیئے کیونکہ عظیم فتح ہمیں ہوئی ہے ۔ اور یہ سامنے عرب گھوڑا ہے اس پر سوار ہو جاؤ اور دوڑ دو ۔ پچانوے ۹۵ میل پہاڑی راستوں پر عرب گھوڑے کو دوڑاتا ہوا جب وہ نپولین کے کیمپ پہ پہنچا تو نیچے اترا اور جس افسر کی ذمہ داری تھی رپورٹ لینا ، اس نے اس کے ہاتھ میں رپورٹ پکڑائی اور خود مر کے گر پڑا ۔ اور عرب گھوڑا جس کی نسل نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کی تربیت سے تربیت پائی تھی وہ اپنا پاؤں زمین پر مار رہا تھا کہ ابھی میں تھکا نہیں ۔ مجھے اور چلاؤ ۔ اتنا فرق ۔ اسی کتاب میں لکھا ہے کہ ایک عرب گھوڑی ایک سو ستر ۱۷۰ میل بغیر کھائے پیئے کے سرپٹ دوڑتی چلی گئی ۔ اور یہ واقعہ ہے کہانی نہیں ۔ بھائی دس بارہ سال کا اپنے بھائی کے سر پہ سیب رکھ کے تیر سے اُڑا دیتا تھا ۔ اس وقت میں نشانے کی بات نہیں کر رہا ۔ میں اس مہارت کے حصول کے لئے جو محنت اسے کرنی پڑی اس کی بات کر رہا ہوں ۔ سارا سارا دن وہ اس مہارت کو حاصل کرنے میں لگاتا تھا ۔

اب آنے والے زمانہ میں اپنے بچوں کو سنبھالیں انصار اور خدام الاحمدیہ ۔ اس کی عملاً کئی شکلیں ہوں گی ۔ جتنی توفیق ملی ۔ (ویسے تو مضمون لمبا ہے) بتاؤں گا ۔

دنیا میں سب سے زیادہ صحتمند جماعت احمدیہ کو ہونا چاہیئے اگر انہوں نے اپنی ذمہ واریاں ادا کرنی ہیں ۔

جو موٹی موٹی باتیں ہیں ، صحتمند ہونے کیلئے وہ یہ ہیں کہ طیّب غذا ہو ۔ طیّب غذا کا مطلب ہے کہ جو اچھی بھی ہو اور اس کے جسم سے مطابقت بھی کھاتی ہو ۔ ہر غذا ہر آدمی کے لئے ٹھیک نہیں ، طیّب نہیں ۔ دوسرے یہ کہ متوازن غذا ہو ۔ خالی آٹا کھانے سے صحت اچھی نہیں رہتی ۔ خالی گوشت کھانے سے صحت اچھی نہیں رہتی ۔ خالی ترکاریاں کھانے سے صحت اچھی نہیں رہتی ۔ خالی پھل کھانے سے صحت اچھی نہیں رہتی ۔ خالی دودھ پینے سے صحت اچھی نہیں رہتی ۔ خالی اخروٹ اور بادام اور پستہ وغیرہ کھانے سے صحت اچھی نہیں رہتی ۔ بلکہ اب تو بڑی تفصیل میں انسانی دماغ نے تحقیق کی اور بہت ساری شکلیں بنا کے صحیح توازن انسانی غذا میں قائم کر دیا جس کے نتیجے میں انسان کی صحت بہت اچھی ہو جاتی ہے ۔

اور تیسری چیز یہ کہ جو کھایا جائے اسے پچایا جائے ۔ یعنی ورزشیں ایسی ہونی چاہئیں جن سے غذا جزو بدن بن جائے ۔ اور یہ ہاکی وغیرہ کی بات نہیں میں کہہ رہا بلکہ ہر احمدی ، ہر عمر کا احمدی ، ہر جنس کا مرد و زن احمدی جو ہے وہ کھانا ہضم کرنے کے سامان پیدا کرے جو مختلف ہیں ۔ مثلاً میں نے (اب زیادہ باہر نہیں نکل سکتا تو) گھر میں اپنے کمرے میں ہی ایسا سائیکل رکھا ہے جو مجھے بتا دیتا ہے کہ میں نے اتنے کلو میٹر سائیکل پہ سفر کر لیا ہے ۔ تو ورزش جنہوں نے کرنی ہو انہوں نے اپنے لئے طریقے نکال لئے ۔

صحت کے اچھے رکھنے کیلئے چوتھی چیز جو ہے وہ اخلاقی بدیوں سے بچنا ہے یہ نہایت ضروری ہے ۔ جو شخص ذہنی آوارگی میں مبتلا ہو اس کی صحت بھی ٹھیک نہیں رہتی ۔ جو شخص جسمانی بدیوں میں مبتلا ہو اس کی صحت بھی اچھی نہیں رہتی ۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو کسی سمجھدار آدمی سے چھپی ہوئی نہیں ۔

پھر سب کچھ کرنے کے بعد ایک یہ چیز ہے جو سب سے اہم ہے کہ دُعا کے ذریعے اللہ جلّ جلالہٗ کی رحمت کو جذب کیا جائے ۔

قرآن کریم نے بڑے حسین پیرایہ میں بتایا کہ صحتیں اچھی رکھو ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق جن پر انہوں نے احسان کر کے ان کے " ڈنگر " کو پانی پلا دیا تھا اور لڑکی نے اپنے باپ کو کہا کہ جسے تُو اجرت پہ رکھے سب سے اچھا وہ ہے اَلْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ (القصص آیت : ۲۷) جو طاقتور ہو اور جسمانی طور پر بد دیانتی نہ کرتا ہو ۔ جس کی طاقت نہ ہو گی وہ جسمانی بددیانتی کرے گا مثلاً جانور چرانے کے لئے باہر گیا ہے ۔ اتنی طاقت نہیں ہے کہ سارا دن جانوروں کے ساتھ پھرے ۔ ایک درخت کے نیچے بیٹھ جائے گا چاہے بھیڑیا بھیڑوں کو کھا جائے ۔ تو اَلْقَوِیُّ ہو ، جو جسمانی کمزوری کے نتیجہ میں بد دیانتی کا مرتکب نہیں ہو گا ۔ اور اَلْاَمِیْن ، اخلاقی کمزوری کی وجہ سے وہ بد دیانتی کا مرتکب نہیں ہو گا ۔ جو قوی بھی ہو گا ، دیانتدار ہو گا اپنے جسم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی صحت کے لحاظ سے اور امین بھی ہوگا اپنے اچھے اخلاق کے لحاظ سے وہ دیانتدار ہوگا۔ جس میں ڈبل دیانتداریاں پائی جائیں گی اس سے اچھا اور کونسا مزدور تمہیں مل سکتا ہے۔

حدیث میں یہ بھی آتا ہے کہ قیامت والے دن سب سے پہلا سوال خدا تعالیٰ بندے سے یہ کرے گا۔ میں نے تجھے بڑی اچھی صحت دی تو نے اس سے کیا کام لیا۔

دوسرا مطالبہ یہ ہے:۔

ذہنی قوتوں کی نشوونما کو کمال تک پہنچایا جائے۔ اب جو پڑھنے والے بچے ہیں۔ بڑا ذہین بچہ ہو۔ جس بچے میں خواہ کتنا ہی ذہین ہو ذہنی آوارگی پیدا ہو جائے وہ پڑھائی میں اچھا نہیں رہ سکتا۔ تو ذہنی قوتوں کی صحیح نشوونما نہیں ہوگی۔ اس کے اندر کوئی بدی نہیں ہوگی۔ بہت سارے میں نے ایسے بچوں کو دیکھا ہے کوئی بدی نہیں۔ کوئی بداخلاقی نہیں ہے لیکن ذہنی آوارگی ہے۔ وقت ضائع کرنا، گپیں مارنا، دوست مل گئے ہیں لطیفے سنائے جا رہے ہیں اور پڑھائی کی طرف توجہ نہیں۔ یہ ذہنی آوارگی ہے۔ میں اس ذہنی آوارگی کی بات کر رہا ہوں اس وقت۔ ذہنی قوتوں کی کامل نشوونما کیلئے یہ ضروری ہے کہ ذہنی آوارگی سے بچا جائے۔ اور پڑھائی پر توجہ قائم رکھنے کی عادت ڈالی جائے۔ اور مجاہدہ کے ذریعے بتدریج ذہنی ورزشیں کرا کے زیادہ بوجھ ڈالا جائے ذہن کے اوپر۔ عمر کے لحاظ سے بھی جوں جوں عمر بڑھتی جائے اور جسم کی طاقت بڑھتی جائے زیادہ گھنٹے پڑھنے والا ہو۔ آکسفورڈ میں BALLIOL کالج کے طلبہ، جہاں میں پڑھ رہا تھا جو اچھے ذہین لڑکے محنت کرنے والے تھے، وہ کلاسز کے علاوہ اتوار سمیت ہفتے کے سات دن بارہ تیرہ گھنٹے روزانہ پڑھا کرتے تھے۔ اگر ہم نے اس نوجوان نسل کا مقابلہ کرنا ہے تو کم از کم اتنا پڑھیں PLUS ہماری دعائیں، ان سے آگے نکل جائیں گے لیکن اگر ہم ناشکری کرتے ہوئے خدا کی، ان سے کم پڑھیں اور دعا بھی نہ کریں تو ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ لیکن نہ کر سکنے کا زمانہ گذر چکا اب۔ میں بتا رہا ہوں آپ کو۔ اب ہمیں کرنا پڑے گا مجاہدہ، ذہنی ورزش، زیادہ بوجھ ڈالتے چلے جانا۔

تیسرے یہ کہ چوکس اور بیدار رہنا۔ اس کی بھی عادت ہوتی ہے۔ دو آدمی گزرتے ہیں ایک راستے پر۔ ایک شخص جو چوکس اور بیدار ہے سو چیزیں اسکی نظر پکڑتی ہے اور ایک دوسرا شخص ہے۔ اس سے پوچھا جائے تو وہ ایک دو سے زیادہ بتا ہی نہیں سکتا۔ مشاہدہ کی عادت نہیں۔ میں مثلاً یورپ میں پھرتا ہوں۔ میں آدھا تجربہ وہاں اپنی آنکھ سے حاصل کر لیتا ہوں۔ ان کے درخت، درختوں کی عمر، ان کے فاصلے مجھے کسی سے پوچھنے نہیں پڑتے۔ موٹر گزر رہی ہوتی ہے۔ میں اپنے اندازے لگاتا چلا جاتا ہوں۔ تو یہ صرف میرے لئے دروازہ نہیں کھلا۔ ہم میں سے ہر ایک کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے چوکس اور بیدار رہ کر زندگی گذارنے کا دروازہ کھلا رکھا ہے۔

چوتھے تیز نظر یعنی اتنی تیز کہ جو دوسری نظر دس سیکنڈ میں اس چیز کو GRASP کرتی ہے، پکڑتی ہے، جزو دماغ بناتی ہے۔ اس کے بیسویں حصے میں، آدھے سیکنڈ میں وہی چیز اس کے دماغ کا جزو بن جاتی ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ مشاہدہ کی عادت ڈالنا اور اس عادت کی نشوونما کو بھی کمال تک پہنچانا۔

پانچویں یہ (ذہنی قوتوں کی نشوونما کے لئے جو چیزیں چاہئیں وہ میں گنا رہا ہوں) پانچویں چیز یہ کہ اس کائنات میں اللہ تعالیٰ کی صفات کے جلوے غیر محدود تعداد میں بکھرے پڑے ہیں۔ اس لئے ہمیں اپنے اندر یہ عادت پیدا کرنی چاہیئے کہ ہم صفات باری کے جلووں سے پیار کریں اور ان کے مطالعہ سے فطری اور ذہنی لذت محسوس کریں۔ بڑی عجیب ہے یہ لذت۔ مثلاً بارش ہوئی موسم بدل رہا ہے۔ کھڑکی کے سامنے بیٹھ کر صبح کا ناشتہ کرتا ہوں۔ سامنے دیکھتے ہیں میں بھی، منصورہ بیگم بھی کہ درختوں کی شکل ہی بدلی ہوئی ہے۔ ان کے اوپر سبزہ، خوبصورتی چھائی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود بھی اپنی اس وقت کی زندگی سے لذت محسوس کر رہے ہیں۔ تو صفات باری سے پیار کرنا ذہنی قوتوں کی نشوونما کے لئے ضروری ہے۔ اور صفات باری کے جلووں کے مطالعہ سے فطری، ذہنی (میں نے جان کے "فطری، ذہنی" کہا ہے کہ فطرت میں تو ہے۔ ہمیں اس کو ذہنی بھی بنانا پڑے گا (یعنی کانشس مائنڈ CONSICIOUS-MIND میں اپنے لانا پڑے گا۔) ذہنی لذت محسوس کرنا۔ یہ جو صفات باری کے جلوے ہیں یہ بنیادی طور پر دو قسموں میں، دو گروہوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔

- وہ جلوے جن کے نتیجے میں ساری دنیا کے علوم اور سائنسز (sciences) نکلیں۔
- اور وہ جلوے نمبر ۲ جو سارے انسانوں کی ہدایت کا سرچشمہ ہیں۔ قرآن کریم کی آیات۔ ہماری زندگی کے ہر پہلو کے متعلق ہمیں ہدایات دے دی ہیں۔

اور ہم سے وعدہ ہے۔ ہمیں خدا نے طاقت دی۔ ہمیں خدا نے سمجھ دی۔ ہمیں خدا نے بشارتیں دیں اور ان بشارتوں میں سے ایک یہ ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اِس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دیگا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴)

پھر آپ فرماتے ہیں:

"اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۱۷)

. . . . ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جب تک ہم تمام مہذب قوموں کو (یہ جو دنیا کی مہذب قومیں ہیں نا چاند تک پہنچ گئیں۔ دوسرے ستاروں کی تصویریں یہاں لا رہی ہیں اور بڑا کچھ انہوں نے صفاتِ باری کے جلووں میں سے علم حاصل کیا) جب تک ہم علم کے میدان میں ان کو شکست نہیں دیتے ہم . . . . کو غالب نہیں کر سکتے۔

اس واسطے ضروری ہے کہ ہر احمدی کا ذہن کامل نشوونما حاصل کرے کیونکہ اتنی ذمہ واریاں ہیں ہم پر۔ اب مثلاً ایک کروڑ ہے احمدی۔ پتہ نہیں کتنی آبادی ہے۔ تو دس دس۔ بیس بیس سو سو مختلف دماغ تمہارے سامنے

رکھے گئے - ان کو پڑھاؤ سبق اسلام کے - تمہیں مشکل پڑ جائے گی اگر ابھی سے اس کے لیے تیاری نہ کی -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور تیسرا مطالبہ جو ہم سے یہ حالات کر رہے ہیں کہ اخلاقی استعدادوں کی نشوونما کو کمال تک پہنچائیں - اخلاقی استعدادوں کی نشوونما کا اور ان کے کمال تک پہنچنے کا مطلب یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے اخلاق ہیں - قرآن کریم میں اس کی صفات بیان ہوئی ہیں وہ ہماری زندگی میں، ہمارے افعال اور اعمال میں پیدا ہو جائیں - مثلاً خدا تعالیٰ رحم کرنیوالا ہے - عفو ہے اس کا - جس طرح وہ عفو کرتا ہے ویسے بنو - خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ اگر میں ہر ایک کو اس کے گناہ کے نتیجے میں پکڑنا چاہوں تو دنیا کی آبادی ختم ہو جائے. بڑا معاف کرتا ہے وہ - اور یہ جو اس نے کہا کہ (میرے خیال میں ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے 999 ایسے گناہ ہوں گے) میں اس دنیا میں تمہیں سزا نہیں دیتا - جب دوسری دنیا میں جاؤ گے تو میری رحمت کے دو جلوے ظاہر ہوں گے - انسانوں پر - ان کی روحوں پر نئے جسم جو ان کو ملیں گے اُن پر - ایک یہ کہ جو جنت کے مستحق ہوں گے میری نگاہ میں، وہ جنت میں بھیجے جائیں گے اور ہر شام ان کی اس دن کی صبح سے مختلف اور ہر صبح ان کی پہلی شام سے مختلف - (چوبیس گھنٹے کا اگر دن ہم سمجھیں - پتہ نہیں وہ کیا دن ہوگا اللہ ہی بہتر جانتا ہے، لیکن تمہیں سمجھانے کے لیے میں یہ اگر فرض کر لوں کہ وہ چوبیس گھنٹے کا دن ہے) تو بارہ گھنٹے کے اندر اللہ تعالےٰ کی رحمت اور برکت ان کی زندگیوں میں ایک نہایت حسین اور پُر لذّت انقلاب عظیم بپا کر دیگی - اور جن کو وہ اپنی رحمت کے نتیجہ میں یہاں سزا نہیں دیتا اور دوزخ میں وہ چلے گئے وہ ان کی اصلاح کا سامان کرتا ہے وہاں -

اس بات کو قرآن کریم نے کھول کے بیان کیا ہے مگر لوگ سمجھتے نہیں اور انسان جلدی تیار ہو جاتا ہے - اس کو جہنم میں پہنچانے کے لیے - میرا اور تیرا کام ہی نہیں ہے کسی کو جہنم میں پہنچانا - خدا نے کہا ہے کہ میں اس لیے سزا نہیں دیتا تاکہ ان کو مہلت ملے کہ وہ توبہ اور استغفار کریں اور میں ان کو معاف کروں - رحمت نہیں ہے یہ - کافر کے متعلق یہ الفاظ بولے - فاسق کے متعلق یہ الفاظ بولے - فاجر کے متعلق یہ الفاظ بولے - قرآن کریم میں منافق کے متعلق یہ الفاظ بولے اور مرتد کے متعلق یہ الفاظ بولے - اور مرتد کے جو قرآن کریم نے معنی کئے تھے آج دنیا ان معنوں کو بھی بھول گئی - اس بحث میں مَیں اس وقت پڑنا نہیں چاہتا

تو یہاں سزا نہ دینا اس لیے ہے کہ شاید توبہ کر لے - وہاں جہنم میں بھیجنا اس لیے ہے کہ رحمت نازل ہو اور جتنی جتنی وہ اصلاح کرتا جائے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے قریب ہوتا جائے - ایک دن مجھے خیال آیا کہ قرآن کریم نے فرمایا رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ (الاعراف آیت: ۱۵۷) قرآن کریم نے یہ بھی کہہ دیا کہ میں شرک کو معاف نہیں کروں گا - یہ کیا؟ دونوں میں جوڑ کیسے میرا دماغ جوڑے؟ تو خدا تعالیٰ نے مجھے سمجھایا کہ مَیں نے یہ نہیں کہا کہ پوری سزا دوں گا مشرک کو - یہ کہا ہے معاف نہیں کروں گا - یعنی سزا کچھ نہ کچھ ضرور دُونگا - غیر مشرک کو پوری کی پوری معافی بھی مل سکتی ہے - یعنی کسی ایک گناہ کی بھی سزا نہ ملے - یا کسی ایک گناہ کے ایک ہزارویں حصے کی بھی سزا نہیں دوں گا - پوری معافی مل جائے گی، لیکن مشرک کے ساتھ ایسا سلوک نہیں ہوگا، لیکن رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ - ایک مشرک کو جو مستحق تھا کہ ایک کروڑ سال وہ جہنم میں گزارے اسے ایک سال جہنم میں رکھ کر سزا دیدی اور پھر معاف کر دیا -

اللہ بڑا رحم کرنیوالا ہے لیکن اس کی رحمتوں کو انسانی دماغ بعض دفعہ محدود کرنا شروع کر دیتا ہے - اس واسطے مجھ سے تو کوئی پوچھے کہ کافر جہنم میں جائے گا؟ میں کہونگا مجھے کیا پتہ جائے گا یا نہیں - میرا کام ہی نہیں یہ - میرا یہ کام ہے کہ اس کو سمجھاؤں - - - - - - - - - - - - - - - -

- - - - - - اگر وہ کفر پہ مرے تو پھر میرا تو اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رہا - میں اس دنیا میں ہوں - وہ چلا گیا یہاں سے پھر یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ (المائدہ آیت: ۱۹) جس کو چاہے گا معافی دیدیگا - خالق ہے - مالک ہے - کسی کی گرفت اس پر نہیں - جس کو چاہے گا معاف کر دے گا - جس کو چاہے گا سزا دے دیگا، لیکن اس کے نتیجے میں ہمیں بے فکرے نہیں بن جانا چاہیئے - کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ایک سیکنڈ کا جو قہر اور غضب ہے وہ بھی انسان برداشت نہیں کر سکتا -

ایک تو اللہ تعالیٰ کی صفات کے جلوے اپنی زندگی میں پیدا کرو اپنے اعمال میں، اپنی صفات میں - اور دوسرے اس کے لیے یہ ضروری ہے اخلاقی استعدادوں کی کامل نشوونما کے لیے کہ جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا - کَانَ خُلُقُہٗ الْقُرْاٰن (مسند احمد بن حنبلؒ جلد ۶ صفحہ ۹۱) نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق قرآن کریم کی کامل اتباع تھی - آپ بھی قرآن کریم کی وحی کی کامل اتباع کر کے نبی کریم کے اس اُسوہ پر عمل کرتے ہوئے کہ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ (یونس آیت: ۱۶) جو مجھ پر وحی نازل ہوئی ہے مَیں اس کی اتباع کرتا ہوں

قرآن کریم نے جو اخلاق پیدا کئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں، ہم میں وہ نہیں پیدا ہو سکتے - کیونکہ ہماری استعداد اتنی نہیں ہیں - لیکن ہماری استعداد اس اُسوہ پر، ان کے نقشِ قدم پر چل کے اپنے کمال کو پہنچ سکتی ہے - محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی استعداد کے مطابق اپنے کمال کو پہنچے - ہم میں سے ہر ایک اپنی استعداد کے مطابق اپنے کمال کو پہنچ سکتا ہے - اس کے لئے مطہر بننے کی ضرورت ہے - کیونکہ فرمایا - لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ (الواقعہ آیت: ۸۰) محض ظاہری اتباع وحیٔ قرآنی کی کافی نہیں پاکیزہ راہوں کو اختیار کرنا اور عاجزانہ بندھنوں میں خود کو باندھ کر فنا کا جُبّہ اوڑھ لینا یہ ضروری ہے -

قرآنی تعلیم کے متعلق آپ نے بہت کچھ سُنا - یہ جو تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ - ہے (مَیں اخلاق کی اور پاکیزگی کی بات کر رہا ہوں) اس کے متعلق میں آپ کو یہ کہنا چاہتا ہوں - قرآن ہماری جان ہے - قرآنی تعلیم کو ہماری روح میں اسی طرح گردش کرنا چاہیئے جس طرح ہمارے جسم میں ہمارا خون گردش کر رہا ہے اس کے بغیر ہم اچھے اخلاق "تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ" اور "خُلُقُہٗ الْقُرْاٰن" کے مطابق اپنے اندر پیدا نہیں کر سکتے -

چوتھا مطالبہ ہم سے یہ کیا گیا کہ روحانی صلاحیتوں کی نشوونما کو کمال تک پہنچانا - روحانی صلاحیتوں کی نشوونما اپنے کمال کو تب پہنچتی ہے جب بندہ کا اپنے ربّ سے زندہ تعلق پیدا ہو جاتا ہے - بندہ ایک عاجز بندہ ہے اور ہمارا رب شہنشاہوں کا بھی شہنشاہ ہے، اس رفعت، اس بلندی تک کوئی

انسان پہنچ نہیں سکتا۔ یہ اپنی جگہ درست۔ لیکن اپنی مہربانی سے اس نے یہ انتظام کیا کہ اس کا یہ عاجز بندہ اس کیساتھ ایک زندہ تعلق قائم کر سکتا ہے جس کے نتیجے میں وہ ہر آن اس کے فضلوں کو حاصل کر سکتا اور ہر لحظہ رحمتیں اس پر نازل ہو سکتی ہیں اللہ تعالیٰ کی۔

جب یہ زندہ تعلق پیدا ہو جائے تو ایک نئی زندگی ملتی ہے جیسا کہ قرآن کریم میں اعلان کیا گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کہ محمدؐ کی آواز پر لبیک کہو کہ وہ اس لئے تمہیں بلا رہا ہے کہ وہ تمہیں زندہ کرے۔ جو خدا میں فانی ہو جاتا ہے وہ نئی زندگی پاتا ہے اور اس نئی زندگی کی جو علامتیں قرآن کریم میں مذکور ہوئی ہیں ان میں سے چند ایک میں بتا دیتا ہوں:۔

قرآن کریم کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں محبت میں مست ہو کر فانی ہو جانے والے انسان پر فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔ فرشتے ان پر نازل ہوتے ہیں۔

دوسرے یہ کہ فرشتے اس سے یا ان سے ہمکلام ہوتے ہیں۔

تیسرے یہ کہ فرشتے ان کو جنت کی بشارت دیتے ہیں۔

چوتھے یہ کہ فرشتوں کا ان کے پاس آنا بطور دوست کے ہوتا ہے۔ بڑی مہربانی ہے خدا فرشتوں کو کہے کہ میں نے تمہیں ان کا دوست بنا دیا۔ جس طرح ہجرت کے بعد مدینہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کو بھائی بھائی بنا دیا تھا۔ خدا تعالیٰ کہتا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ۝ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ (حٰم السجدہ آیت: ۳۱-۳۲)

اس دنیا میں ہم تمہارے دوست ہیں اور گونگے دوست نہیں ہیں وہ۔ جیسا کہ میں نے پہلے بتایا وہ ہمکلام ہوتے ہیں۔ اور یہیں ہماری دوستی ختم نہیں ہو گی بلکہ مرنے کے بعد بھی ہم تمہارے دوست ہیں۔

جو نئی زندگی پاتا ہے اس کے متعلق یہ اعلان ہوا جو بڑا زبردست

وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ (آل عمران آیت: ۱۴۰)

ہر شعبۂ زندگی میں (اچھی طرح سنیں) ہر شعبۂ زندگی میں بالادستی تمہاری ہوگی اگر تمہارا زندہ تعلق زندہ خدا سے ہوگا۔ ہر شعبۂ زندگی میں بالادستی تمہاری ہوگی۔ ایک شرط ہے اِن کُنتُم مُّؤمِنِینَ ایمان کے تقاضوں کو پورے کرتے چلے جاؤ اور ہر شعبۂ زندگی میں بالادستی کو حاصل کرتے چلے جاؤ۔

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کیلئے اور اپنی قدرت دکھانے کیلئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبۂ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کریگا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔" (اشتہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء)

مغربی اقوام ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کو ہم شکست نہیں دے سکتے جبتک صحت کے میدان میں ہم انہیں شکست نہ دیں۔ یعنی صحت کے لحاظ سے۔ جسمانی صحت کے لحاظ سے ہم ان سے آگے نکلنے والے ہوں۔ زیادہ جانفشانی سے کام کرنیوالے ہوں۔ زیادہ ہمت رکھنے والے ہوں عزم پختہ رکھنے والے ہوں۔ تھکنے والے نہ ہوں جیسا کہ میں نے بتایا لڑائیوں میں صحابہؓ نے اور تابعین نے یہ ثابت کیا۔ مغربی اقوام و دیگر غیر مسلم اقوام کو جب تک ہم علم کے میدان میں شکست نہ دیں گے، شکست نہیں دے سکتے۔ اتنا آگے نکل گئے ایک حصۂ علم میں جو روحانی، اخلاقی علم ہے، ان میں نہیں۔ یہ درست ہے لیکن جو دوسرے علوم ہیں ان میں تو وہ آگے نکل گئے۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا وہ بھی صفات باری تعالیٰ کے جلوے ہیں جن کا علم انہوں نے حاصل کیا۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تو جب تک علم کے میدان میں ان اقوام کو شکست نہیں دیں گے اسلام غالب نہیں آئے گا۔ اور جب تک اخلاقی اعجاز دکھا کر اخلاق کے میدان میں انہیں شکست نہیں دینگے اسلام ان خطہ ہائے ارض میں غالب نہیں آئے گا۔ اور جب تک نشان اور معجزہ اور قبولیتِ دعا کے نتیجہ میں انہیں باور نہیں کرا دیتے کہ روحانیت ہے اور اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کیا جا سکتا ہے اسلام کو غالب نہیں کر سکتے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سوٹے نے فرعون کی فرعونیت کے اژدہا کا سر کچلا۔ اس وقت جماعت احمدیہ کی عاجزی کی پتلی سی کمزور چھڑی کے ساتھ خدا تعالیٰ یہ معجزہ دکھانا چاہتا ہے کہ ان تمام طاقتور قوموں کا سر کچلا جائے اور ان کا غرور توڑ دیا جائے اور ان کا تکبر مٹی میں ملا دیا جائے۔ ۔ ۔ ۔ ۔

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انصارِ دین کے لئے حضرت اقدس کی دعائیں

سیدنا حضرت اقدس دین کے انصار کے لئے دعا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہیں فرماتے ہیں:۔

کریما صد کرم کن بر کسے کو ناصرِ دین است
بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا
چناں خوش دار او را اے خدائے قادرِ مطلق
کہ در ہر کاروبار و حالِ او جنت شود پیدا

ترجمہ:۔ اے خدائے کریم اس شخص پر سینکڑوں کرم کر جو (تیرے) دین کا ناصر و معین ہے۔ اگر کبھی وہ مصیبت میں مبتلا ہو تو اس سے نجات دے۔
اے قادرِ مطلق! تو اس کو اس طرح خوش رکھ کہ اس کے ہر کاروبار اور ہر حالت میں جنت کی کیفیت پیدا ہو جائے۔

پس اے فرزندانِ احمدیت! اٹھو اور دین کی مدد کے لئے قائم اور ایستادہ ہو جاؤ اور اس طرح حضرت اقدس کی دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں سے حصہ وافر حاصل کرو دین کے لئے مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لو اور دوسروں کو بھی یہی تحریک کرو۔ نظام وصیت میں بصد شوق و ذوق شمولیت اختیار کرو۔ طوعی قربانیوں میں بھی حتی الامکان اضافہ کرو۔ ان میں سے ایک وقفِ جدید کا جہاد بھی ہے۔ کوشش کریں کہ اس جہاد میں بھی بھرپور حصہ لو۔ اور ہر مرد، عورت اور بچے کو اس میں شامل کرو۔

زعماء انصار اللہ کوشش فرمائیں کہ ان کی جماعت کا کوئی بھی فرد اس جہاد میں شمولیت سے باہر نہ رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنتشارِ نُور

محترم نسیم سیفی صاحب ربوہ

دِن کو مصرُوفِ عمل، راتوں کو محوِ التجا
راہرو کو مِل گیا اِس طرح منزل کا پتا
ہر قدم رنگینیاں قائم قطار اندر قطار
ہر نظر ہے مہبطِ انوارِ حُسنِ کبریا
کل سمجھتے تھے جسے اک ارتعاشِ ناتواں
آج اُفق سے تا اُفق پھیلی ہُوئی ہے وہ ہَوا
خامشی کے شور میں آواز سُنتی ہی نہیں
دِل کی گہرائی میں شاید ڈوب جاتی ہے صدا
میری ہر اک بات ہے شوقِ سفر کی داستاں
اُن کی ہر اک بات ہے اُن کیلئے زنجیرِ پا
چھوٹ جاتے ہیں کبھی ہم معصیت کے نام پر
اور کبھی ملتی ہے ناکردہ گناہوں کی سزا
پھر کسی نے دی ہے دستک دِل کے دروازے پہ آج
پھر فرازِ عرش سے اُترا ہے کوئی مہ لقا
عُمر بھر تو مطلعِ نو کے رہے وہ منتظر
اور کرن پھُوٹی تو دِل نے وہم کا دھوکا دِیا
ہو رہے ہیں رات کے پچھلے پہر راز و نیاز
عہدِ تکمیلِ وفا کی بات کا چرچا ہُوا
خُود کرے تخلیق اور پھر چھوڑ دے بے حرف و صوت
جانِ جاں! اِس بے سماعت زندگی کا لُطف کیا
ذرّہ ذرّہ اِک زباں ہے قطرہ قطرہ اِک بیاں
آدمی سوچے تو ہر جلوہ ہے صد جلوہ نما
جگمگا اُٹھی نسیمِ بے نوا کی بھی جبیں
پھر زمانہ آگیا ہے اِنتشارِ نُور کا

○

اے پیدرو آباد! تُو آباد رہے گا

محترم احسن اسمٰعیل صاحب صدیقی۔ گوجرہ

نوٹ: پیدرو آباد سپین کے تاریخی شہر قرطبہ کے قریب واقع اس قصبہ کا نام ہے جس کے نواح میں اللہ تعالیٰ نے ساڑھے سات سو سال کے طویل وقفہ کے بعد جماعت احمدیہ کو سپین سے پہلے مسجد تعمیر کرنے کی سعادت بخشی ہے۔ (فالحمد للّٰہِ علیٰ ذٰلک)

پھُوٹیں تری کوکھ سے تجدید کے چشمے نِکلیں ترے سینے سے توحید کے نغمے
تُو رنج و غم و درد سے آزاد رہے گا
اے پیدرو آباد! تُو آباد رہے گا

پھر جاگ اُٹھے دینِ خدا کے ہیں سپاہی مِٹ جائیگی اب کُفر و جہالت کی سیاہی
اَب کُفر کہیں باقی نہ الحاد رہے گا
اَے پیدرو آباد! تُو آباد رہے گا

چمکے گا یقیناً ترے اقبال کا تارا ذِلّت ہے نہیں تیری خدا کو بھی گوارا
بدخواہ ترا کوئی ہو برباد رہے گا
اَے پیدرو آباد! تُو آباد رہے گا

طارق کی دعاؤں کا اثر ہونے لگا ہے پھر چارۂ اربابِ نظر ہونے لگا ہے
اِس دین کے سایہ میں تُو دِلشاد رہیگا
اَے پیدرو آباد! تُو آباد رہے گا

ہٹ جائینگی یہ کُفر کی سیلاب کی لہریں کھودیں گے تیری دھرتی سے ہم دُودھ کی نہریں
ہر خادمِ دیں صُورتِ فرہاد رہے گا
اَے پیدرو آباد! تُو آباد رہے گا

پھر قوم میں احساسِ خُودی جاگ اُٹھا ہے پھر ولولۂ عشقِ نبیؐ جاگ اُٹھا ہے
اب کوئی نہ یاں پر ستم ایجاد رہیگا
اَے پیدرو آباد! تُو آباد رہے گا

جا پہنچیں سرِ عرش ہیں ناصر کی دُعائیں پھر نعرۂ تکبیر سے گُونج اُٹھیں فضائیں
تاریخ میں یہ نام سدا یاد رہے گا
اَے پیدرو آباد! تُو آباد رہے گا

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تنہا بھی وہ ہوتا ہے تو تنہا نہیں ہوتا

محترم ڈاکٹر محمود الحسن امین آبادی

اس عالمِ صد رنگ میں کیا کیا نہیں ہوتا
جو خُلدِ نظر ہو وہ تماشا نہیں ہوتا

مومن کی نگہباں ہیں خود افواجِ ملائک
تنہا بھی وہ ہوتا ہے تو تنہا نہیں ہوتا

دراصل ہمیں لوگ ہیں کچھ مُہر بلب سے
یہ بات غلط ہے کہ وہ گویا نہیں ہوتا

آتے نہیں اُس بزم میں رحمت کے فرشتے
جس بزم میں ذکرِ شہِ بطحاؐ نہیں ہوتا

بے نُور سے ہو جاتے ہیں مہر و مہ و اُنجم
جب جلوہ فگن وہ رُخِ زیبا نہیں ہوتا

بے کیف سی ہوتی ہے فضا صحنِ چمن کی
گُلشن میں اگر وہ گُلِ رعنا نہیں ہوتا

وہ دیکھ کے کہتے ہیں مرے قلبِ حزیں کو
ایسا کوئی زندانِ تمنّا نہیں ہوتا

بنتی نہیں وہ خاک کسی طرح بھی اکسیر
جس خاک پہ وُہ نقشِ کفِ پا نہیں ہوتا

نہ جانے کون امینِ بہار آیا ہے

محترم مبشر احمد صاحب راجیکی ۔ ربوہ

نہ جستجو کا سلیقہ نہ منزلوں کا شعور
بھٹک رہا ہوں ابھی تک میانِ غیب و حضور

بَلاکشانِ درِ میکدہ کہاں جائیں
نہ تابِ جلوۂ ساقی نہ اذنِ جامِ طہور

حدودِ رحمتِ یزداں سے جو گذر جائے
مجھے تو یاد نہیں ہے کوئی بھی ایسا قصور

یہ فیضِ عشق ہے یا گردشِ فلک کی عطا
کہاں وہ شورشِ پنہاں کہاں یہ قلبِ صبور

نہ جانے کون امینِ بہار آیا ہے!
کہ باغِ دہر میں چلنے لگی ہے بادِ سرور

کسے خبر کہ جہاں کا مآل کیا ہوتا
نگاہِ لطف نہ کرتا اگر وہ ربِّ غفور

دعا کا یوں نہ مبشّر جواب آیا تھا
یہ اضطرار ہے یا رحمتِ خدا کا ظہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کا نوعِ انسانی پر ایک عظیم احسان

بلا تفریق و امتیاز تمام انسانوں کے لیے

ضمیر اور عقیدہ کی مکمّل آزادی کا اعلانِ عام

مکرم مسعود احمد خان صاحب ربوہ

(اللہ) تعالیٰ جل جلالہ وعزّ اسمہٗ نے سیّد مولےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک کل جہان کا رسول بنایا ہے اسی لئے قرآن مجید میں آپؐ کو رحمت اللعالمین کے لقب سے نوازا گیا۔ دراصل رحمت اللعالمین ربّ اللعالمین کا مظہر ہے جس طرح اللہ تعالیٰ تمام کائنات کی ربوبیّت فرماتا ہے اسی طرح رحمت اللعالمین کی شفقت کا سایہ تمام کائنات پر اور خاص طور سے تمام انسانوں پر ہے۔ خواہ وہ عربی ہوں یا عجمی، کالے ہوں یا گورے، شرقی ہوں یا غربی، مسلم ہوں یا غیر مسلم، کیوں کہ آپ کو رحمت المسلمین نہیں فرمایا گیا بالکل اسی طرح جسطرح اللہ جل شانہٗ نے خود اپنے لئے باوجود دینِ کامل بھیج دینے کے ربّ المسلمین کہلوانا پسند نہیں فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کو رب اللعالمین مانتے ہوئے یہ لازمی ہے کہ ہر مسلمان تمام انبیاء پر ایمان لائے اور ہر قوم کا الٰہی ہدایت سے سرفراز ہونا بھی ہمارا جزوِ ایمان ہے۔ یہ ایک عقیدہ ہی اسلام کو تمام ادیانِ عالم میں ممتاز کر دیتا ہے کہ صرف یہی ایک دین ہے جو اتحاد بین المذاہب کو اس ارتقاء کا نقطۂ عروج قرار دیتا ہے جو عالم انسانیت میں سب کو دکھائی دیتا ہے۔ جب اقوامِ عالم یا قبائل آپس میں بٹے ہوئے تھے کہ ایک کو دوسرے کی خبر نہ تھی نہ روابط پیدا ہونا اتنی آسان بات تھی کہ آن واحد کی خبر دوسری جگہ پہنچ جائے تو گویا ہر قوم اور قبیلہ کی دنیا اپنی دنیا تھی۔ اور ہر یونٹ اپنی جگہ الناس کی علامت تھا۔ جوں جوں زمانہ ترقی کرتا گیا تعلقات اور روابط کے دائرے میں وسعت پیدا ہوتی گئی کیا ہی اچھا ہوتا کہ اس وسعت کے ساتھ ان کی وحدت کا شعور بھی قائم رہتا۔ لیکن یہ جانتے ہوئے کہ سب انسان ہیں سب ایک خدا کے پیدا کردہ ہیں۔ سب کو اس کا ایک سورج، ہوا اور پانی اور کرۂ ارض زندہ رہنے میں یکساں طور پر ممد و معاون ہیں اور پھر یہ دیکھتے ہوئے بھی کہ ہر ایک قوم یا نسل انسانی اس امر کی دعویدار ہے کہ ان کے پاس کوئی نہ کوئی الٰہی فرستادہ الہام اور وحی کی بنیاد پر خالقِ کائنات اور رب العالمین کی طرف سے اُس دن کی یاد دلانے آیا جب سب کو اس مالکِ حقیقی کے سامنے اپنے اعمال اور افعال کے لئے جواب دہ ہونا پڑے گا۔ یہ سب جاننے کے باوجود ایک دوسرے کو جھٹلانے لگے اور صرف اپنے نبی اور فرستادۂ الٰہی اور اپنے صحیفہ کو برحق ماننے کیساتھ یہ بھی ضروری قرار دیا جانے لگا کہ دوسرے جھوٹے ہیں گویا اپنی سچائی کی سب سے بڑی دلیل یہی پڑی کہ دوسرا جھوٹا ہے۔ یہیں سے دنیا میں فساد کی جڑ شروع ہوئی اور ربّ العالمین کی ربوبیت عامہ میں خلل ڈالنے کی کوشش ہوئی جس طرح سورج، ہوا، پانی، خاک تمام انسانوں کی جسمانی نشوونما بلا لحاظ اور یکساں طور پر کرتے ہیں ایسے ہی روحانی ہدایت سے بھی سب کو متمتع ہونا لازمی تھا یہی اتحاد بین الناس کا سبق ہر نبی لے کر آیا کہ جس طرح کرۂ ارض کائنات میں ایک یونٹ ہے اسی طرح اس میں بسنے والے بھی امت واحدہ بن کر رہیں چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد الٰہی ہے۔

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً قف فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ص وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ط (سورۃ البقرہ: ۲۱۴)

سب انسان امت واحدہ تھے پھر اللہ نے انبیاء کو مبشّر اور مُنذر بنا کر بھیجا اور ان کے ساتھ حق پر مشتمل کتاب نازل کی تاکہ وہ لوگوں کے درمیان ان باتوں کے متعلق جن میں انہوں نے اختلاف پیدا کر لیا تھا فیصلہ کرے

اکمالِ دین اور لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ

معلوم ہوا دنیا میں فساد انسانوں کے آپس کے اختلاف میں اس شدت کی وجہ سے ہوتا ہے کہ گویا وہ ایک خدا کے پیدا کردہ نہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ سب کا خالق اور رب ہونے کی وجہ سے اپنا نبی بھیجتا رہا تاکہ وہ پھر سب کو جو جو اس کے مخاطب ہیں ایک وحدت میں پرو دے۔ جوں جوں انسانوں کے اختلافات دور ہوتے جائیں اتنا ہی ان کے قدم امت واحدہ بننے کی طرف بڑھتے چلے جائیں اور یہی منزل تھی جس کو آخر اسلام کا نام دیا گیا اسی لئے اللہ تعالیٰ نے بار بار قرآن مجید میں فرمایا کہ تمام انبیاء نحن لہٗ مسلمون ہی کہتے چلے آئے گو ان کی امتیں کبھی مسلمان نہ کہلائیں کیونکہ انبیاء کو تو اپنی روحانی فراست کی وجہ سے وحدت انسانی کا شعور حاصل تھا لیکن ان کی امتیں ابھی زمینی فاصلوں کی وجہ سے ایک دوسرے سے اتنی دور تھیں کہ سب کو ملا کر امت واحدہ کا عمل فی الحال ناممکن تھا۔

بنیادی صداقتیں تو تمام مذاہب میں موجود ہیں۔ ایک خدا کا اقرار، اس کی طرف سے آنیوالی ہدایت کا اقرار، معاشرہ میں اخلاقی برائیوں سے اجتناب اور نیکیوں کا شعور، سب باتیں تمام مذاہب میں پائی جاتی ہیں۔ کیا صرف شراب اور خنزیر کی ممانعت یا چند جرائم کے لئے تعزیری حدود قائم کرنے یا عورت کو ورثہ میں حق دلانے کا نام اسلام ہے؟ کیا ان چند امور کے لئے ایک ایسے وجود کی ضرورت تھی جس کو لولاک لما خلقت الافلاک کی شان اور علو مرتبت سے سرفراز کیا جاتا؟ نہیں وہ شعور جو فرداً فرداً انبیاء میں تو موجود تھا اب قوموں میں پیدا کرنے کا وقت آگیا تھا۔ اس لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اپنے مسلمان ہونے کا ہی اعلان نہ فرمایا بلکہ ہر فرد کو دعوت دی کہ امت مسلمہ قائم ہو گئی اور میرے دامن سے وابستہ ہو کر ہر انسان یہ حق حاصل ہو گیا کہ وہ انبیاء کا نعرہ نحن لہٗ مسلمون لگا کر اپنے رب کا قرب حاصل کرے کیونکہ یہ بشارت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل صرف مسلمانوں کو ہی ملی۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (سورۃ المائدہ آیت ۴)

آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمتیں پوری کر دیں اور تمہارے لئے دین کے طور پر اسلام کو پسند کیا ہے۔

دین کے کامل ہونے کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ وحدت انسانی کی اس ارتقاء میں جو نقطۂ عروج محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ انسانیت کو حاصل ہوا اس کے فرائض کی ادائیگی میں رسول کیساتھ اس کی امت بھی ذمہ داری میں اس کے ساتھ شامل ہے فرمایا۔

وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ط هُوَ اجْتَبٰكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ط مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ط هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ لا مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ صلے فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ط هُوَ مَوْلٰىكُمْ ج فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ (سورۃ الحج: ۷۹)

اور اللہ کے راستے میں ایسی مکمل کوشش کرو جو اس کا حق ہے۔ اس نے تم کو بزرگی عطا کی اور دین کی تعلیم میں تم پر کوئی تنگی عائد نہیں کی۔ اے مومنو! اپنے باپ ابراہیم کے دین کو اختیار کرو اللہ نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے۔ اس کتاب میں بھی اور اس سے پہلی کتابوں میں بھی۔ تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم باقی دنیا پر

گواہ رہو۔ پس نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو وہ تمہارا مولیٰ ہے۔ پس کیا ہی اچھا مولیٰ ہے اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔

گویا جو دعا حضرت ابراہیم نے حضرت اسمٰعیل علیہم السلام کے ساتھ امت مسلمہ کے لئے مانگی تھی

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ ۔ (سورۃ البقرہ آیت: ۱۲۹)

اے ہمارے رب! ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار بنا اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک امت مسلمہ بنا۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے رسول مقبول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات میں اس دعا کی قبولیت کا عظیم الشان اظہار فرمادیا اور حضور پُرنور کے متبعین کو اجازت مرحمت فرمائی کہ

قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَى وَعِيسَى وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ۔ (سورۃ البقرہ: ۱۳۷)

کہو ہم ایمان لاتے ہیں اللہ پر اس پر وہ جو کچھ ہماری طرف اتارا گیا اور جو ابراہیم اسمٰعیل اسحٰق اور یعقوب اور اس کی اولاد پر اتارا گیا تھا اور جو کچھ موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا گیا تھا اور اس طرح اس پر بھی جو کچھ باقی انبیاء کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا تھا۔ ایمان رکھتے ہیں ہم ان سب کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ کے لئے ہی مسلم یعنی اس کے فرمانبردار ہیں۔

اسلامی جنگوں کا مقصد

تاریخ عالم شاہد ہے کہ انسان اوّل دن سے لڑتا آیا ہے۔ اور انبیاء ہر قسم کی لڑائیوں کو ختم کرتے آتے رہے ہیں۔ افسوس بعض جنگیں مذہب پر غلط طور پر عمل کرنے سے بھی ہوتی رہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے تو ہمیشہ دین کو وحدت انسانی کے لئے بھیجا۔ کم از کم اسلام کے ظہور کے بعد تو مذہبی تعصبات اور نفرتوں کی جنگوں کا خاتمہ ہوجانا چاہیئے اور یہی وجہ تھی کہ جب مسلمانوں کو صرف اور صرف دفاع میں جنگ لڑنے کی اجازت دی تو ان کو صاف کہدیا کہ تم اس لئے لڑ رہے ہو کہ مذہبی جنگوں کا خاتمہ ہوجائے۔ اللہ تعالیٰ نے صرف اس جنگ کو اپنی جنگ قرار دیا جو محض اس کے دین کے مٹانے کے لئے حملہ کے جواب میں لڑی جائے۔ حملہ کرنے والے بھی جانتے تھے اور برملا کہہ رہے تھے کہ ان کے حملوں کی اصل وجہ دینی اختلاف ہے۔ جیسے قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ۝ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَنْ يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ ۗ

(سورۃ الحج: ۴۰-۴۱)

ان لوگوں کو جن سے بلاوجہ جنگ کی جارہی ہے جنگ کرنے کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا اور اللہ ان کی مدد پر قادر ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنکو صرف اتنا کہنے پر کہ ہمارا رب اللہ ہے اپنے گھروں سے نکالا گیا

گویا جھگڑا صرف ایک بات کا ہے کہ اللہ سب جہانوں کا رب ہے اور ربوبیت کا تقاضا ہے کہ ہر وہ چیز جس کی اللہ تعالیٰ پرورش کر رہا ہے زبردستی مٹائی نہ جائے جب کسی کی مادی ضروریات روکی جاتی ہیں تو انسان ان کے پورا ہونے کا انتظام کرلیا کرتا ہے مشکل اس وقت پڑتی ہے جب انسان کے ضمیر کی آزادی دل کے اطمینان اور ذہنی سکون پر قدغن لگائی جاتی ہے اور دوسرے کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ صرف اور صرف وہی عقیدہ رکھے جو اس سے زیادہ طاقتور کا عقیدہ ہے تو اس وقت ان کو اجازت دی جاتی ہے کہ وہ اس بنیادی حق کی حفاظت کے لئے اپنی جان کی مال کی اور ہر اس چیز کی جو ان کو عزیز ہے قربانی دینے کیلئے تیار ہوجائیں۔ تاکہ دنیا یہ نہ کہے کہ یہ جو خاموش ہو گیا تو شاید اس کو یقین ہوگیا کہ وہ جھوٹا تھا۔ فرمایا اس بات کی اجازت ہم کسی کو نہیں دیتے۔ حتیٰ کہ مسلمانوں کو بھی اجازت ہے۔ تو صرف ان سے لڑنے کی جو طاقت کے نشہ میں مخمور اور دولت کے گھمنڈ میں مغرور ہماری ربوبیت میں خلل ڈالتے ہیں اور ضمیر کو کچلنا چاہتے ہیں پس اٹھو اور مردانہ وار لڑتے ہوئے جان دے دو۔ تاکہ کوئی تم کو بزدلی کا طعنہ نہ دے۔ بیشک تم کمزور ہو اور تمہاری فتح کا امکان نہیں لیکن اصل فتح تو اللہ کی مدد سے آئے گی ہاں یہ بات ضرور ہے کہ اس بنیادی حق کی حفاظت میں مذہبی عصبیت نہیں ہونی چاہیئے بلکہ بلا امتیاز مذہب وملت بلاتفریق عقیدہ اور ایمان تم سب کے ضمیر کی آزادی کے لئے دیوانہ وار لڑو کیونکہ فرمایا

وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چنبل کورس

PSORIASIS COURSE

چنبل کو جڑ سے ختم کرنے کیلئے PSORIASIS CURE

فوری آرام کے لئے PSORIASIS OIL

مکمل کورس قیمت ۳۰/- ڈاک خرچ ۵/-

کیورٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ

پاکستان۔ لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار ربوہ

فون ۶۰۷/۶۰۶

بَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّ مَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ط

(سورۃ الحج آیت ۴۱)

اس لئے جو انسان سے اس کا یہ بنیادی حق کہ ا وہ اللہ کی عبادت کرے چھینتا ہے وہ اللہ کا دشمن ہے اور جو اس بنیادی حق کی حفاظت میں اللہ کے دشمن کا مقابلہ کرتا ہے وہ اللہ کا دوست ہے اس لئے اللہ بھی اس کی مدد کرے گا۔ فرمایا۔

وَ لَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ

(سورۃ الحج آیت: ۴۱)

اور اللہ یقیناً اس کی مدد کرے گا جو اللہ کی مدد کرے گا۔

یعنی انسانی ضمیر کی آزادی بھی اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے تحت ہی قائم ہے اس لئے ضمیر مسخ نہیں ہونا چاہئے خواہ ایک آدمی ہو اور وہ اپنی مرضی کیمطابق اللہ کی عبادت کرے اور سارے اس عبادت کو غلط سمجھتے ہوں تو جب تک وہ دوسروں کے ضمیر کی آزادی کا اقرار کرتا ہے اس وقت تک وہ اکیلا سب پر بھاری ہے کیونکہ یہ ضمیر کی آواز ہے جس نے ہمارے سوال

السْتُ بِرَبِّكُم

کیا میں تمہارا رب نہیں

یعنی تمہاری روحانی ربوبیت کون کرتا ہے کے جواب میں "بلیٰ" کہا ہے یعنی ہاں تو ہمارا رب ہے۔ اگر دنیوی معاملات میں ایک گلیلیو اور ایک نیوٹن اس بنا پر غلط نہیں ہو سکتے کہ اکثریت اس کے خلاف ہے تو پھر کسی کو یہ کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ اپنے دین یا عبادت یا اطمینانِ قلب کے حصول کو طاقت اور مادی وسائل کی فروانی کے بل بوتے پر صحیح سمجھتے ہوئے دوسرے کو اس حق سے محروم کر دے۔ چنانچہ چودہ سو سال قبل جب مادی اور سیاسی لحاظ سے ایک کمزور انسان کو عرب کے طاقتوروں نے دبانے کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے اسکو یہ کہہ کر تقویت پہنچائی

لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ۔ (سورۃ الحج آیت ۶۸)

ہم نے ہر امت کے لئے عبادت کا طریق مقرر کیا ہے جس کے مطابق وہ ہماری عبادت کرتی ہے۔ (اب کفار کو چاہیئے کہ) وہ اسلام کے بارے میں تجھ سے کوئی جھگڑا نہ کریں۔

ربّ العالمین اور مذہبی آزادی کا حق

جو آزادی اس وقت کفار کو حاصل تھی وہی ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہونی چاہیئے تھی اور جب رسول اللہ ان کے دائرہ اختیار سے باہر آگئے تو پھر بھی انہوں نے آپؐ کو یہ حق دینے سے انکار جاری رکھا اور آپؐ پر حملہ کیا تاکہ آپؐ کے دین کو مٹا دیں اور آپؐ سے ضمیر کی یہ آزادی چھین لیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس انسانی حق کے دفاع کی خاطر لڑنے کی اجازت دی اور ناکافی وسائل کے باوجود لڑنے کا حکم دینے کے معنی یہی ہیں کہ آپؐ کو مردانہ وار قربان ہو جانے کا حکم دیا گیا۔ لیکن ساتھ یہ بھی کہدیا کہ تم لڑتے وقت دوسروں کے اس حق کو نہ چھین لینا بلکہ جو میری اس ربوبیت میں خلل نہیں ڈال رہے اور امن سے تمہارے ساتھ تنازعہ کے بغیر اپنے ضمیر کی آواز کے مطابق میری عبادت کر رہے ہیں ان کو یقین دلا دو کہ ہم کسی کو تمہارے حق سے تم کو محروم نہیں کر دیں

پیٹ کی تمام بیماریوں کیلئے:

رجسٹرڈ

ہاضمون

گھر میں ہر وقت رکھنے کا چورن:

نصرت دواخانہ ہاضمون

بالمقابل ایوان محمود۔ گول بازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے

کہ

حکیم نظام جان کی دواخانہ سے متعلق آخری وصیت ہے

میں نے اپنی زندگی اور ہوش و حواس میں اس فانی دنیا کے ہر قسم کے بار سے اپنے کندھوں کو ہلکا کر لیا ہے۔ اب میں نے کسی کا کچھ نہیں دینا۔ جو کچھ نہیں دینا۔ جو کچھ میری دنیاوی متاع تھی۔ وہ میں نے اپنے بچوں میں تقسیم کر دی ہے۔ اور اب میں ہر طرح سے مطمئن اور آزاد ہوں۔ میرا کاروبار خدمت جو دواخانہ کی شکل میں تھا۔ وہ میں نے اپنے دو بچوں عبدالحمید اور انوار احمد جان کے حوالے کر دیا ہے۔ اور وہی اسے میرے خطوط پر چلانے اور بڑھانے کے ذمہ دار ہیں۔ اس دواخانہ کو شروع کرتے وقت جو نصائح حضرت حکیم مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ صاحب نے مجھے فرمائی فرمائی تھیں۔ وہ میں نے ان دونوں بچوں کو تاکیداً پہنچا دی ہیں۔ دوستوں سے میری درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو ہدایات پر کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور حضرت اقدس کا لگایا ہوا خدمت خلق کا یہ پودا پھلتا پھولتا رہے۔ میرا مولیٰ ہر احمدی کو اطمینان اور خوشنودی کی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

بحوالہ الفضل ۶۔ نومبر ۱۹۶۹ء

ہمارا عہد

عاجز حکیم انوار احمد جان عہد کرتا ہوں کہ اپنے والد حضرت حکیم نظام جان صاحب کی ہدایات اور وصیت کے عین مطابق آپ کے چشمۂ فیض کو "دواخانہ

دواخانہ حکیم نظام جان والی گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

ہمارا عزم

حکیم نظام جان" کے نام سے ہی ہمیشہ چلاتا رہوں گا۔ مولیٰ کریم مجھے ہر دم مخلوق کی خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین"

میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں"

احمدیت کا ادنیٰ خادم: حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان

فون: ۷۳۹۹۷

پوسٹ بکس نمبر: ۲۲۲

گے فرمایا۔

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ط فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗ اَسْلِمُوْا ط وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ o لا

(سورۃ الحج آیت ۳۵)

اور ہر ایک قوم کے لئے ہم نے قربانی کا طریق مقرر کر دیا ہے۔ تاکہ وہ ان جانوروں پر جو اللہ کی ان کو عطا ہے اللہ کا نام لیں (یعنی اللہ کے حضور ان کی قربانی پیش کریں) تمہارا خدا ایک خدا ہے پس تم اس کے فرمانبردار ہو جاؤ اور جو خدا کے سامنے جھکتے ہیں (یعنی جو جس طرح خدا کی عبادت کرتا ہے) اس کو خوشخبری دے دو۔

یعنی ہم تم سے زیردستی تمہاری آزادئ مذہب اور عبادت کا حق تم سے نہیں چھینیں گے خواہ وہ ہمارے عقیدے کے لحاظ سے غلط ہی سہی کیونکہ دین کے معاملہ میں فیصلہ کرنا انسان کے ہاتھوں میں نہیں۔ ہاں انسانوں کو اجازت ہے کہ وہ اللہ کی ربوبیت خاص طور روحانی ربوبیت کے جس طریق کو صحیح سمجھیں اس کی طرف دوسروں کو بلائیں لیکن ان پر جبر نہ کریں۔ فرمایا۔

وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ط اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ o وَاِنْ جَادَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۔ اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ o

(سورۃ الحج آیت ۶۸ تا ۷۰)

اور تو انہیں اپنے رب کی طرف سے دعوت دے کیونکہ تو صحیح راستے پر ہے اور اگر وہ تجھ سے جھگڑا کریں تو کہہ دے کہ اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے اچھی طرح واقف ہے۔ اللہ قیامت کے روز ہمارے درمیان تمہارے اس اختلاف کا فیصلہ کر دے گا۔

اگر کسی کو زبردستی اپنی مرضی کا دین دوسروں سے منوانے کا حق ہوتا تو وہ صرف اللہ کی ذات تھی کہ جو دین دنیا میں بھیجتا رہا اور اس کو سب قدرت بھی حاصل ہے۔ لیکن اس نے بھی اس معاملہ میں انسان پر جبر کرنا مناسب نہ سمجھا۔ جیسے قرآن مجید میں فرمایا۔

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِى الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ (سورۃ یونس ۱۰۰)

اور اگر اللہ اپنی ہی مرضی کو نافذ کرتا تو زمین میں بسنے والے تمام کے تمام انسان ایمان لے آتے تو کیا تو لوگوں پر جبر کرے گا کہ وہ ایمان لے آئیں۔

رحمت للعالمین اور میثاق مدینہ

اللہ رب العالمین انسان کی روحانی ربوبیت فرماتے ہوئے بھی اس کو دین کے اختیار کرنے میں آزاد چھوڑنا چاہتا ہے تو بھلا رحمت اللعالمین کیسے اس آزادی کو برقرار رکھنے کی کوشش نہ کرتا باوجود مکہ میں اس آزادی سے محروم رہنے کے مدینہ میں ہجرت کر جانے کے بعد اولین کام آپ نے یہ کیا کہ مدینہ کا اختیار و اقتدار آپؐ کے ہاتھ آتے ہی آپ نے اس بنیادی حق کی ضمانت دوسروں کو فراہم کی یہاں آکر آپؐ کا اولین کام میثاق مدینہ تھا۔ جس میں آپؐ نے مکہ سے آئے ہوئے مسلمان مہاجرین مدینہ کے قبائل اوس اور خزرج کے مسلمان انصار یہود اور عیسائی حتّٰی کہ مشرکین کے ساتھ ایک ریاست کے شہری ہوتے ہوئے امن وسلامتی کا معاہدہ کیا جس کی رُو سے سب کو یکساں مذہبی اور تمام شہری آزادیاں دی گئیں۔ چنانچہ سیرت ابن ہشام کے مطابق معاہدہ یوں شروع ہوتا ہے

" بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

یہ معاہدہ یثرب (مدینہ) کے حسب ذیل گروہوں کے درمیان کیا جاتا ہے

۱۔ محمد رسول اللہؐ ۲۔ مہاجرین مکہ ۳۔ مسلمانان یثرب ۴۔ یثرب کے یہودی ۵۔ یثرب کے عیسائی ۶۔ یثرب کے بت پرست ......

دفعہ اوّل:۔ یہ تمام گروہ جن کا اوپر ذکر ہوا ہے سیاسی اور معاشرتی لحاظ سے ایک جماعت متصور ہونگے"

ابن ہشام میں امت واحدہ کے الفاظ آئے ہیں (دیکھئے رحمۃ للعالمین حصہ اوّل مصنفہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری ہم نے یہ اردو ترجمہ سیرت ابن ہشام شائع کردہ مقبول اکیڈمی شاہ عالم مارکیٹ لاہور ۱۹۶۱ء سے لیا ہے جس میں مترجم نے اپنا ترجمہ دینے کی بجائے مشہور محقق محترم ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کی کتاب تاثوق السیاسیہ کے اردو ترجمہ سے نقل کیا ہے جس میں یہود کے بارے میں یہ شق بھی موجود ہے۔

" بنی عوف کے تمام یہودی مسلمانوں میں شمار ہوں گے مگر مذہب کے لحاظ سے وہ اپنے اپنے عقیدے کے پابند ہوں گے۔ بنی عوف کے تمام اموالی بھی انہی کے ساتھ ہوں گے اور ان پر بھی وہ تمام ذمہ داریاں عائد ہوں گی جو بنی عوف پر ہیں۔"

قاضی سلیمان منصور پوری صاحب نے اپنی کتاب رحمۃ للعالمین میں عربی عبارت کے جستہ جستہ فقرے دیئے ہیں جن میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہیں

۱۔ ھذا کتاب من محمد النبی صلعم بین المومنین و المسلمین من قریش ویثرب ومن تبعھم فلحق بھم وجاھد معھم

۲۔ انھم امۃ واحدہ

ترجمہ:۔ یہ تحریر ہے محمد النبی کی جانب سے مسلمانوں کے درمیان جو قریش یا یثرب کے باشندے ہیں اور ان کے ساتھ جو مسلمانوں کے ساتھ ملے ہوئے اور کاروبار میں ان کے ساتھ شامل ہیں یہ سب لوگ ایک قوم سمجھے جائینگے۔

(۳) وان یھود بنی عوف امۃ مع المومنین

(۷) وان بطانۃ یھود کانفسھم

ترجمہ:۔ نمبر ۳ میں بنی عوف کے یہودی مسلمانوں کے ساتھ ایک قوم ہیں۔

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔ ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔ دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونے کا فوری علاج کیا جاتا ہے۔

شریف ڈینٹل کلینک نزد مسجد اقصیٰ۔ ربوہ
نظر اور دھوپ کی عینکوں کیلئے نصیر آپٹیکل سروس فون نمبر ۵۴۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناخونہ کورس PTERYGIUM COURSE

ناخونہ کا مستقل علاج PTERYGIUM CURE
ناخونہ اتارنے کیلئے PTERYGIUM TABS
ناخونہ لوشن PTERYGIUM DROPS
۴۰ روزہ مکمل کورس قیمت ۸۰/- پیکنگ و ڈاک خرچ ۵/-
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان لاہور۔ کراچی ہیڈ آفس گولبازار ربوہ
فون ۶۰۷/۶۰۶

دیانت وامانت میں منفرد ادارہ
علی اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز
سکنی وزرعی زمین۔ مکانات اور کوٹھیوں کی خرید وفروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
آپ کا خادم
فون ۶۶۴
شیخ عبد الخالق کالج روڈ چوک اقصیٰ ربوہ

اٹھرا، بواسیر، ذیابیطس، دمہ، پرانی خارش وچنبل، تبخیر معدہ
مردانہ وزنانہ خاص امراض کا بفضلہ کامیاب علاج:
مطب ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

نمبر۲۔ یہودیوں کی دوستدار قوموں کے
حقوق یہودیوں کے برابر سمجھے جائیں گے

مندرجہ بالا عبارتوں سے ظاہر ہے کہ تمام مسلمان یہود نصاریٰ اور مسلمانوں کے ساتھ مل کر پرامن رہنے والے غیر مسلم عرب سب سیاسی اور معاشرتی لحاظ سے ایک قوم ہونگے البتہ مذہبی اختلاف برقرار رہیں گے اور ہر ایک کو اپنی مرضی سے اپنے دین و مذہب پر عمل پیرا ہونے کی مکمل آزادی حاصل ہوگی اور برابر کے حقوق حاصل ہوں گے۔ عجیب بات ہے کہ یہودیوں نے جن کو اس میثاق میں نمایاں حیثیت حاصل تھی ہر موقع پر مسلمانوں کے ساتھ غداری کی۔ اس معاہدہ کی رو سے ان کو سزائیں بھی دی گئیں لیکن یہ سزائیں ان غداریوں کو وجہ جواز بنا کر دی گئیں ان کی آزادیاں سلب نہیں کی گئیں کیونکہ یہ کوئی رعائتیں نہ تھیں جو طاقت ور اکثریت نے اقلیت کو بخشش میں دی تھیں بلکہ برابر کے حقوق ذوالفض تھے جو سب کے مشترکہ فیصلہ کے مطابق قرار پائے تھے کہ ایک فرقہ کو از خود ان کو ختم کر دینے کا اختیار نہ تھا۔ غزوہ تبوک کے موقع پر یہودیوں کی غداریوں کے زخم خوردہ ہونے کے باوجود وہی آزادیاں سرحدی علاقوں کے عیسائی اور دوسرے غیر مسلم قبائل کو دے دیں جنہوں نے مسلمانوں کے ساتھ دوستی کا عہد باندھا اور یہ سلسلہ دور نبوی کے بعد بھی جاری رہا جبکہ خلافت ثانیہ کے دور میں حضرت فاروق اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں فتوحات ہوئیں تو جہاں ایران اور رومی علاقوں میں زرتشتیوں، پارسیوں اور عیسائیوں کو میثاق مدینہ والی آزادیاں دی گئیں وہاں یہودیوں کو بھی وہی آزادیاں حاصل ہوئیں جبکہ مسلمانوں کے وہاں فاتح بن کر جانے سے قبل عیسائی علاقوں میں ان کو آزادیاں حاصل نہ تھیں اور پارسیوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں یہودیوں کا کردار مسلمانوں کے ساتھ عہد مبارک نبوی سے ہی غدارانہ چلا آرہا تھا۔ لیکن جہاں کہیں اور جس کسی نے کسی جرم کا ارتکاب کیا وہیں اسکو سزا دی گئی اس کے عقائد مذہبی فرقہ اور دوسرے علاقوں کے اس مذہب کے ماننے والوں سے کوئی تعارض نہ کیا گیا۔ حتیٰ کہ یروشلم قبلہ اول میں یہودیوں کو کئی سو سال بعد سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہی زیارت اور مذہبی رسوم ادا کرنے کی وہ آزادی عطا کی جو عیسائیوں نے اپنے لئے تو جائز کر رکھی تھیں اور یہودیوں کو ان سے محروم کر رکھا تھا۔ مدینہ میں پے درپے غداریوں کے مرتکب یہودیوں کو ان کی غداریوں کی سزا میں اگر مسلمان چاہتے تو یروشلم سے دور رکھا جا سکتا تھا لیکن یہ فعل حضرت رحمۃ للعالمین کے خلیفہ کو کیسے زیب دے سکتا تھا؟ جن کا عقیدہ یہ تھا کہ جو جس مقام کو بھی خدائے واحد کے نام پر مقدس سمجھتا ہے اسے اس کی عبادت کا حق حاصل ہے۔ ان کے خیال میں اگر اس کی زیارت اور طواف اس کے ایمان کا جزو ہے تو اس کو اس سے روکنا ایسا ہی ہے جیسے کہ کسی کو جسمانی طور پر سورج کی روشنی ہوا پانی سے محروم کر دینا جبکہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ایسے ہی لوگوں کے لئے فرماتا ہے۔

قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ۝ (سورۃ بنی اسرائیل: ۱۰۱)

کہو کہ اگر تم میرے رب کی رحمت کے غیر متناہی خزانوں کے بھی مالک ہوتے تو بھی اس ڈر سے کہ کہیں یہ خرچ نہ ہو جائیں ان کو روکے رکھتے اور انسان بہت ہی تنگدل کنجوس ہے۔

رحمۃ للعالمینؐ اور غیر عرب اقوام

رحمت اللعالمین عالمگیر ہادی ہیں اور اس فریضہ کی ادائیگی میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سربراہان مملکت اور قبائلی رؤسا کو تبلیغی خطوط بھیجے کسی ایک میں بھی کسی سیاسی غلبہ کا ذکر نہ کیا صرف توحید الہٰی کا پیغام پہنچایا البتہ بطور انذار کے آپ نے ان کو ان کے انجام بد سے خبردار بھی کیا کیونکہ آپ رحمت اللعالمین تھے اور جو نذیر بن کر آتا ہے وہ بھی پہلے سے انذاری خبر دے کر دراصل لوگوں کے لئے رحمت کا ہی پیغام ہوتا ہے کہ وہ بر وقت آگاہ کر دیتا ہے کہ ہلاکت سے بچ جائیں۔ بعض بادشاہوں اور رؤسا نے انکار کیا۔ آپؐ نے ان سے کوئی تعرض نہ کیا بعض ایمان تو نہ لائے مگر دوستی کا ہاتھ بڑھایا۔ آپؐ نے ان کی دوستی کو بھی مناسب طور پر قبول فرمایا بعض نے انکار کیا اور دشمنی پر اتر آئے لیکن جب تک انہوں نے حملہ میں یا حملہ کی تیاری میں پہل نہ کی۔ آپؐ نے انتظار کیا۔ جیسا انہوں نے اقدام کیا اس کے مطابق مناسب امن کو تقویت پہنچانے والا ان کو جواب دیا۔ بعض ایمان لے آئے تو آپؐ نے ان کی بیعت قبول فرمائی ان کو حکومت سے بیدخل نہ کیا اور نہ ہی ان کو مجبور کیا کہ وہ اپنی رعایا کو زبردستی مسلمان بنائیں۔ بلکہ غیر مسلم رعایا کے ساتھ ان کی تمام آزادیاں برقرار رکھتے ہوئے۔ حسن سلوک کی تعلیم دی۔ حبشہ کا بادشاہ نجاشی مسلمان ہو گیا اس کا خاندان اور رعایا عیسائی رہے۔ اس کی وفات پر آپ نے غائبانہ نماز جنازہ ادا کی۔ اس کے بعد اس کے خاندان نے کسی عیسائی کو بادشاہ بنایا۔ رعایا عیسائی رہی آپؐ نے ان کے خلاف کوئی اقدام نہ کیا کہ یہاں تو ایک مسلمان فرمانروا تھا اس لئے اب اس ملک پر مسلمانوں کا قبضہ ہی رہے گا۔ البتہ نئے نجاشی کو بھی تبلیغی خط بھیجا۔ مؤرخین کے مطابق اس نے اسلام قبول نہ کیا اور معاملہ وہیں ختم ہو گیا۔

حضور پرنور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جو حالات رونما ہوئے اور یہ سب ریاستیں اور بعض سلطنتیں اسلامی خلافت کے زیر نگیں آگئیں تو ان کی آزادیاں چھین کر ایسا نہیں کیا گیا بلکہ بین الاقوامی اور بین القبائلی معاملات ایسا رخ اختیار کرتے چلے گئے کہ جنگیں ناگزیر ہوگئیں اور ان کے نتیجہ میں عوام الناس کو خواہ وہ مسلمان تھے یا غیر مسلمان سب کو اس سے کہیں زیادہ آزادیاں نصیب ہوئیں جو ان کو اپنے ہم قوم یا ہم مذہب حکمرانوں کے زمانہ میں میسر تھیں۔ سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جو حمص کے عیسائیوں کو جزیہ کی رقم اس بنا پر واپس کی کہ اب مسلمانوں کو جنگی ضرورت کے تحت اس علاقہ کو چھوڑنا پڑ رہا تھا تو اس سے یہ امر ثابت ہو گیا کہ جزیہ ہرگز محکومیت کی علامت نہیں بلکہ حاکم کو یکساں سلوک اور برابر کے حقوق کی آزادیوں کے تحفظ کی یاد دہانی کی علامت ہے کہ تم نے ہماری آزادیوں کی حفاظت کی ذمہ داری لی تھی ہم اس کی جزا میں یہ رقم پیش کرتے ہیں کہ ہمارے حقوق کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۰ بہترین ریکارڈنگ ۰ اعلیٰ کوالٹی کیسٹ ۰ نہایت صاف آواز

AHMADIYYA RECORDING CENTRE
(Pakistan)

جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۸۱ء کی کاروائی کیسٹ میں دستیاب ہے اس کے علاوہ
⊙ حضرت مصلح موعود ⊙ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ⊙ منظوم کلام حضرت اقدس ⊙ گلدستہ نظم جناب ثاقب زیروی صاحب ⊙ نیز گذشتہ تمام جلسہ سالانہ اور اجتماع کی ریکارڈ کیسٹ بھی دستیاب ہیں۔ تشریف لائیں یا پھر خط لکھ کر بذریعہ وی پی منگوائیں۔

پوسٹ بکس ۳۰۰
راولپنڈی (پاکستان)

احمدیہ ریکارڈنگ سنٹر

جلسہ سالانہ ربوہ کے ایام میں ہمارا اسٹال
احمدیہ ریکارڈنگ سنٹر گولبازار ربوہ

آنکھوں کا کلینک

پام ڈیو ۵- ڈیوس روڈ لاہور نزد شملہ پہاڑی

سردیوں کے لئے اوقات مشورہ مندرجہ ذیل ہوں گے

صبح — ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک
شام — ۴ بجے سے ۶ بجے تک
جمعہ کو تعطیل ہوگی

اتوار کے روز غریب مریضوں کو مفت مشورہ دیا جاتا ہے مگر جو مریض فیس دے سکتے ہوں۔ وہ مہربانی کر کے اس رعایت سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ عینک کا نمبر اس رعایت میں شامل نہیں ہوگا

بریگیڈیئر ڈاکٹر مبشر احمد فون ۳۷۲۰۵۷ / ۶۷۳۹۷

موتیا بند کورس

CATARACT COURSE

CATARACT CURE (۴۰ کیپسولز)
CATARACT TABS (۲۸۰ ٹیبلٹس)
CATARACT POWDERS (۵۰ پڑیاں)
CATARACT DROPS (15 ML)

چالیس روزہ کورس قیمت -/۶۰ ڈاک خرچ -/۵
لٹریچر مفت

کیور ٹو میڈیسن ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی رجسٹرڈ پاکستان لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

اٹھرا، بواسیر، ذیابیطس، دمہ، پرانی خارش وچنبل، تبخیر معدہ

مردانہ وزنانہ خاص امراض کا بفضلہ کامیاب علاج:

مطب ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحفظ میں جو تمہارے اخراجات ہوئے ان میں ہمارا بھی حصہ ہو جسکو بطور تشکر یہ قبول کرو۔ جب جمعہ میں حقوق و آزادی کا تحفظ نہیں کر سکے تو پھر جزا کا استحقاق کیسے ہوا۔ یہ ہے وہ انصاف اور وحدت انسانی کا نقطۂ عروج جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس تخلیق کائنات کا مقصد تھا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم کے بغیر ناممکن تھا۔

رحمۃ للعالمین کا دائمی فیضان

یہ وہ آفاقیت ہے جس کے سایہ میں سب کو امن نصیب ہوتا ہے اور قیامت تک ہو سکتا ہے بشرطیکہ اس پر عمل کیا جائے۔ مرورِ زمانہ سے اس کا آنکھوں سے اوجھل ہونا قدرتی امر ہو سکتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر ودود و رحمان و رحیم ہوتے ہوئے ان کی ربوبیت تامہ کا یہ انتظام فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں

وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ (سورۃ جمعہ : ۴)

فرما کر یہ بتا دیا کہ ہمارے نبی کی قوت قدسیہ ایک بار پھر عجائبات دکھائے گی جس طرح ظاہری طور پر ایک جمعہ کے روز مدینہ میں تجارتی قافلے کی پہنچ لگنے پر بعض لوگ غلطی سے نبی اکرم ؐ کو نماز میں اکیلا چھوڑ گئے اسی طرح پھر مسلمان آخری زمانہ میں اجتماعی طور پر دنیوی اشغال میں ایسے پھنس جائیں گے کہ انسانوں کے بنیادی حقوق اور روحانی ترقی خطرہ میں پڑ جائیں گی تو پھر ہماری ربوبیت کے تحت ہمارے نبی کی قوت قدسیہ ان کو پکارے گی۔

مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ط وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝

(سورۃ جمعہ ۱۲)

جو اللہ کے پاس ہے وہ کھیل دنیوی لذات اور تجارت وغیرہ سے بہتر ہے اور اللہ ہی بہترین رزق دینے والا ہے

تو پس جب بھی مسلمان اپنے فرض سے غافل ہوں اور دنیوی لہو و لعب اور ذاتی اغراض کو دین پر مقدم کریں تو قرآن مجید کی سورۃ جمعہ ان کے لئے ایک تنبیہ ہے۔

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا ط (الجمعہ ۱۲)

اور جب یہ لوگ تجارت اور اپنے کھیل یعنی اپنی جسمانی لذات کو دیکھتے ہیں تو تم کو اکیلا کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔

حالانکہ جس طرح جمعہ کی اذان پر سب کچھ چھوڑ کر نماز کی تیاری کی جاتی ہے تو اسی طرح ہر غفلت کے موقع پہ فوراً چوکس و ہوشیار ہو جانا چاہیئے

فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ط ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔

(الجمعہ ۱۰)

اللہ کے ذکر (یعنی اس کے سامنے اپنی فرمانبرداری کے عہد کی تجدید کیلئے) جلد جلد پہنچو اور دنیوی لین دین کو چھوڑ دو اگر تم علم رکھتے ہو۔ تو یہی تمہارے لئے بہتر ہے۔

مبارک ہے جماعت احمدیہ اور اس کے افراد کہ پروانہ وار وہ لبیک کہتے ہوئے ہر سال ربوہ میں جمع ہوتے ہیں اور اپنے امام کیساتھ مل کر اپنے ایمان و ایقان کی تجدید کر کے وہ خیر الرازقین رب العالمین کے حکم کے مطابق پھر اس کے افضال کے حصول میں کوشاں ہوتے ہیں جیسے فرمایا۔

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِى الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

(الجمعہ : ۴)

اور جب نماز ختم ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کا فضل حاصل کرنے کی کوشش کرو اور اللہ کو بہت یاد کیا کرو تاکہ تم کامیاب و کامران ہو۔

سارے جہان میں پھیل جانا بھی رب العالمین کی اس ربوبیت عامہ کی معجزہ نمائی ہے کہ رحمۃ للعالمین کی قوت قدسیہ نے بعد مکانی اور زمانی کی تمام رکاوٹوں کو مغلوب کر کے

وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ

(الجمعہ : ۴)

کی صداقت کو برملا ظاہر کر دیا کہ جس طرح رب العالمین کی ربوبیت کائنات کی ہر شے پر اس کی توحید کے نقش سے عیاں ہے۔ اسی طرح انسانوں کی امت واحدہ بننے کا صرف اور صرف ایک ذریعہ ہمارے سید و مولیٰ رسول مقبول نبی کریم رحمۃ للعالمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ اور آپ کی فیض رسانی ہے جو محض آپ کی اتباع سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔

كُلُّ بَرَكَةٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ

فون ملز ۲۷۹۴۶ ——— فون آفس ۲۲۴۸۳

سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ

مقبول روڈ فیصل آباد

امپورٹر ——— ایکسپورٹر

لون، وائل، پردہ کلاتھ، پاپلین

جاذبِ نظر، دیدہ زیب، ہر گھر کی پسند

آفس:- منڈی گلی ریلی بازار فیصل آباد

آنکھ کا اپریشن

بہت نازک معاملہ ہے

سفید موتیا	CATARACT
کالا موتیا	GLAUCOMA
ناخونہ	PTERYGIUM
گوہانجنیاں اور پپوٹوں کی گلٹیاں	STYES
آنکھ کا ناسور	EYE FISTULA
آنکھ کا پھولا	EYE ULCER
آنکھ کا زخم اور چوٹ	EYE INJURY

بغیر اپریشن ٹھیک ہو رہے ہیں۔ معائنہ، مشورہ، لٹریچر مفت

کیور ہیٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان

لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار ربوہ فون ۶۰۶

قادیان کا قدیمی

محبوب کاجل

جو حضرت حکیم نورالدین صاحب کے نسخہ کے مطابق تیار کیا جاتا ہے۔

عبدالقادر ابن ماسٹر ماموں خانصاحب گولبازار ربوہ

سٹاکسٹ: "شاہد شاپنگ سنٹر"۔ بالمقابل سب تحصیل اقصیٰ روڈ۔ گولبازار ربوہ

جدید فیشن کے مطابق

سونے کے جڑاؤ اور سادے زیورات وغیرہ کے لئے

نیویارک جیولرز

۱۱۱۔ فیروز پور روڈ
نزد گلیکسی سینما اچھرہ

لاہور

فون: ۴۱۰۹۷۴ / ۴۱۸۶۴۶ اور
رہائش - ۴۱۸۶۴۵

پروپرائیٹر:- میاں عظیم قادر اینڈ سنز

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن

۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ لاہور
پر تشریف لائیے

(گورنمنٹ کنٹریکٹر)

فون نمبر ۶۸۱۲۶ / ۵۳۴۲۰ ؛ رہائش ۶۲۹۳۰ ؛ فیکٹری رچنا ٹاؤن - ۱۰۳۶۲

اپنی لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآنی انقلاب کے دلکش نظارے

بلا استثنا تمام انسانوں کی جان و مال اور عزت و آبرو کے تحفظ کی ضمانت

عدل و مساوات کے زریں اصول

اور مسلمانوں کا شاندار کردار

مکرم مرزا خلیل احمد قمر
وقف جدید ربوہ

ابتدائے آفرینش سے یہی سنت اللہ چلی آئی ہے کہ جو قوم قعرِ مذلت میں گری ہوئی ہے خدا تعالیٰ اس قوم کو اپنی ہدایت کے لئے چُن لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس لئے ایسی قوم کا انتخاب کرتا ہے تاکہ وہ دنیا کے سامنے اپنی ہستی کا ثبوت دے کہ مَیں ہی حی و قیوم اور قادر و توانا خدا ہوں۔ تُم اس قوم کی حالتِ زار سے واقف تھے مگر میری ہدایت پر عمل کرنے کے نتیجہ میں یہ قوم آج اقوامِ عالم کے لئے قابلِ فخر بن گئی ہے۔

اسی سنت اللہ تعالیٰ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے عرب قوم کو آسمانی ہدایت کے لئے چن لیا کیونکہ اس وقت عرب اپنے فسق و فجور اور برائی میں دوسری سب اقوام سے بڑھ کر تھے بلکہ عرب بجائے اپنی برائیوں پر نادم ہونے کے، اپنی برائیوں کو مجالس میں فخر سے بیان کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس قوم کی اصلاح کے لئے اپنے عظیم رسول حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد مَیں نے تیری پیدائش کے لئے یہ زمین و آسمان پیدا کئے ہیں۔ گویا کائنات کی علتِ غائی آپؐ کی ذاتِ مبارک ہے خدا تعالیٰ نے اس نبی کی قوم کو ایسی شریعت یعنی قرآن سے نوازا جو خاتم الشرائع ہے۔ اس قرآن عظیم پر عمل کرنے کے نتیجہ میں جو انقلاب عظیم دنیا میں برپا ہوا اس کا مشاہدہ کرنے کے بعد ہر مسلم اور غیر مسلم یہ ماننے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ اس قرآن نے اُن وحشی عربوں کو دنیا کی مہذب ترین قوم بنا دیا جو بتوں کے آگے سجدہ ریز ہونے میں شرم محسوس نہیں کرتے تھے۔

جب ان کے پاس خدا تعالیٰ کا یہ کلام یعنی قرآنِ عظیم آیا تو وہ دنیا کے کسی جابر سے جابر حکمران کے جاہ و جلال کے سامنے جھکنے کی بجائے اس سے ٹکرا گئے اور اس کی ساری شان و شوکت اور قہر و جبروت کو پاش پاش کر دیا۔ وہ وحشی عرب جو کسی غریب کی بات سُننا تو درکنار اس کو زندگی کے حق سے محروم کر دینے میں فخر محسوس کرتے تھے وہ اس قرآن عظیم کے لائے ہوئے انقلاب عظیم کے نتیجہ میں اپنے سے کمزور لوگوں کے حقوق غصب کرنے کی بجائے ان کے حقوق کے محافظ بن گئے۔ اور جن غیر اقوام پر مسلمانوں نے جنگ کرنے کے بعد فتح پائی اور جن کی مسلمانوں کے مقابلہ میں کوئی حیثیت باقی نہ رہی تھی جیساکہ ہمیشہ مفتوح اقوام فاتح قوم کے رحم و کرم پر ہوتی ہیں مگر! دنیا کی آنکھ نے یہ بھی دیکھا کہ اس قرآن نے اُن فاتح مسلمانوں کے ہاتھوں مفتوح اقوام کے حقوق مقرر کرا دیئے تاکہ وہ فاتح قوم کے ظلم و ستم کا نشانہ نہ بن سکیں اور وہ عرب جو انصاف نام کی کسی چیز سے واقف نہیں تھے اس قرآنی انقلاب کے نتیجہ میں عرب مسلمانوں نے انصاف کی ایسی مثال قائم کر دی کہ ان کے انصاف کے نمونوں کو دیکھ کر دنیا کی مہذب اقوام دنگ رہ گئیں اور آج کی دنیا کی ترقی یافتہ اور مہذب اقوام جس کی نظیر پیش کرنے سے آج بھی قاصر ہیں۔ یہ انقلاب صرف اس قرآنِ عظیم کی ابدی شریعت کے نتیجہ میں پیدا ہوا۔ ذیل میں اس انقلاب عظیم کی چند جھلکیاں قارئین کی خدمت میں پیش ہیں۔

مذہبی آزادی

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں کے سامنے ایک واضح مقصد ان الفاظ میں رکھا ہے:

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ
وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ط
فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا
عَلَى الظّٰلِمِيْنَ

جو تم سے جنگ کرتے ہیں اس وقت تک کہ ملک میں فتنہ نہ رہے اور ہر شخص اپنے خدا کے لئے (نہ کسی ڈر اور تشدد کی وجہ سے) جو دین بھی چاہے رکھ سکے اور اگر یہ کفار اپنے ظلموں سے باز آجائیں تو تم بھی رُک جاؤ کیونکہ تمہیں ظالموں کے سوا کسی کے خلاف جنگی کارروائی کرنے کا حق نہیں ہے۔

اس خدائی حکم کے مطابق مسلمانوں نے دیگر اقوام کو اسلام کی دعوت دی اور ایسے حالات پیدا کرنے کا ذمہ وار ٹھہرایا کہ کسی کو کوئی مذہب اختیار کرنے میں مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے لیکن دیگر اقوام نے تبدیلیٔ مذہب کی آزادی دینے کی بجائے مسلمانوں کے لئے لڑائی کے حالات پیدا کر دیئے۔ کہیں مسلمانوں کو اسلام قبول کرنے پر تکالیف دی گئیں کہیں ان کے قافلوں پر حملے کئے گئے۔ کہیں ان کے سفراء کو قتل کیا گیا۔ کہیں ان کے سرحدی دیہات کے رہنے والے لوگوں پر حملے کئے گئے۔ جب ایسے حالات پیدا ہو گئے تو قرآن نے مسلمانوں کو یہ نہیں کہا کہ تُم فوراً اُن پر حملہ کر کے ان کے مردوں عورتوں اور بچوں کو تہ تیغ کر دو بلکہ یہ حکم دیا جب بھی کسی قوم کے ساتھ جنگ کے حالات پیدا ہو جائیں تو ان کے سامنے یہ تین شرائط پیش کرو۔

۱۔ اسلام قبول کرلو۔

۲۔ اسلامی حکومت کی اطاعت کرو اور جزیہ دینا منظور کرلو۔

۳۔ اگر یہ دونوں شرطیں منظور نہ ہوں تو لڑائی کے لئے تیار ہو جاؤ۔

جو لوگ اسلام قبول کر لیتے وہ خود بخود اسلامی حکومت کے تحت آجاتے تھے۔ جو اسلامی حکومت کی اطاعت کرتے مگر اسلام قبول نہیں کرتے تھے بلکہ اپنے مذہب پر قائم رہتے تھے ان سے جزیہ لیا جاتا تھا۔

غیر مسلم اقوام جو اسلامی حکومت کی اطاعت کو تسلیم کر لیتی تھیں ان کو مکمل مذہبی آزادی ہوتی۔

اسلام نے مذہبی آزادی کی بنیاد خدا تعالیٰ کے اس فرمان کو بنایا ہے۔

لا اکراہ فی الدین

دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہودیوں کے قبیلہ بنو نضیر کو ان کی غداری کی وجہ سے مدینہ سے نکل جانے کا حکم دیا گیا۔ جب بنو نضیر محمد بن مسلمہ کی نگرانی میں مدینہ سے جانے لگے تو ان یہودیوں نے ایسے بچوں کو بھی اپنے ساتھ لے جانا چاہا جو انہوں نے انصار سے بچپن میں لے لئے تھے اور ان کی تعلیم و تربیت کے نتیجے میں انہوں نے یہودی مذہب اختیار کر لیا تھا۔ مولانا شبلی نے اس واقعہ کے متعلق لکھا ہے کہ:

"انصار کی اولاد جنہوں نے یہودی مذہب اختیار کر لیا تھا اور یہودی ان کو اتحاد مذہب کی وجہ سے ساتھ لئے جاتے تھے انصار نے ان کو روک لیا کہ ہم ان کو نہ جانے دیں گے۔ اس پر قرآن مجید کی یہ آیت اتری لا اکراہ فی الدین۔ یعنی مذہب کے بارے میں زبردستی نہیں ہے۔"

(سیرت النبی جلد اوّل ص۴۲۰)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت اس وقت مدینہ کے بادشاہ کی سی تھی۔ آپ نے مدینہ میں آتے ہی یہودیوں سے معاہدہ کیا جس میں انہیں مکمل طور پر مذہبی آزادی دی گئی تھی۔ بعد میں انہوں نے اس آزادی سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے مسلمانوں کے خلاف سازشیں شروع کر دیں جس کے نتیجے میں انہیں مدینہ سے نکلنا پڑا۔ مسلمانوں نے اس اصول کو ہر جگہ مدنظر رکھا۔ اپنی مفتوحہ اقوام کی مذہبی آزادی کو خاص اہمیت دی کیونکہ مسلمانوں نے تیرہ برس تک جو دکھ مکہ میں برداشت کئے تھے وہ ہر وقت ان کی آنکھوں کے سامنے تھے۔ اس لئے وہ نہیں چاہتے تھے کہ وہ اپنی حکومت میں ویسے حالات کسی اَور مذہب کے ماننے والوں کے لئے

پیدا کریں۔

اہل نجران نے اسلامی حکومت کی اطاعت قبول کر لی تو نجران کے ایک وفد نے حضرت رسولِ کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اہل نجران کے لئے ایک معاہدہ کیا۔ معاہدہ کی عبارت درج ذیل ہے

"نجران کے عیسائیوں کو خدا اور اس کے رسول محمدؐ کا ذمہ حاصل ہوگا۔ ان کی جان، مذہب، زمین اور جائیداد کے بارے میں ان تمام لوگوں کو جو (یہاں) حاضر ہیں یا (یہاں سے) غائب ہیں تبلیغ والے ہیں یا پیروکار، ان کے کسی حق میں تغیر نہیں کیا جائے گا۔ جو کچھ ان کے قبضہ اور تصرف میں ہے خواہ کم ہو یا زیادہ اس میں کسی طرح تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ گزشتہ دَور کے شبہات یا قتل کے معاملات میں وہ ماخوذ نہیں کئے جائیں گے۔ نہ وہ بیگار میں پکڑے جائیں گے نہ ان کے علاقہ کی زمین سے اسلامی فوج گزرے گی۔

جب یہ وفد واپس جانے لگا تو اس نے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے دین، عبادت گاہوں، اپنی مقدس روایات اور جگہوں کے بارے میں ایک تحریر حاصل کی:۔

"یعنی محمد رسول اللہ کی طرف سے اسقف ابوحارث اور نجران کے پادریوں اور راہبوں، ان کے رفیقوں، اہل بیت اور غلاموں کو یہ یقین دلایا جاتا ہے کہ جو کچھ ان کے قبضہ اور تصرف میں ہے خواہ وہ کم ہو یا زیادہ۔ سب کو خدا اور اس کے رسولؐ کا ذمہ حاصل ہے۔ کسی راہب یا کاہن کے حق میں یا اختیار و منصب میں کچھ ردوبدل نہیں کیا جائے گا۔ ان کی موجودہ حالت بغیر کسی تغیر کے خدا اور اس کے رسولؐ کے ذمہ میں دائماً باقی رہے گی۔"

(طبقات ابن سعد جز ثالث بحوالہ اسلام اور رواداری صـ ۳۷۱ از مولانا رئیس احمد جعفری)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد چاروں خلفاء نے اس معاہدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے دیگر اقوام سے معاہدے کئے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ میں غیر مسلموں کو وہی حقوق حاصل رہے جو آنحضرتؐ کے زمانہ میں حاصل تھے۔ آپ نے ان کی تجدید و توثیق فرمائی اور نئے ذمیوں کو بھی وہی حقوق عطا فرمائے۔ آپ جب بھی کوئی اسلامی لشکر روانہ فرماتے تو اس کے امیر کو خاص طور پر درج ذیل امور کی ہدایت فرماتے:۔

"ان کی خانقاہیں اور گرجے منہدم نہ کئے جائیں اور نہ ان کا کوئی قصر گرایا جائے جس میں وہ ضرورت کے وقت دشمنوں کے مقابلہ میں قلعہ بند ہوتے ہیں۔ ناقوس بجانے کی ممانعت نہ ہوگی اور نہ تہوار کے موقع پر صلیب نکالنے سے روکے جائیں۔"

(تاریخ اسلام جلد اوّل صـ ۱۵۳ از شاہ معین الدین ندوی)

عہد فاروقی

حضرت عمر فاروقؓ کے زمانہ میں بہت سے علاقے فتح ہوئے۔ وہاں غیر مسلموں کو مندرجہ بالا حقوق حاصل رہے۔ آپؓ کے عہدِ مبارک میں غیر مسلموں کو لڑائیوں میں شرکت کی اجازت مل گئی تھی۔ جو ذمی لڑائی میں شامل ہوتا اس کا جزیہ معاف کر دیا جاتا بلکہ ان کو فتح کے بعد مالِ غنیمت میں حصہ بھی ملتا۔ عراق اور ایران کی فتوحات میں کثیر تعداد میں غیر مسلموں نے حصہ لیا۔

۲۰ھ ہجری میں جب مصر فتح ہوا تو سکندریہ کے حاکم نے اطاعت کے لئے چند شرائط پیش کیں۔ حضرت عمرؓ کا جواب تاریخ طبری میں ملتا ہے

"حضرت عمرو بن العاص نے حاکم سکندریہ کو حضرت عمرؓ کے خط کے مضمون سے مطلع کیا۔ اس نے یہ تجاویز تسلیم کر لیں لہذا جو جنگی قیدی ہمارے قبضے میں تھے ہم نے انہیں اکٹھا کر لیا اور وہیں تمام عیسائی افراد جمع تھے۔ ہم ان میں سے ایک ایک آدمی کو لاتے اور اسے اسلام اور عیسائیت میں سے کسی ایک مذہب کو اختیار کرنے کی اجازت دیتے تھے۔ جب کوئی اسلام قبول کرتا تھا تو اس وقت ہم ایسا نعرۂ تکبیر بلند کرتے تھے جو اس نعرہ سے زیادہ زوردار ہوتا تھا جب ہم کوئی گاؤں فتح کرتے تھے...... جب کوئی عیسائیت کو ترجیح دیتا تھا تو عیسائی بہت فخر کرتے تھے اور انہیں اپنے حلقے میں شامل کر لیتے تھے اور ہم اس وقت اس پر جزیہ عائد کر دیتے تھے۔ تاہم اس موقعہ پر ہمیں بہت رنج ہوتا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے ہمارا آدمی نکل کر ان کی طرف چلا گیا ہو۔"

(تاریخ طبری جلد دوئم حصہ سوئم صـ ۱۲۶)

غیر مسلموں کی مذہبی آزادی کے متعلق مشہور مؤرخ سر تھامس آرنلڈ نے لکھا ہے:۔

"ایک حصہ اس (دمشق) کا حملہ کر کے فتح ہوا اور دوسرے حصہ نے خود اپنے تئیں مسلمانوں کے حوالہ کر دیا۔ یعنی ایک اسلامی سردار تو شہر کے مشرقی دروازہ سے بزورِ شمشیر داخل ہوا اور دوسرا سردار مغربی دروازہ سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سونے چاندی کے زیورات اعلیٰ اور جدید ڈیزائنوں میں بنوانے کے لئے

اور

خرید و فروخت کے لئے

نیز

آلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی انگوٹھیاں دیدہ زیب ڈیزائنوں میں اور سندھی و نورتن کوکے خریدنے کا اعلیٰ مرکز

پاک گولڈ سمتھ

میاں عبدالمنّان ناصر ولد میاں عبدالسّلام صاحب نزد جمال بیکری گولبازار ربوہ

فون نمبر ۵۵۰ فون رہائش ۵۴۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شہر میں گیا کہ حاکمِ دمشق اس کے سامنے اقبالِ اطاعت کرے۔ چونکہ دمشق پر ان دو طریقوں سے قبضہ ہوا اس لئے جو گرجا شہر میں تھے وہ عیسائیوں اور مسلمانوں میں برابر تقسیم ہو گئے۔ سینٹ یوحنا کا کلیسا بھی آدھا آدھا تقسیم ہوا اور اسّی برس تک عیسائیوں اور مسلمانوں نے ایک چھت کے نیچے خدا کی عبادت کی۔ خلیفہ عبد الملک نے چاہا کہ کُل گرجا کو مسجد بنالے لیکن عہد نامہ کی شرائط کو دیکھ کر اس قصد سے باز رہا۔ چونکہ گرجا میں عیسائی بلند آواز سے گایا کرتے تھے جس سے مسلمانوں کو بہت پریشانی ہوتی تھی..... مگر ۹۰ھ ہجری میں خلیفہ ولید نے وہ بات جبر سے حاصل کر لی جس کو اَور خلفاء راستی سے حاصل نہیں کر سکتے تھے لیکن چند سال کے بعد ہی خلیفہ عمر ثانی نے عیسائیوں کی فریاد کو سُن کر ان کے ساتھ بے انصافی ہوئی ہے (اس کا ازالہ کیا)۔

(دعوتِ اسلام صد ۶۸)

"حضرت عمر بن عبد العزیز نے دمشق کے گورنر کو حکم دیا کہ عیسائیوں کا حصہ انہیں واپس کر دیا جائے۔ یہ حکم دمشق شہر کے فقیہوں اور مسلمانوں پر گراں گزرا۔ انہوں نے کہا ہم مسجد کو کیسے منہدم کرا سکتے ہیں جبکہ ہم نے اس میں اذان دی ہے، نماز پڑھی ہے اور عبادت کی ہے اور عیسائیوں سے درخواست کی کہ اگر وہ کلیسائے یوحنا کے مطالبے سے دست بردار ہو جائیں تو مسلمان انہیں غوطہ کے وہ تمام گرجے واپس کر دیں گے جو بزورِ شمشیر حاصل کئے گئے تھے۔ عیسائی اس پر رضامند ہو گئے اور حضرت عمر بن عبد العزیز نے اس باہمی فیصلے کو منظور فرمایا"۔

(عمر فاروق اعظم صد ۱۷ از محمد حسین ہیکل)

تاریخِ اسلام اس قسم کی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔

حضرت عمرؓ فاروق کے عہد میں مذہبی آزادی کی مثال

حضرت عمرؓ کے زمانۂ خلافت کے متعلق وثیق رومی کی ایک روایت ہے کہ:

"کنت مملوکاً لعمر فکان یقول لی اسلم ..... قال فابیت فقال لَا اِكْرَاهَ فِی الدِّيْنِ فلما حضرته الوفاة اعتقنی فقال اذهب حيث شئت"

(عوارف بروایت ازالۃ الخفاء بن خلافۃ الخلفاء صد ۷)

یعنی وثیق رومی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے زمانۂ خلافت میں میں ان کا غلام ہوتا تھا۔ آپ مجھ سے فرماتے رہتے تھے کہ مسلمان ہو جاؤ مگر میں انکار کرتا تھا اور حضرت عمرؓ یہ فرما کر خاموش ہو جاتے تھے کہ اچھا لا اکراہ فی الدین۔ یعنی دین کے معاملہ میں جبر جائز نہیں ہے۔ پھر جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے مجھے خود بخود آزاد کر دیا اور فرمایا اب جہاں چاہتے ہو چلے جاؤ۔

عہد اسلامی میں گرجا گھروں کی تعمیر

عہد اسلامی میں نہ صرف دیگر مذاہب والوں کو اپنے مذہب پر برقرار رہنے کی آزادی دی بلکہ ان کو اپنے مذہب کی تبلیغ، گرجا گھروں کی تعمیر اور مذہبی کتب کی اشاعت اور اپنے مذہب پر اعتراضات کے جواب کے مناظرے اور کتب کی صورت میں جواب دینے کی اجازت تھی۔ یہ تھا مذہبی آزادی کا قرآنی تصور جس کے سامنے آج کی مہذب اقوام کی مذہبی آزادی کا تصور ماند پڑ جاتا ہے۔

پہلی صدی ہجری میں عیسائیوں نے عبادت کے لئے بہت سے گرجا گھر تعمیر کئے۔ تاریخ میں چند مشہور گرجا گھروں کا ذکر ملتا ہے جو یا تو اموی بادشاہوں یا عباسی بادشاہوں نے خود تعمیر کرائے یا ان کے گورنروں نے سرکاری خرچ سے تعمیر کرائے۔ چنانچہ عبد الملک کے عہد حکومت ۶۸۵-۷۰۵ء میں الرہا کے شہر میں ایک گرجا گھر اور مصر کے شہرِ الفسطاط میں دو گرجا گھر تعمیر ہوئے۔ سینٹ جارج کا مشہور گرجا گھر حلوان میں تعمیر کیا گیا۔ ولید بن مالک ۷۰۵-۷۱۵ء کے حکم سے یعقوبی کلیسا انطاکیہ میں تعمیر ہوا۔ اس زمانہ کے بعد خالد القسری نے جو عیسائی تھا اور ۷۲۴ تا ۷۳۸ء تک عرب وعراقِ عجم کا حاکم رہا تھا اس نے اپنی والدہ کے لئے ایک کلیسا تعمیر کروایا۔ نصیبین میں ۷۵۹ء میں ایک گرجا تعمیر ہوا جس پر میٹرو پولیٹن نے چھپن ۵۶ ہزار دینار کی رقم خرچ کی۔ آٹھویں صدی میں ابوسرجہ کلیسا قاہرہ میں مکمل ہوا۔ خلیفہ مہدی ۷۷۵-۷۸۵ء کے عہد حکومت میں ایک گرجا گھر عیسائی قیدیوں کے لئے بغداد میں تعمیر کیا گیا۔ یہ قیدی اس وقت قید میں تھے جبکہ رومیوں کے ساتھ لڑائی جاری تھی۔ بغداد میں دوسرا کلیسا ہارون الرشید کے زمانہ میں تعمیر ہوا۔ اس کو سمالو کے عیسائیوں نے بنایا جنہوں نے خلیفہ کی اطاعت کی اور خلیفہ نے ان کی سرپرستی منظور کی تھی۔

ہارون الرشید کے زمانہ میں ایک بڑا عالیشان گرجا بابل میں تیار ہوا جس میں دانیال نبی اور حزقیل نبی کے تابوت رکھے گئے۔ مامون الرشید نے مصر میں وہاں کے عیسائیوں کے لئے دو گرجا گھر تعمیر کرنے کا حکم دیا۔ ایک دولتمند عیسائی بکام نے کئی خوبصورت گرجا گھر بودہ کے علاقہ میں تعمیر کرائے۔ نسطوری بطریق تموتھیس نے جو ۸۲۳ء میں فوت ہوا ایک گرجا دتکریت میں اور ایک خانقاہ بغداد میں تعمیر کی۔ دسویں صدی عیسوی میں ابوسیفین کا خوبصورت قبطی گرجا الفسطاط میں تعمیر ہوا۔ عضد ولو ولہ بویہ ۹۴۹-۸۲ء میں جنوبی فارس اور عراق کا حکمران تھا۔ اس کے عیسائی وزیر اعظم نصر بن ہارون نے متعدد گرجا اور خانقاہیں تعمیر کیں۔ فاطمی خاندان مصر کے ساتویں خلیفہ الظاہر منفی ۱۱۷۰-۸۰ء کے زمانہ میں بھی عیسائیوں کے لئے گرجے اور خانقاہیں تعمیر کی گئیں۔ ۱۱۸۷ء میں الفسطاط شہر میں ایک گرجا تعمیر ہوا اور لیڈی دی پیورجن کے نام سے موسوم کیا گیا۔

(یہ تعداد "دعوتِ اسلام" سے لی گئی ہے)

مذہبی آزادی کے نتیجہ میں اقلیتی نسطوری کلیسا کی ترقی

قرآنی انقلاب کے نتیجہ میں قائم ہونے والی حکومت دیگر اقوام کی جان و مال کی حفاظت کی ذمہ دار تھی اور انہیں مکمل طور پر مذہبی آزادی حاصل تھی۔ عیسائی قوموں نے اور خاص کر ان عیسائی قوموں نے جو شہروں میں آباد تھیں اور جنہوں نے مسلمانوں کے زیرِ سایہ نہایت پُر آسائش اور ترقی یافتہ زندگی گزاری۔ انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ مل کر ان کو اپنے مذہب کے مطالعہ کا بھی شوق پیدا کر دیا اور یہ حیران کن امر سامنے آیا کہ اسلامی حکومت کے قیام سے بجائے اس کے کہ عیسائیوں کی تعداد میں کمی ہوتی اور عیسائیت کو زوال ہوتا یہ بھی ہوا کہ ایک علاقے میں عیسائیت ترقی کرنے لگی۔ یعنی

رہائشی پلاٹس
مکانات — اور
زرعی اراضی
کی خرید و فروخت کیلئے
آپ کی مخلصانہ خدمت کیلئے چشم براہ
صدّیق اسٹیٹ ایجنسی
نزد ریلوے پھاٹک، اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: چوہدری محمّد صدیق
فون دفتر ۶۴۰
فون رہائش ۵۴۰

گوجرانوالہ فون نمبر ۷۴۸۴۴
آپ کو معلوم ہو کہ ہمارے دواخانہ میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز کا نام اب مشہور دواخانہ رجسٹرڈ ہو چکا ہے
زیر نگرانی حکیم عبد الحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جانؒ
ربوہ فون نمبر ۶۳۸
خدمت کی راہوں پر حسب معمول رواں دواں
دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ (سابق میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز)
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ نمبر ۱۹۰
۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی نمبر ۲۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام نے عملاً ایک اقلیت کا یہ حق تسلیم کیا کہ وہ پرامن ذرائع تبلیغ سے کام لے کر اپنی اقلیت کو اکثریت میں بدلنے کی کوشش کر سکتی ہے۔ چنانچہ نسطوری عیسائیوں کی تاریخ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جب وہ مسلمانوں کی رعایا بنے ان میں مذہبی اور دینی جوش پیدا ہو گیا اور مسلمانوں کے دورِ حکومت میں چونکہ ان کو اپنے وطن میں تبلیغ کی بہت سی سہولتیں حاصل ہو گئی تھیں۔ اس لئے انہوں نے عیسائیت کی تبلیغ کو وسعت دے کر بیرونی ممالک تک پہنچایا۔ آٹھویں صدی عیسوی میں عیسائیت نے چین، ہندوستان اور مصر میں اپنے قدم جما لئے۔ اسی مذہبی آزادی کا اعتراف عیسائی مؤرخ سر تھامس آرنلڈ کو بھی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"اگر اور مسیحی فرقوں سے ایسی سرگرم کوششیں ظاہر نہیں ہوئیں تو اس میں مسلمانوں کا کچھ قصور نہ تھا۔ سلطنتِ اسلامیہ نے سب فرقوں کو مذہبی آزادی دے رکھی تھی اور اس سے بڑھ کر یہ کیا تھا کہ ایک فرقہ دوسرے فرقہ پر ظلم نہ کر سکتا تھا۔۔۔۔۔ اہلِ اسلام میں جو اصول مذہبی آزادی کے تھے وہ ایسی بے انصافیوں کو روا نہ رکھ سکتے تھے بلکہ دریافت ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی یہی کوشش رہی ہے کہ اپنی عیسائی رعایا کے ساتھ ایمانداری سے پیش آئیں۔ چنانچہ اس کی مثال موجود ہے فتح مصر کے بعد یعقوبی فرقہ کے عیسائیوں نے رومی حکام کی برطرفی کے وقت موقع پاکر آرتھوڈوکس عیسائیوں کے گرجاؤں پر قبضہ کر لیا لیکن کچھ عرصہ کے بعد جب ان گرجاؤں کے حقدار پیدا ہوئے اور انہوں نے اپنا حق ثابت کر دیا تو مسلمانوں نے یہ گرجا گھر ان کو دلوا دیئے"۔

(دعوت اسلام صفحہ ۷۶-۷۷)

اشاعتِ کتب۔

جب مسلمانوں نے دنیا کے سامنے قرآن کے حقائق و معارف پیش کئے تو دیگر اقوام نے اپنے مذہب کی حقانیت کو ثابت کرنے کے لئے کتب تصنیف کیں۔ چنانچہ پہلی صدی ہجری میں سینٹ یوحنا دمشقی کی مناظرانہ تصانیف سے پتہ چلتا ہے کہ وہ مسلمانوں کی تبلیغ اور ان کی کتب کا بے باکانہ جواب دیا کرتا تھا اور اس کے شاگرد تھیوڈور ابوقرہ کے بھی اکثر مکالمے اہلِ اسلام کے خلاف لکھے ہوئے ملتے ہیں۔

(مین توم ۹۶ - صفحہ ۱۳۶)

بعد کے زمانہ میں دیگر مذاہب نے اپنے اپنے مذہب کی صداقت کو ثابت کرنے کے لئے کتب تصنیف کیں اور مسلمانوں کی طرف سے شائع کردہ کتب کے جواب دیئے۔ یہی حال تقاریر اور مناظروں کا ہے۔ بغیر کسی لڑائی جھگڑے کے مسلمانوں اور عیسائیوں کے مناظرے منعقد ہوتے اور عوام کو آزادانہ طور پر مذاہب کو پرکھنے کا موقعہ ملتا جس کا منطقی نتیجہ یہ ہوتا کہ لوگوں پر اسلام کی حقانیت واضح ہو جاتی۔ اور وہ اسلام قبول کر لیتے۔

اسحاق راہب کا واقعہ

مذہبی آزادی اس قدر حاصل تھی کہ دیگر مذاہب والے مسلمانوں کی دلآزاری تک کرنے سے گریز نہیں کرتے تھے جس کے نتیجہ میں بعض اوقات مشکلات پیدا ہو جاتیں اور حکومت کیلئے امن و امان قائم رکھنا مشکل ہو جاتا۔ ذیل میں ایک راہب کا قصہ سنئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی سے باز نہیں آیا۔

"ایک شہر کے قاضی کے پاس اسحاق راہب آیا اور کہنے لگا میں اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ جس وقت قاضی نے قرآنی تعلیم بیان فرمائی تو راہب سخت غصے میں آگیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو نشانہ بناتے ہوئے کہنے لگا۔ (نعوذ باللہ)

"اس نے تم سے جھوٹ کہا۔۔۔۔ وہ کفر سے بھرا تھا۔ اور اتنے لوگوں کی اس نے عذاب کی طرف راہنمائی کی اور اپنے ساتھ ان کو بھی قعرِ جہنم کا سزاوار کیا۔۔۔۔۔۔ جب تم کو سمجھ دی گئی ہے تو کیوں نہیں تم ان خطروں سے اپنے کو نجات دیتے۔ کیوں نہیں تم اس کے وبائی عقیدوں کے پھوڑے کو اپنے سے علیحدہ کرتے اور دینِ مسیح کی انجیل سے اخروی نجات تلاش کرتے۔

اور ایک موقعہ پر دو عیسائی زبردستی مسجد میں چلے گئے اور وہاں اسلام کی بے ادبی کی اور کہا کہ اسلام بہت جلد اپنے معتقدوں پر نارِ جہنم کی تباہی لائے گا: (مین توم ۶۰ صفحہ ۷۳)

جن ممالک میں مسلمان حکمران رہے ہیں وہاں غیر مذاہب کو مکمل مذہبی آزادی حاصل رہی اور انہوں نے اپنی غیر مسلم رعایا پر اسلام قبول کرنے کے لئے کسی قسم کا کوئی جبر نہیں کیا۔ ہندوستان کی مثال ہمارے سامنے موجود ہے کہ ہندوستان پر مسلمان ایک ہزار سال تک حکمران رہے مگر اس وقت بھی مسلمانوں سے چار گنا زیادہ ہندو موجود ہیں۔ یہی حال دیگر ممالک کا ہے۔ جن لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے وہ اسلام کے محاسن اور خوبیوں کو دیکھ کر اسلام کی طرف مائل ہوئے۔

اسلام میں مذہبی آزادی کے آئین

ایک انگریز کرنل جیمس بیکر ایم۔اے نے مسلمانوں کی مذہبی آزادی کا مشاہدہ کرنے کے بعد ایک واقعہ کو "اسلام میں مذہبی آزادی کے آئین" کا عنوان دے کر لکھا ہے:۔

"ایک شخص جارج برنیکووچ نے جو گریک چرچ کا پیرو تھا ایک رومن کیتھولک شخص ہیناڈس سے پوچھا کہ

ہڈیوں کے ڈھانچوں پر

گوشت پوست چڑھانے۔ پوری غذا جزو بدن بنانے۔ دل دماغ۔ جگر۔ پھیپھڑے۔ گردہ۔ مثانہ۔ لبلبہ اور اعصاب کو طاقت دینے اور بکثرت خون پیدا کرنے نیز ہر قسم کی کمزوری دور کرنے کیلئے "پیور الفلفا ٹانک گورسن" جو گولیوں اور پینے والی دوا پر مشتمل ہے۔ استعمال کیجئے

قیمت ۲۰/- ڈاک سے ۲۴/-

شاہ ہومیوپیتھک اسٹورز رحمت بازار ربوہ

نمازِ مترجم

خریدتے وقت مکتبہ فیضِ عام ربوہ کا نام ضرور پڑھ لیا کریں کیونکہ یہ نماز مترجم نظارت اصلاح و ارشاد کی منظور کردہ بیشتر علماء کے مشوروں سے ترتیب شدہ ہے اس میں نماز سے متعلق جملہ مسائل، ترتیب و تدوین عمدہ، تحت اللفظ سلیس ترجمہ اور قرآن کریم کی بعض آیات پر حاشیہ جواب درج ہیں نیز یسرنا القرآن لکھے ہوئے پہلے پانچ پارے بھی مل سکتے ہیں۔

ملنے کا پتہ:۔ **مکتبہ فیضِ عام ربوہ**

جی آیاں نوں!

ہم اپنے کرم فرماؤں کی جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر مرکز میں تشریف آوری کے لئے چشم براہ ہیں اور بمسرت اعلان کرتے ہیں کہ ہر قسم کی اندرون و بیرون ملک ٹکٹنگ، ری بکنگ۔ ری کنفرمیشن ری روٹنگ اور ہوائی سفر سے متعلقہ دیگر خدمات کے لئے ہم سے رجوع فرمائیں اور جہاں تک ممکن ہو واپسی ٹکٹ بھی ہم سے خرید فرما کر اپنے ادارہ کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔ آپ کی خدمت میں

ہر وقت پیش پیش آپ کا اپنا ادارہ

فون: ۵۵۵ **احمد برادرز۔ جی ایس اے۔** PIA

تار کا پتہ PAK INT AIR.

گورنمنٹ لائسنس نمبر ۱۸۴ - گول بازار ربوہ

ربوہ کے مشہور تحفے

ہاضمونک۔ قیمت فی شیشی ۲/۵۰ - ۵/- - ۱۰/- خوبصورت پلاسٹک کی شیشی میں پیکنگ

سرمہ مسیحائی۔ فی شیشی ۲/- امراض چشم کا واحد علاج

ریح توڑ گولیاں۔ ہر قسم کی دردوں کے لئے ۴۰ گولی ۵/-

حبوب اٹھرا مکمل کورس ۳۰/- **زد جام عشق**۔ ۶۰ گولی ۶۰/-

خارش توڑ مسیحائی مرہم۔ چھوٹی ۲/- بڑی ۴/- **تریاق مار گزیدہ**۔ سانپ کے کاٹے کا فوری علاج ۱۰/- [?]

ملنے کا پتہ:۔ **نصرت دواخانہ ہاضمون ربوہ** ایوان محمود کے سامنے

اٹھرا، لواسیر، ذیابیطس، دمہ، پرانی خارش و چنبل، تبخیر معدہ

مطب ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ

مردانہ و زنانہ خاص امراض کا بفضلہ کامیاب علاج:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر تم فتحیاب ہوئے تو کیا کرو گے؟ اس نے جواب دیا کہ تمام باشندوں کو جبراً رومن کیتھولک بناؤں گا۔ اس کے بعد برنیکو وچ سلطان (ترکی) کی خدمت میں گیا اور ان سے بھی یہی سوال کیا۔ وہاں سے یہ جواب ملا کہ میں ہر مسجد کے قریب ایک گرجا بناؤں گا اور تمام لوگوں کو اجازت دوں گا کہ وہ اپنے اپنے مذہب کے مطابق خواہ مسجدوں میں سجدہ کریں یا گرجاؤں میں صلیب کے سامنے جھکیں۔ جب اہل سرویا نے یہ سنا تو انہوں نے لیٹن چرچ کے محکوم بننے کے مقابلہ میں سلطان کی اطاعت کو زیادہ پسند کیا۔"

(ٹرکی اِن یورپ صـ ۲۷۹)

ذمی کی جان کی حفاظت

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک بنیادی اصول فرما دیا ہے:۔

النفس بالنفس (المائدہ آیت ۴۶)

جان کے بدلہ میں جان۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے قتل کے متعلق یہ فرمایا ہے

کتب علیکم القصاص فی القتلیٰ

(البقرہ آیت ۱۷۹)

تم پر قصاص فرض کیا گیا ہے۔

مشہور مفسر علامہ ابوبکر جصاص ان آیات کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"مقتول ذمی کے بدلہ میں قاتل مسلمان کا قتل واجب ہے کیونکہ (عام حقوق میں) ایک ذمی اور مسلمان کے مابین کوئی فرق نہیں اور قصاص کے واجب ہونے کا حکم عام ہے سب میں۔

اس آیت کریمہ کی رو سے عام معاملات میں ایک کافر اور مسلمان کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ قصاص کا حکم دونوں پر جاری ہوگا۔ اور اس پر خدا تعالیٰ کا یہ قول دلیل ہے کہ جو مظلوم قتل ہوا ہم نے اس کے ولی کو دعوے کا حق دیا ہے۔"

(احکام القرآن جلد اوّل صـ ۱۶۴)

ایک حدیث شریف میں قتل معاہد پر بہت بڑی وعید آئی ہے۔ معاہد یعنی وہ غیر مسلم (کافر یا مشرک) جو مسلمانوں سے امن حاصل کر چکا ہو اور ان کی حکومت میں بطور ذمی کے رہ رہا ہو اگر وہ بغیر کسی معقول سبب کے اور وجہ سے قتل کر دیا جائے تو اس کے قاتل کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

ترجمہ:۔ جس مسلمان نے کسی (غیر مسلم) معاہد کو قتل کر دیا وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکے گا حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے محسوس ہونے لگتی ہے۔

ایک دفعہ ایک مسلمان نے ذمی کو قتل کر دیا۔ یہ مقدمہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ نے اس مسلمان کے قتل کا حکم صادر فرمایا اور لسانِ نبوت سے ارشاد فرمایا

انا اکرم من وفی ذمتہ

ایک اور روایت کے الفاظ یہ ہیں:۔

یعنی اس غیر مسلم کے ذمہ کو پورا کرنے کا سب سے زیادہ حقدار میں ہوں۔

(نصب الرایہ فی تخریج احادیث الھدایہ جلد ۴ صـ ۳۳۶)

جب ۸ھ ہجری میں مکہ فتح ہوا تو حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے متعدد مواقع پر مختلف وفود قبائل عرب کی طرف روانہ فرمائے تاکہ ان قبائل کو اسلام کی تبلیغ کی جائے۔ اس طرح تیس افراد پر مشتمل ایک وفد حضرت خالد بن ولیدؓ کی سرکردگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جذیمہ کی طرف بھجوایا۔ وہاں پہنچ کر حضرت خالد بن ولیدؓ اس قبیلہ کے ساتھ کسی بات پر الجھ گئے اور نوبت خونریزی تک پہنچ گئی۔ اس حادثہ کی جب آپؐ کو اطلاع ہوئی تو آپؐ نہایت مغموم ہوئے اور خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے فرمایا:۔

"بار الٰہ — خالد نے جو کچھ کیا ہے میں اس سے بری ہوں۔"

آپؐ نے یہ الفاظ تین بار فرمائے۔ جب حضرت خالد بن ولیدؓ واپس آئے تو آپؐ نے حضرت خالد کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

میں خدا کی طرف دعوت دینے کے لئے بھیجا گیا تھا، قتال و خونریزی کے لئے نہیں۔ پھر آپؐ نے حضرت علیؓ کو وہاں بھجوایا تاکہ مقتولین کا خون بہا ادا کیا جائے۔ حضرت علیؓ نے مقتولین کا خون بہا ادا کیا اور پوچھا کوئی رہ تو نہیں گیا۔ معلوم ہوا چند کتے بھی مارے گئے تھے۔ حضرت علیؓ نے ان کتوں کا بھی خون بہا ادا کر دیا اور جو رقم باقی بچ گئی تھی، وہ رقم بھی تلافی کے طور پر دے دی۔

(طبری جلد اوّل صـ ۱۰۷۴)

حضرت عمر فاروقؓ کو شہید کر دیا گیا تو آپ کے بیٹے حضرت عبید اللہؓ نے اس شبہ میں دو کافروں کو قتل کر دیا کہ وہ حضرت عمرؓ کو شہید کرنے میں شامل تھے۔ تاریخ میں آتا ہے کہ:۔

"جب حضرت عثمان غنیؓ مسند خلافت پر پہنچے تو انہوں نے مہاجرین و انصار سے رائے لی۔ حضرت علیؓ نے فتویٰ دیا کہ ان کی گردن اڑا دی جائے۔ مہاجرین نے بالاتفاق کہا عمرؓ کے بیٹے کو قتل کر دینا چاہیئے۔ حضرت عثمانؓ نے اپنے پاس سے خون بہا ادا کر کے معاملہ رفع دفع کر دیا۔"

(تاریخ اسلام جلد اوّل شاہ معین الدین ندوی)

خلافت راشدہ کے بعد حضرت عمر بن عبد العزیز کے زمانہ خلافت میں ذمیوں کو وہی حقوق حاصل تھے جو اسلامی حکومت نے انہیں دیئے تھے۔ ان کا جان و مال محفوظ تھے۔

"حضرت عمر بن عبد العزیز نے ذمی کے خون کی قیمت مسلمانوں کے خون کے برابر قرار دی۔ ایک بار حیرہ کے ایک مسلمان نے ایک ذمی کو قتل کر دیا۔ حضرت عمر بن عبد العزیز نے حیرہ کے حاکم کو لکھا کہ

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
با اعتماد ادارہ
ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز
فون ۵۲۱
فون گھر ۱۳۱۴
ریلوے روڈ بالمقابل ریلوے اسٹیشن
رحمت بازار۔ ربوہ
کو یاد رکھیں

• ٹیلی ویژن ہر قسم • ریڈیو
• ٹیپ ریکارڈر • فریج (ریفریجریٹر)
• ائیر گن (ہوائی بندوق)
انوار ریڈیو الیکٹرک سٹور
ریل بازار اوکاڑہ۔ فون: ۳۰۱۲

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
با اعتماد ادارہ
پراپرٹی ایڈوائزر
۲۵۔ کاسموس پلازہ سپر ہائی وے کراچی
فون: دفتر ۴
فون گھر: ۴۳۱۷۲۸
کو یاد رکھیں!

قاتل کو فوراً مقتول کے ورثاء کے حوالہ کر دو۔ وہ چاہیں تو قتل کر دیں، چاہیں معاف کر دیں۔ چنانچہ اس حکم پر قاتل حوالے کر دیا گیا اور مقتول کے ورثاء نے اسے قتل کر دیا۔"

(نصب الرایہ صہ ۳۶۰ بحوالہ تاریخ اسلام جلد دوم صہ ۲۵۱ - شاہ معین الدین ندوی)

ذمیوں کی جان کی حفاظت کے متعلق ایک انگریز بیگر نے مسلمانوں کے انصاف کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے لکھا :-

"ایک مرتبہ کسی مفتی سے دریافت کیا گیا کہ اگر گیارہ مسلمان کسی ایسے عیسائی کو بے گناہ قتل کر ڈالیں جو بادشاہ کی رعیت ہو اور جزیہ بھی ادا کرتا ہو تو کیا کیا جائے گا؟

مفتی نے جواب دیا : اگر ایک ہزار اور ایک مسلمان بھی ہوں گے تب بھی وہ سب کے سب قتل کئے جائیں گے"۔

(ترکی اِن یورپ صہ ۱۶۲)

اسلامی حکومت میں غیر مسلم حکام

اسلام جہاں مسلمانوں کو علم حاصل کرنے کی ضرورت پر زور دیتا ہے وہاں دیگر اہل علم افراد کی عزت افزائی کا حکم بھی دیتا ہے اور ان غیر مسلم افراد کی علمی اور فنی استعدادوں سے فائدہ حاصل کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتا بلکہ غیر مسلموں کو مناصب دے کر یہ ثابت کرتا ہے کہ قرآنی انقلاب کے نتیجہ میں جو حکومت قائم ہوئی ہے اس میں بحیثیت فرد مسلم اور غیر مسلم میں کوئی فرق نہیں کیا جاتا۔ آپ کو اسلامی حکومت کی تاریخ میں ایک بھی ایسی مثال نہیں مل سکے گی کہ ایک غیر مسلم باوجود لیاقت و قابلیت رکھنے کے ایک مسلمان کے مقابلہ میں رد کر دیا گیا ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اسلامی حکومت اتنی وسیع نہ ہوئی تھی کہ مسلمانوں کو چھوڑ کر غیر مسلموں کو حکام میں شامل کیا جائے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے زمانہ میں زیادہ تر وقت باغیوں کی بغاوت کو ختم کرنے میں گزر گیا۔ حضرت عمر فاروق رضؓ کے عہد خلافت میں اسلامی حکومت کو مضبوط بنیادوں پر استوار کیا گیا۔ مختلف شعبے قائم کئے گئے۔ اسلامی فتوحات کے نتیجہ میں اسلامی حکومت کو وسعت حاصل ہوئی جس کے لئے انتظامی شعبے میں بعض ایسے مناصب کا قیام عمل میں آیا کہ اس شعبہ کی مطلوبہ قابلیت کے شخص کی ضرورت محسوس ہوئی تو بعض غیر مسلم افراد کو بھی حکومت کے بعض اہم مناصب دے دیئے گئے۔ حضرت عمر رضؓ کے عہد میں عراق و ایران کی جنگوں میں بہت سے غیر مسلموں نے نمایاں حصہ لیا اور ان غیر مسلموں کو ایک غیر مسلم ہی کی کمان میں رکھا گیا۔ حضرت عمرؓ نے ایک عیسائی ابو زبید نامی کو ایک جگہ کا عامل مقرر فرمایا۔

(اصحابہ جلد ۹ صہ ۱۴۷)

حضرت عمر فاروق نے کسی اہم کام کے سلسلہ میں انتظامیہ کی ایک میٹنگ طلب کی۔ اس میں عجم کے غیر مسلم رئیسوں کو بھی مدعو کیا۔

(ازالۃ الخلفاء مقصد دوم صہ ۱۹۲)

جب مصر فتح ہوا تو وہاں انتظامی کاموں میں سخت مشکل آتی تھی کیونکہ مصر ایک غیر عرب علاقہ تھا۔ ان کے عادات و اطوار اور دستور عرب دنیا سے الگ تھے اس لئے مصر کے نظم ونسق کے سلسلہ میں مقوقس سے جو وہاں کے عیسائیوں کا مذہبی پیشوا تھا حضرت عمرؓ اکثر مشورہ لیتے تھے۔

(مقریزی جلد اوّل صہ ۷۴)

جب حضرت عمرؓ کے عہد میں کوفہ کی بنیاد ڈالی گئی تو بیت المال اور ایوانِ حکومت کی تعمیر کا کام ایک نہایت چابکدست، ہوشیار اور لائق مجوسی معمار کے سپرد کیا گیا جس کا نام روزبہ تھا۔ یہ شخص فن تعمیر کا ماہر اور بڑا قابل استاد تھا اور اس نے ایسی عمدگی اور خوبی سے کام کیا کہ گورنر نے خوش ہو کر کام ختم ہونے کے بعد اسے حضرت عمرؓ کی خدمت میں مدینہ منورہ بھیج دیا اور اس کے کام کی بے حد تعریف کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیشہ کے لئے اس کا ایک معقول وظیفہ مقرر کر دیا جو اسے گھر بیٹھے ملتا تھا۔

(الفاروق حصہ دوم صہ ۳۳۱)

اسلامی حکومت میں غیر مسلموں کے حقوق کو اتنی اہمیت دی جاتی تھی کہ وہ مذہبی معاملات اور مقدموں کے فیصلے کرتے تھے اور اپنے مذہب کے مطابق فیصلے کرتے تھے اور ان کے فیصلوں کو وہاں کے حکام خاص اہمیت دیتے تھے۔ اس کے علاوہ غیر مسلموں کے اعلیٰ حکام کی جو عزت اور قدرومنزلت ہوتی تھی اس کے متعلق تاریخ میں آتا ہے کہ :-

"غیر مسلموں کے روحانی سرداروں کو خلفاء کی طرف سے دنیاوی و عدالتی اقتدارات عطا کئے جاتے تھے"۔

(عہدِ نبوی کا نظامِ حکمرانی صہ ۱۶۷)

حضرت امیر معاویہ رضؓ کے دربار میں ابن آثال نامی ایک عیسائی تھا جو ان کا طبیب بھی تھا اور مترجم بھی۔ آپ نے اس کی صلاحیتوں اور قابلیت کا اعتراف کرتے ہوئے اسے حمص کا گورنر بنا دیا۔

بنوامیہ اور بنو عباس کے زمانہ میں اسلامی حکومت میں علم وفن کا دور دورہ تھا۔ تمام دنیا کے بڑے علوم دمشق و بغداد میں پرورش پا رہے تھے ان ماہرین علوم میں مسلم اور غیر مسلم کی کوئی تفریق نہیں تھی۔ دربار میں مسلم، عیسائی، مجوسی اور یہودی یکساں نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ اس زمانہ میں اکثر عیسائی مناصبِ جلیلہ پر فائز ہوتے تھے۔ چنانچہ اخطل باوجود عیسائی ہونے کے دربارِ امیہ کا شاعر تھا۔ خلیفہ عبدالملک کا مشیر مشہور سینٹ یوحنا دمشقی کا باپ تھا۔ خلیفہ معتصم کے عہد میں سلمویہ اور ابراہیم نہایت اہم عہدوں پر کام کرتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد اور مرض اٹھرا کی شکار دکھی عورتوں کیلئے
سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام (ہوالشافی) دواخانہ حکیم نظام جان
حکیم انوار احمد جان ابنِ حکیم نظام جان، چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ فون نمبر ۷۳۹۹۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رہے۔ سلمویہ اس وقت جس منصب پر کام کرتا تھا وہ آج کل سیکرٹری آف سٹیٹ کا عہدہ ہوتا ہے۔ دوسرے بھائی ابراہیم کے سپرد مہر خلافت تھی اور بیت المال جیسا اہم صیغہ اس کے سپرد تھا۔ حالانکہ دونوں عیسائی تھے۔ جب ابراہیم بیمار ہوا تو معتصم خود اس کی عیادت کو گیا اور جب فوت ہوا تو اس کا جنازہ قصر شاہی لایا گیا اور تمام مذہبی رسومات وہاں ادا کی گئیں۔ نصر بن ہارون جو عضد الدولہ بویہ خاندان عجم کے بادشاہ کا وزیر اعظم تھا عیسائی مذہب رکھتا تھا اور اس نے بہت سے گرجا اور خانقاہیں تعمیر کرائیں۔ سلطنت کے عہدے خاص کر بیت المال وغیرہ عیسائیوں، مجوسیوں کے سپرد ہوتے رہے۔ خلیفہ ہارون کا طبیب شاہی جبریل نسطوری عیسائی تھا۔ دوسرا طبیب بھی عیسائی تھا اور دو لاکھ اسی ہزار درہم وظیفہ پاتے تھے۔

(یہ مختصر واقعات اشاعت اسلام صفحہ ۴۲ سے لئے گئے ہیں)

دیگر حقوق

قرآن عظیم نے دنیا میں ایسا انقلاب برپا کر دیا جس کے نتیجہ میں ایسی مفتوحہ اقوام جن کو زندگی کے حق سے محروم کر دینے کو فاتح قوم اپنا فرض سمجھتی ہے۔ ان مفتوحہ اقوام کے افراد کو اتنے حقوق دیئے کہ اس کو فاتح قوم کے برابر لا کھڑا کیا۔ جب ہم تاریخ اسلامی پر نظر ڈالتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل کو دیکھتے ہیں اور خلفائے راشدین کے طریق کا مشاہدہ کرتے ہیں کہ اسلامی حکومت نے ذمیوں کو تمام حقوق میں مسلمانوں کے برابر قرار دیا ہے۔ اسلامی اصولوں میں کسی ذمی کو "کافر" "عدو اللہ" کے الفاظ سے مخاطب کرنے کی ممانعت کی گئی ہے اور ایسے شخص کے لئے سزا مقرر کی گئی ہے جو غیر مسلم رعایا کی تکلیف دہی یا دل آزاری کے لئے ایسے غیر مہذب الفاظ سے ان کو مخاطب کرے۔ چنانچہ اس کے متعلق لکھا ہے کہ:۔

"ایک ذمی کو لفظ "یا کافر" سے خطاب نہ کرنا چاہیئے اور جو شخص اس لفظ سے مخاطب کرے وہ اس کا دل دکھاتا ہے وہ گناہ گار ہوتا ہے .... اس لفظ کے استعمال کرنے والے کے لئے قانونی سزا مقرر کی گئی ہے۔"

(در المختار جلد ۳ صفحہ ۲۷۳
از نجم الدین زاہدی)

اسلامی اصولوں کے تحت غیر مسلموں کو بعض ایسے حقوق دیئے گئے ہیں جن کو پڑھ کر ایک دنیا دار شخص کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ چنانچہ ذمی کے متعلق لکھا ہے

"اور واجب ہے کہ جو چیز اس (ذمی) کے لئے تکلیف دہ ہے اس سے رکا جائے۔ چنانچہ اس کی غیبت بھی حرام ہے جیسے مسلمان کی غیبت حرام ہے۔"

(فتح القدیر بحوالہ اسلام اور رواداری صفحہ ۲۶۹)

کسی غیر مسلم پر کھانے پینے کے بارے میں کوئی پابندی نہیں تھی۔ جو چیز کھانے پینے کی ان کا مذہب اجازت دیتا تھا ایسی اشیاء کھانے پینے کی ان کو کوئی ممانعت نہیں تھی بلکہ جو کوئی اس حق میں مداخلت کرتا اس کو تاوان ادا کرنا پڑتا۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"اگر کسی مسلمان نے کسی ذمی کی شراب ضائع کر دی یا سؤر تلف کر دیا تو اس کی قیمت بطور تاوان کے دے گا۔"

(فتح القدیر بحوالہ اسلام اور رواداری صفحہ ۲۶۹)

اسلام ذمی کی زندگی میں ہی اس کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیتا ہے اور اس کی وفات پر بھی اس کے ساتھ ہمدردی اور رواداری کے برتاؤ کی تلقین کرتا ہے۔

"چنانچہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے۔ صحابہ نے عرض کی یہ تو یہودی کا جنازہ تھا۔ آپؐ نے فرمایا کیا یہودی انسان نہیں ہوتے۔"

(مسند احمد بن حنبل جلد ۶ صفحہ ۶)

مذہبی لیڈروں کا احترام

قرآن مجید نے جہاں غیر مسلموں کے دیگر حقوق بیان فرمائے ہیں وہاں اس بات کا خاص خیال رکھا کہ کوئی ایسی بات نہ کی جائے جس سے غیر مسلم اشتعال میں آ جائیں اور اس غصہ اور نفرت کی وجہ سے اسلام اور رسولؐ کو برا بھلا نہ کہا جائے۔ اس کے متعلق قرآن مجید نے بنیادی حکم یہ دیا ہے۔

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ (انعام آیت ۱۰۹)

اور تم انہیں جنہیں وہ اللہ کے سوا (دعاؤں میں) پکارتے ہیں گالیاں نہ دو۔ نہیں تو وہ دشمن ہو کر جہالت کی وجہ سے اللہ کو گالیاں دیں گے۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس سے منع کیا ہے کہ وہ دیگر مذاہب کے بتوں یا ان کے پیشواؤں اور بزرگوں کو برا بھلا نہ کہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ بھی تمہارے خدا اور رسول کو سب وشتم سے یاد کریں۔ تم اگر چاہتے ہو کہ تمہاری عزت کی جائے تو تمہیں دوسروں کی عزت کرنا پڑے گی۔ اگر تم غیر مسلموں کے بتوں، پیشواؤں اور بزرگوں کا احترام کرو گے تو غیر مسلم بھی تمہارے خدا، رسولؐ اور بزرگوں کی عزت کریں گے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسری اقوام کے مذہبی پیشواؤں کا اس قدر خیال تھا کہ:

ایک دفعہ جب ایک صحابی نے کسی یہودی کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایسے رنگ میں فضیلت بیان کی جس سے اس یہودی کے دل کو صدمہ پہنچا تو آپؐ نے اس صحابی کو ملامت فرمائی اور فرمایا کہ تمہارا یہ کام نہیں کہ خدا کے نبیوں میں اس طرح بعض کو بعض پر افضل بیان کرتے پھرو اور پھر آپؐ نے حضرت موسیٰؑ کی ایک جزوی فضیلت بیان کر کے اس یہودی کی دلداری فرمائی۔"

(بخاری کتاب بدء الخلق)

"ایک اور موقعہ پر جبکہ آپؐ طائف سے مکہ کو واپس جا رہے تھے آپؐ کو راستہ میں ایک عداس نامی شخص ملا جس نے آپؐ سے ذکر کیا کہ میں نینوا کا رہنے والا ہوں۔ آپؐ نے بے ساختہ فرمایا۔ نینوا یونس بن متی کا شہر ہے۔ یونس میرے بھائی تھے۔ میں اس خدا کا رسول ہوں جس نے یونسؑ کو مبعوث کیا تھا۔"

(سیرت ابن ہشام جلد ۱ صفحہ ۱۴۷)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفائے راشدین نے غیر مذاہب کے مذہبی لیڈروں کو عزت و احترام کی نظر سے دیکھا اور بعض دفعہ ان سے مشورہ لیا جاتا رہا۔ بنو عباس کے دور حکومت میں ایک دفعہ ہارون الرشید خود پادری کو ملنے گرجا گیا۔ تاریخ میں لکھا ہے کہ:۔

"ہارون الرشید پادری کی آؤ بھگت اور مہمان نوازی سے بڑا خوش ہوا اور چلتے وقت ایک ہزار دینار اسے مرحمت فرمائے اور حکم دیا کہ گرجا سے متعلق جس قدر مزروعہ زمین اور باغات ہیں سات سال تک اس کا مالیہ وصول نہ کیا جائے پادری گرجے کے احاطہ کے دروازے تک خلیفہ کو چھوڑنے آیا۔ رخصت کے وقت ہارون الرشید نے بڑی گرم جوشی کے ساتھ پادری سے مصافحہ کیا اور کہنے لگا میں آپؐ سے مل کر نہایت خوش ہوا ہوں اور مجھے اس بات کا فخر ہے کہ میری رعایا میں ایسے مہمان نواز اور خوش اخلاق

القمر گلاس ہاؤس
اینڈ ہارڈویئر سٹور
ہارڈ بورڈ۔ چپ بورڈ، فارمیکا۔ ہر قسم کا عمارتی شیشہ
عمدہ فریمنگ اور سامان فرنیچر کیلئے تشریف لائیں!
حیات مارکیٹ گول بازار ربوہ

ہمیشہ آپکی خدمت میں کوشاں
زرعی و سکنی جائیداد مناسب قیمت پر خرید و فروخت کرنیوالوں کیلئے ہمارا تعاون حاضر ہے
آپ کا اپنا بااعتماد ادارہ
انیس سٹیٹ ایجنسی اینڈ پراپرٹی ڈیلر
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون رہائش - ۵۰۷

ہر قسم کی انگریزی ادویات کی خریداری، نسخہ جات کی تیاری کیلئے لائق صد اعتماد ادارہ
EL-KEMISTS
الکیمسٹ
سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
فون ۴۰۸۹۴
منظور شدہ کیمسٹ برائے واپڈا - ریڈیو پاکستان - پاکستان اٹامک انرجی کمیشن - پاکستان ٹیلیویژن کارپوریشن - پاکستان ایگریکلچر ریسرچ کونسل - پی آئی ڈی سی اور آئل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ کارپوریشن -
کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بزرگ موجود ہیں۔"
(ہارون الرشید از مسٹر پامر بحوالہ الہارون صـ ۲۸۳)

اسلامی حکومت میں غیر مسلموں کے حقوق کا اعتراف کرتے ہوئے پروفیسر جے ایل پورٹر نے اپنے لیکچر بمقام گلاسکو دسمبر ۱۸۷۶ء میں بیان کیا:۔
"تاریخ ثابت کرتی ہے نیز سلاطین ترکی اور تاریخِ ہسپانیہ سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ فقہ اسلامی کی مذہبی بنیاد قیاساً خواہ کیسی ہی سخت کیوں نہ ہو لیکن عملاً وہ کبھی تمام مذاہب میں کامل معاملت کے راستہ میں حائل نہیں ہوتی۔ جو لوگ ان کے قومی مذہب سے اختلاف رکھتے ہیں انہیں صرف ایک قسم کا ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے۔ باقی تمام معاملات میں وہ آزاد ہیں۔ یہ مشہور بات ہے اور کوئی اس سے انکار نہیں کرسکتا کہ مختلف عیسائی اقوام مثلاً ارمینی، یونانی، شامی، ترکی میں ابتدائے سلطنت سے اب تک کامل آزادی کے ساتھ رہتے ہیں اور یہی نہیں بلکہ ہر قوم کو سلطان نے اپنے اپنے دیوان اور مذہبی معاملات کے انتظام کرنے کا حق دے رکھا ہے۔ شہر اور مضافات کی کونسلوں میں ہر فرقہ کا مذہبی وکیل بیٹھتا ہے اور اس کے ساتھ ملکی وکیل بھی بیٹھتا ہے۔ کیا اب بھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہاں مذہبی آزادی نہیں۔

ترکی کی تاریخ کا یورپ کی عیسائی اقوام کی تاریخ سے مقابلہ کیجیے۔ ترکی نے کبھی تحقیقات مذہب کی عدالتیں قائم کر کے قاعدہ اور ضابطہ نہیں بنایا۔ نہ شرمناک ظلم ستم اور جبر و تعدی کی۔ اس کا دامن اس دھبہ سے پاک رہا ہے۔ ترکی نے کبھی بھی ظالمانہ طور پر ان لوگوں کو جو اس سے اختلاف رکھتے تھے، جلاوطن نہیں کیا۔ ان غریب بے خانماں یہودیوں کو جنہیں جرمنی، انگلینڈ، فرانس، اسپین نے پے در پے طرح طرح کی ایذائیں اور تکلیفیں پہنچائیں ترکی ہی نے پناہ دی۔"
(اسلام اور رواداری صـ ۳۰۳ - ۳۰۴
از مولانا رئیس احمد جعفری)

تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جب اسلامی حکومت میں غیر مسلموں کو مذکورہ حقوق حاصل رہے اسلامی سلطنت کو وسعت حاصل ہوتی رہی اور اسلام کی آغوش میں قوموں کی قومیں پناہ حاصل کرتی رہیں اور جب ان غیر مسلموں کے حقوق نہ دیئے گئے تو اسلامی حکومت کی سرحدیں محدود ہونی شروع ہوگئیں اور علماء ظاہر اپنے علم کی گتھیاں سلجھانے میں مشغول ہو گئے۔ مناظرے مجادلے کا دور شروع ہو گیا اور علمائے باطن یعنی صوفیاء نے کنارہ کشی کر کے شہر سے دور ان غیر مسلموں کو اسلام کا پیغام دینا شروع کر دیا جس کے نتیجہ میں ان روحانی پیاسوں نے اسلام قبول کر کے اپنی روحانی تشنگی دور کی۔ اس وقت پھر اسلام کا دور ہے۔ اسلام کی ابدی ازلی صداقتوں کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کا دور ہے اور اسلام رحمت ہے تمام بنی نوع انسان کے لئے، رحمت ہے جانداروں کے لئے، رحمت ہے بے جانوں کے لئے۔ خدا کرے یہ دنیا جلد اپنے پیدا کرنے والے کو پہچان کر اسلام کے دامن میں پناہ حاصل کرے۔ آمین۔

ڈرائیونگ سیکھیے
موٹر ڈرائیونگ سیکھنے کیلئے ہمارے ادارہ سے رجوع فرمادیں
ڈرائیونگ لائسنس کے اجراء کی تمام تر سہولیات کے ساتھ۔
احمدی بھائیوں کیلئے خاص رعایت
ماڈرن
موٹر ڈرائیونگ سکول (رجسٹرڈ) قائم شدہ ۱۹۶۴ء
ستیانہ روڈ نزد پانگ دفتر فیصل آباد

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات
ہر قسم
کنٹرول ریٹ پر اور بار رعایت
بہتر تشخیص و مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار۔ فیصل آباد

آپ کی اپنی دکان
نفیس زری ہاؤس
ہمارے ہاں سے لیڈیز سپیشلسٹ ٹیلرز۔ سلمہ ستارہ۔ زری اور عام کڑھائی کا اعلیٰ معیاری کام مناسب دام پر کروائیے۔ آزمائش شرط ہے
نفیس زری ہاؤس اینڈ ٹیلرز
کالج روڈ ربوہ

افغان ٹمبر ورکس
فون ۶۹۵
فیکٹری ایریا ربوہ
دروازے، کھڑکیاں، الماریاں، روشندان وغیرہ بنوانے کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں۔
کام انشاءاللہ حسبِ منشاء ہوگا تجربہ کار کاریگر کام کرنے والے ہیں۔
احباب یہ نوٹ فرمالیں کہ سائز مندرجہ ذیل ہوگا۔
چوکھٹ ۳/۴ ۲ × ۳/۴ ۳ یا پھر ۱/۲ ۲ × ۱/۲ ۴ کر ۱/۲ ۱ × ۳/۴ ۳
تختہ ۱/۲ ۱ × ۳/۴ ۳ اور ۶" نیچے والا تختہ ۱/۲ ۱ × ۶"
دِتے ۵/۸" ریٹ ۳۰/- در فٹ اور فلش ڈور مع چوکھٹ ۳۲/-
حبیب اللہ خان

لطیف موٹرز
نئی و پرانی کاروں کی خرید و فروخت کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں۔
لطیف موٹرز ۲۴ میکلوڈ روڈ لاہور
فون دفتر ۵۵۹۴۴ میاں عبداللطیف گھر: ۳۳۰۶۹۳

سونے اور چاندی کے اعلیٰ، معیاری، عروسی زیورات نیز مغلیہ دور کے کندن کے اعلیٰ ڈیزائن بنانے کیلئے
نیو راحت علی جیولرز
غلام احمد اینڈ برادرز، اکبر بازار شیخوپورہ،
فون نمبر ۳۱۸۱
رہائش فون نمبر ۳۹۹۱
کو یاد رکھیں!

گردہ اور مثانہ کی پتھریاں ریزہ ریزہ کرکے نکالنے کیلئے
KIDNY STONE COURSE
COLIC CURE TABS درد گردہ کے فوری آرام کے لئے
COLIC CURE CAPS درد گردہ سے مستقل شفاء کے لئے
CALCULI DROPS پتھریوں کو تحلیل کرکے خارج کرنے کیلئے
دو ہفتہ کا کورس ۷/- اور ۳۰ روزہ مکمل کورس ۱۵/- ڈاک خرچ ۵/- لٹریچر مفت
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان لاہور۔ کراچی ہیڈ آفس گولبازار ربوہ
فون ۶۰۷/۶۰۶

سائیکل، ٹرائیسکل اور بچہ گاڑیاں مضبوط، خوبصورت اور ارزاں ملنے کا پتہ: محبوب عالم اینڈ سنز راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی معاشرہ کی تعمیر

قرآن و سنت پر مبنی معاشرت کے تقاضے

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب
ربوہ

اسلامی معاشرت کے چند نمونے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ کلید بردار کعبہ عثمان بن طلحہ سے خانہ کعبہ کا دروازہ کھولنے کی استدعا کی۔ اُس نے نہایت تکبّر اور غرور سے انکار کر دیا۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا کہ ایک دن آئے گا کہ یہ کنجیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ اور میں جسے چاہوں گا دونگا۔ عثمان نے جھنجھلا کر کہا وہ کیا اُس دن قریش کے تمام مرد و زن ذلیل و خوار ہو چکے ہوں گے؟۔

...... اور آخر وہ دن آگیا۔ فتح مکہ کے روز سب سے پہلے نبی کریمؐ کعبہ میں تشریف لے گئے اور اسی عثمان بن طلحہ کو آپ نے طلب فرمایا۔ وہ لرزاں و ترساں حضورؐ کے سامنے بت بنا کھڑا تھا۔ اور اُسے حضورؐ کے ساتھ اپنا سلوک اور وہ الفاظ یاد آ رہے تھے۔ جو اُس نے حضورؐ سے کہے تھے۔ لیکن آنحضرتؐ نے کمال شفقت سے فرمایا۔ عثمان آج انتقام لینے اور غصہ نکالنے کا دن نہیں بلکہ نیکی اور اسلامی اخلاق قائم کرنے کا دن ہے جاؤ تمہیں معافی دی جاتی ہے۔ نہ صرف معافی بلکہ کعبہ کی چابیاں بھی تمہارے ہی حوالے کی جاتی ہیں یہ چابیاں جو تم سے چھینے گا وہ ظالم ہوگا۔

عفو و درگزر، احسان اور دشمنوں سے حسن سلوک کی کیسی نادر مثال ہے کہ انسان انگشت بدنداں ہے۔

رسول اللہؐ کے چچا حضرت حمزہؓ جنگ احد میں شہید ہوئے انکی حقیقی بہن حضرت صفیہؓ نے اپنے بیٹے حضرت زبیرؓ کو دو چادریں اپنے بھائی کے کفن کے لئے دیں جب کفن پہنایا جا رہا تھا تو حضرت زبیرؓ کی نظر حضرت حمزہؓ کے پہلو میں ایک انصاری کی لاش پر پڑی جس کے لئے کفن میسر نہ تھا آپ نے یہ گوارا نہ کیا کہ آپ اپنے ماموں کو تو دو چادریں پہنا دیں اور دوسرا مسلمان بھائی بے کفن پڑا رہے۔ فوراً ایک چادر حضرت حمزہؓ کیلئے دی حضرت حمزہؓ جیسے لمبے آدمی کے لئے ایک چادر کافی نہ تھی سر چھپایا جاتا تو پاؤں ننگے ہو جاتے پاؤں چھپاتے تو سر ننگا ہو جاتا آنحضرتؐ نے دیکھا تو فرمایا کہ چادر سے چہرہ ڈھانک دو اور پاؤں پر گھاس اور پتے ڈال دو۱؎۔ یہ سب کچھ گوارا کیا لیکن ایک مسلمان بھائی کی لاش کا بے کفن ہونا پسند نہ کیا۔ اخوت اور ایثار اسے کہتے ہیں۔

۱؎ (طبقات ابن سعد جزء ثالث صہ ۹)

جنگ یرموک کا واقعہ ہے۔ میدانِ جنگ میں عکرمہؓ۔ حارثؓ بن ہشام اور سہیل بن عمر رضی اللہ عنہ جاں بلب ہیں۔ کوئی عکرمہ کے لئے پانی لایا۔ پیالہ منہ کو لگانے والے تھے۔ کہ حارثؓ پر نظر پڑی۔ آپ نے فرمایا حارثؓ کے پاس پانی لے جاؤ اور حارثؓ کے پاس جب پانی والا گیا۔ تو انہوں نے دیکھا۔ تو انہوں نے سہیلؓ پیالہ کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ انہوں نے پانی سہیلؓ کے پاس لے جانے کو کہا۔ اور جب پانی والا سہیلؓ کے پاس پہنچا تو سہیلؓ آخری سانس لے چکے تھے۔ وہ پانی حارثؓ کے پاس لے گئے۔ تو حارثؓ بھی اللہ کو پیارے ہو چکے تھے۔ اب وہ عکرمہؓ کی طرف بڑھے تو اُن کی رُوح بھی قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی۱؎ اس طرح تینوں جانثاروں نے جان دے دی لیکن اخوت پر کوئی حرف نہ آنے دیا۔ اور جذبۂ ایثار کی ناقابلِ فراموش مثال قائم کر دی۔

۱؎ (الاستیعاب تذکرہ عکرمہ)

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو آپ نے اسلامی معاشرہ کی بنیاد ڈالی۔ آپؐ نے مکہ سے ہجرت کر کے آنے والوں اور مدینہ کے انصار کو بھائی بھائی بنا دیا۔ انصار کو اس اسلامی بھائی چارے کا اتنا خیال تھا کہ انہوں نے اپنے مکانات اپنے بھائیوں کی رہائش کے لئے خالی کر دیئے۔ اپنی زمینیں اور باغات ان کے ساتھ تقسیم کر لئے اور یہاں تک ایثار پر تیار ہو گئے کہ حضرت سعد بن ربیع انصاری نے اپنے مہاجر بھائی عبد الرحمان بن عوف کو جن کے ساتھ ان کی مواخات قائم ہوئی تھی کہہ دیا کہ میری دو بیویاں ہیں جن میں سے ایک کو میں طلاق دیتا ہوں آپ اُس سے نکاح کر لیں۔ لیکن چونکہ اسلام میں یہ بات پسندیدہ نہیں اس لئے حضرت عبد الرحمانؓ نے اس سے انکار کر دیا۔ مہاجرین کے لئے انصار کے ایثار کی یہ ایسی درخشاں مثال ہے جس کی نظیر تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔ یہ ہے اس اسلامی معاشرہ کی ایک جھلک جو ڈنڈے یا تلوار کے زور سے نہیں بلکہ محبت اور پیار سے قائم کیا گیا تھا۔ اور جس کی بنیادوں پر بعد میں اسلامی حکومت کی عمارت استوار ہوئی۔

اسلامی معاشرہ کے قیام کا طریق کار

اسلامی اعلیٰ اخلاق اور معاشرت کی چند جھلکیاں پیش کرنے کے بعد اب ہمیں یہ بتانا ہے کہ یہ معاشرہ کس طرح قائم ہو سکتا ہے۔ کیا کسی نظام مملکت کو اسلامی حکومت قرار دے دینے سے اس کا معاشرہ اسلامی ہو جاتا ہے یا اس کے لئے اسلام نے کوئی خاص طریق کار بتایا ہے۔

اس پہلو سے جب ہم قرآن شریف کا مطالعہ کرتے ہیں تو وہ ہماری راہنمائی فرماتا ہے جسکا پہلا اہم اصول یہی ہے کہ جس طرح کوئی عمارت ایک ایک اینٹ سے مل کر تعمیر ہوتی ہے اسی طرح اسلامی معاشرہ کی تعمیر کے لئے افراد معاشرہ کو صحیح اور سچے مسلمان شہری بنانا ضروری ہے۔

چنانچہ قرآن شریف نے سوسائٹی کی اصلاح کے لئے یہی گُر بتایا ہے کہ پہلے افراد کی اصلاح ہو۔ ہر شخص اپنی اصلاح خود کرے فرمایا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ
لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ

(مائدہ ۱۰۶)

اے مومنو! تم اپنی جانوں (کی حفاظت) کی فکر کرو۔ جب تم ہدایت پا جاؤ تو کسی (دوسرے) کی گمراہی تمکو نقصان نہیں پہنچائے گی۔

ولا تکسب کل نفس الا علیها
ولا تزر وازرة وزر اخرى

(الانعام ۱۶۵)

اور ہر ایک نفس جو کچھ کماتا ہے اسکا وبال اسی پر پڑتا ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والی (ہستی) دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتی۔

ان احسنتم احسنتم لانفسکم
وان اسأتم فلها (بنی اسرائیل ۸)

اگر تم نیکوکار بنو گے تو نیکوکار بن کر اپنی جانوں کو ہی فائدہ پہنچاؤ گے اور اگر برے اعمال کرو گے تو (بھی) ان (اپنی جانوں) کے لئے (کرو گے)

الغرض اصلاح معاشرہ کے لئے اصلاح نفس پہلا زینہ ہے جو اسلام نے بتایا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ

(بخاری)

یعنی تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے فرما کر نفس کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور بتایا کہ نفس کے جسمانی اور روحانی حقوق کی ادائیگی سے اصلاح نفس کی تکمیل ہوتی ہے۔ اصلاح نفس کے بعد دوسرا مرحلہ اپنے کنبہ اور خاندان کی اصلاح کی ذمہ داری ہر ذمہ دار شخص پر ڈالی گئی ہے۔ کہ جس حد تک جس شخص کی ذمہ داری افراد خاندان کی اصلاح کے لئے بنتی ہے وہ اسے ادا کرے۔ فرمایا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ
وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا
النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

(التحریم : ۷)

یعنی اے مومنو! اپنے اہل کو بھی اور اپنی جانوں کو بھی دوزخ سے بچاؤ جس کا ایندھن خاص لوگ (یعنی کافر) اور پتھر (جن سے بت بنے) ہونگے

اسی طرح الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ کہہ کر اصلاح و تربیت کے لحاظ سے بھی مردوں کو اپنی عورتوں کا نگران مقرر فرمایا۔ اور ادائیگی حقوق کے لحاظ سے بھی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کُلُّکُمْ رَاعٍ وَ کُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ ۔

یعنی تم میں سے ہر شخص اپنے دائرہ عمل میں نگران ہے اور جس قدر ذمہ داریاں اس پر اپنی رعایا اور ماتحتوں کی عائد ہوتی ہیں ان کے متعلق اسی سے پوچھا جائیگا کہ اس نے کس طرح ادا کیں۔

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حقوق کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے تمہارے دوست کا بھی تم پر حق ہے تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے ہر حق والے کو اس کا حق ادا کرو۔ (بخاری کتاب الادب)

پس اصلاح نفس کے بعد اصلاح معاشرہ کے جتنے مرحلے آتے جائیں گے ان میں ادائیگی حقوق کا پہلو نمایاں ہوتا جائیگا اور ظاہر ہے اگر ہر شخص دوسرے کا حق ادا کرنے لگے تو نہایت پاکیزہ معاشرہ قائم ہو سکتا ہے۔

اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی معاشرہ کی مثال ایک جسم سے دی ہے اور افراد معاشرہ اس کے اعضاء اور جوارح قرار دیئے ہیں۔ پس اصلاح معاشرہ کے لئے ضروری ہے کہ جو عضو بیمار ہے اس کا علاج کیا جائے ورنہ وہ ایک بیمار سارے معاشرے کے لئے موجب اذیت ہوگا۔ اور ساری سوسائٹی اس سے خراب ہو گی۔ آپؐ نے فرمایا۔

مومنوں کی مثال باہمی الفت ومحبت اور رحمت وشفقت میں ایک جسم کی ہے کہ ایک عضو کو تکلیف ہو تو تمام جسم بے خوابی اور بخار محسوس کرتا ہے۔ (مسلم)

ایک دوسری حدیث میں معاشرہ کو عمارت سے اور افراد معاشرہ کو اینٹوں سے تشبیہ دی ہے اور فرمایا کہ مومن عمارت کی طرح ہیں جن میں ہر مومن دوسرے کے لئے (اینٹوں کی طرح) مضبوطی کا موجب ہے۔ (ترمذی)

پس اگر معاشرہ کا ہر فرد اپنی اور اپنے کنبہ کی اصلاح کرے پھر ہر ہمسایہ دوسرے ہمسایہ کے حقوق کا خیال رکھے تو ان بنیادی اکائیوں کی صحت اور اصلاح کے بعد محلہ، شہر اور ملک خود بخود اسلامی معاشرہ کا نمونہ بن جائیں گے۔

اسلامی معاشرہ کے تقاضے

یہ سوال بھی اہم ہے کہ اسلامی معاشرہ کیسا ہونا چاہیئے اور وہ کیا تصوّر ہے جو قرآن وحدیث میں اسلامی معاشرہ کے لئے بیان ہوا ہے۔

بے شک اس سوال کا جواب تفصیل طلب ہے لیکن مختصراً اتنا کہنا کافی ہوگا کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کا قیام اسلامی معاشرہ کا نصب العین ہے۔

قرآن شریف میں ایک پاکیزہ معاشرہ کے یہ خطوط کئی جگہ نمایاں کئے گئے ہیں۔ اختصار کی خاطر ہم ان آیات کے صرف ترجمہ پر ہی اکتفا کریں گے۔ سورۃ حجرات میں اسلامی معاشرہ کا ایک ڈھانچہ پیش کیا ہے۔ فرمایا۔

اسلامی معاشرہ کا ڈھانچہ

"مومنوں کا رشتہ آپس میں صرف بھائی بھائی کا ہے پس تم اپنے دو بھائیوں کے درمیان جو آپس لڑے ہوں صلح کرادو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اے مومنو! کوئی قوم کسی قوم سے اُسے حقیر سمجھ کر ہنسی مذاق نہ کیا کرے ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہو اور نہ (کسی قوم کی) عورتیں دوسری (قوم کی) عورتوں کو حقیر سمجھ کر ان سے ہنسی ٹھٹھا کریں ممکن ہے کہ وہ (دوسری قوم یا حالات والی) عورتیں ان سے بہتر ہوں اور نہ تم ایک دوسرے پر طعن کیا کرو اور نہ ایک دوسرے کو بُرے ناموں سے یاد کیا کرو کیونکہ ایمان کے بعد اطاعت سے نکل جانا ایک بہت ہی بُرے نام کا مستحق بنا دیتا ہے (یعنی فاسق کا) اور جو بھی توبہ نہ کرے وہ ظالم ہوگا۔ اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو۔ کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں اور تجسس سے کام نہ لیا کرو۔ اور تم میں بعض بعض کی غیبت نہ کیا کریں کیا تم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا۔ تم اسے ناپسند کروگے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اللہ بہت ہی توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اے لوگو! ہم نے تم کو مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو کئی گروہوں اور قبائل میں تقسیم کر دیا ہے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ اللہ یقیناً بہت علم رکھنے والا اور بہت خبر رکھنے والا ہے۔ (الحجرات ۱۱ تا ۱۴)

رحمان خدا کے بندے

عباد الرحمان کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

اور رحمٰن کے سچے بندے وہ ہوتے ہیں جو زمین پر آرام سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ (ان سے لڑتے نہیں) بلکہ کہتے ہیں کہ ہم تو تمہاری سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ بھی جو اپنے ربّ کے لئے راتیں سجدوں میں اور کھڑے ہو کر گزار دیتے ہیں اور وہ (رحمٰن کے بندے) کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہم سے جہنم کا عذاب ٹلا دے اس کا عذاب ایک بہت بڑی تباہی ہے .... اور وہ اللہ کے بندے ایسے ہوتے ہیں کہ جب خرچ کرتے ہیں تو فضول خرچی سے کام نہیں لیتے اور نہ بخل کرتے ہیں اور انکا خرچ ان دونوں حالتوں کے درمیان ہوتا ہے۔ اور وہ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اللہ کے سوا کسی اور کو معبود نہیں پکارتے اور نہ کسی جان کو جسے اللہ نے حفاظت بخشی ہو قتل کرتے ہیں سوائے (شرعی) حق کے اور نہ زنا کرتے ہیں اور جو ایسا کرے گا وہ اپنے گناہ کی جزا دیکھ لے گا۔

.... اور وہ لوگ بھی (عباد الرحمان میں شامل ہیں) جو جھوٹی گواہیاں نہیں دیتے اور جب لغو باتوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو بزرگانہ طور پر (بغیر ان میں شامل ہوئے کے) گزر جاتے ہیں اور وہ لوگ بھی کہ ان کی رب کی آیات جب انہیں یاد دلائی جاتی ہیں تو ان سے بہروں اور اندھوں کا معاملہ نہیں کرتے۔

(الفرقان ۶۴ تا ۷۴)

حضرت لقمان کی نصیحت

قرآن شریف میں حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو نصیحت کا ذکر ہے جس میں بعض معاشرتی احکام بھی بیان فرمائے ہیں۔ جو ایک پاکیزہ معاشرہ کے لئے مشعلِ راہ ہیں:۔ فرمایا

خوبصورت رہائشی سکیم
ملحقہ
نیو سٹیلائیٹ ٹاؤن سرگودھا
الحمرا پارک
فون ۳۸۵۲
میں چند رہائشی پلاٹس موجود ہیں احباب فائدہ اٹھائیں
الحمرا اسٹیٹس
۶۹۹۔ اے سٹیلائیٹ ٹاؤن سرگودھا

رجسٹرڈ
مضبوطی میں بے مثال
کارکردگی میں لاجواب
HERCULES
ٹریڈ مارک
ہرکولیس

ہر قسم کی گاڑیوں کے سلنسر پائپ سلنسر بکس اور پٹہ کمانی سپیشلسٹ
میاں بھائی
۱۰ منٹگمری روڈ، لاہور۔ فون نمبر: ۳۰۵۴۰۴ ۳۰۵۳۹۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اے میرے بیٹے نماز کو (تمام شرائط سے) قائم رکھ۔ اور معروف باتوں کا حکم دیتا رہ اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتا رہ اور جو (تنگی ترشی) تجھے پہنچے اس پر صبر سے کام لے یہ بات یقیناً نہایت ہی ہمت والے کاموں میں سے ہے۔ اور اپنے گال لوگوں کے سامنے (غصہ سے) مت پھُلا اور زمین میں تکبر سے مت چل اللہ یقیناً ہر شیخی کرنے والے اور فخر کرنے والے سے پیار نہیں کرتا۔ اور اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز کو دھیما رکھا کر کیونکہ آوازوں میں سے سب سے زیادہ ناپسندیدہ آواز گدھے کی آواز ہے۔

(لقمان ۱۸ تا ۲۰)

ملنے جلنے کے احکام

اسلامی معاشرہ میں باہم ملاقات کے آداب پر بھی قرآن شریف روشنی ڈالتا ہے اور فرماتا ہے۔

"اے مومنو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں نہ داخل ہوا کرو جب تک اجازت نہ لے لو (اور داخل ہونے سے پہلے) ان گھروں میں بسنے والوں کو سلام نہ کر لو یہ تمہارے لئے اچھا ہوگا اور اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم نیک باتوں کو ہمیشہ یاد رکھو گے۔

(النور : ۲۸)

اے مومنو! چاہیئے کہ وہ لوگ جن کے مالک تمہارے دائیں ہاتھ ہیں وہ لوگ جو ابھی بلوغت کو نہیں پہنچے وہ تین وقتوں میں اجازت لے کر اندر آیا کریں صبح کی نماز سے پہلے اور جب تم دوپہر کے وقت اپنے کپڑے اتارتے ہو اور عشاء کی نماز کے بعد یہ تین وقت تمہارے پردے کے وقت ہیں ان وقتوں کے بعد (اندر آجانے پر) نہ تم پر کوئی گناہ ہے اور نہ ان پر کوئی گناہ ہے کیونکہ بعض تم میں سے بعض کے پاس ضرورتاً اکثر آتے جاتے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ اپنے احکام کھول کر بیان کرتا ہے اور اللہ بہت علم والا اور حکمت والا ہے

(النور : ۵۹)

سورۃ نور میں مردوں کو غض بصر اور عورتوں کو پردہ کے احکام بھی دیئے ہیں۔

اسلامی معاشرہ کی بہترین تصویر

قرآن شریف کے چیدہ چیدہ معاشرتی احکام بیان کر کے آخر میں رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کے اس نمونہ کا ذکر کیا جاتا ہے جو قرآن شریف نے بطور خلاصہ کے بیان کیا ہے۔ فرمایا

"محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ انکے ساتھ ہیں وہ کفار کے مقابل پر خوب مضبوط ہیں لیکن آپس میں ایک دوسرے سے بہت ملاطفت کرنے والے ہیں۔ جب تو انہیں دیکھے گا انہیں شرک سے پاک اور اللہ کا مطیع پائے گا۔ وہ اللہ کے فضل اور رضا کی جستجو میں رہتے ہیں ان کی شناخت ان کے چہروں پر سجدوں کے نشان کے ذریعہ موجود ہے۔ یہ ان کی حالت تورات میں بیان ہوتی ہے"

(الفتح : ۳۰)

ارشادات نبوی

قرآن شریف کا اسلامی معاشرہ کا تصور پیش کرنے کے بعد اب اس پارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ ارشادات درج کئے جاتے ہیں جو ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں:۔

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

اور مومن وہ ہے جس سے لوگوں کی جانیں اور مال امن میں رہیں۔

(ترمذی و نسائی)

۔ حضرت تمیم داریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا دین خلوص اور خیر خواہی کا نام ہے ہم نے پوچھا کس کی خیر خواہی فرمایا اللہ اس کی کتاب اس کے رسول کے لئے اور مسلمانوں کے راہنماؤں اور عوام کے لئے خیر خواہی (مسلم)

۔ حضرت ابو درداءؓ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ سے سُنا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عزت کا بچاؤ کرتا ہے اللہ پر لازم آجاتا ہے کہ قیامت کے روز اسے جہنم کی آگ سے بچائے۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اس پر ظلم ہونے دیتا ہے۔ اور جو آدمی اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرے اللہ اسکی ضرورت پوری کرتا ہے اور جو کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی تکلیف دور فرمائے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

(بخاری مسلم)

۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کوئی بندہ اس

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ کی شائع کردہ کتب

سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے کلمات طیبات
— یعنی —
ملفوظات
جلد ہشتم ۔ نہم ۔ دہم
ہدیہ فی جلد مجلد ۳۰ روپے ۔ تینوں جلدیں خریدنے کی صورت میں رعایتی قیمت ۸۰ روپے ۔ علاوہ محصول ڈاک

سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پُرشوکت و پُرجلال اشتہارات کا مجموعہ
مجموعہ اشتہارات (مکمل سیٹ)
ہدیہ مکمل سیٹ، رعایتی قیمت ۸۰ روپے علاوہ محصول ڈاک

سیدنا حضرت المصلح الموعود کی معرکۃ الآراء تصنیف
دیباچہ تفسیر القرآن
یہ کتاب ایک عرصہ سے نایاب تھی۔ اس میں حضور نے قرآن مجید کے پُرمعارف حقائق انوار و برکات اور کی بے مثال اعلیٰ اور مکمل تعلیم اور حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کو نہایت عمدہ پیرایہ میں دلائل کے ساتھ پیش کیا ہے۔ یہ کتاب آفسٹ طباعت کے ساتھ اعلیٰ کاغذ پر شائع کی گئی ہے۔ ہدیہ فی جلد مجلد ۳۰ روپے صرف۔ علاوہ محصول ڈاک۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود کی
کی معرکۃ الآراء تصنیف
دعوۃ الامیر
جو تبلیغی اور علمی لحاظ سے بے حد مفید ہے۔ اعلیٰ طباعت ۔ عمدہ کاغذ۔ دیدہ زیب جلد ہدیہ فی جلد مجلد ۳۰ روپے ۔ علاوہ محصول ڈاک

سیدنا حضرت مصلح الموعود
کی معرکۃ الآراء تقریر
برموقع مذاہب عالم کانفرنس لندن منعقدہ ۱۹۲۴ء
ہدیہ فی جلد مجلد ۲۲/- علاوہ محصول ڈاک

سیر روحانی جلد اول و دوم
سیدنا حضرت المصلح الموعود کی پُر از تاثیر اور روحانیت سے معمور علمی تقاریر کا مجموعہ ہدیہ فی جلد مجلد ۳۰ روپے
علاوہ محصول ڈاک

اس کے علاوہ سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور حضرت المصلح الموعود کی کتب اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کا دیگر لٹریچر ہمارے ہاں سے طلب فرمائیں۔

فہرست کتب مفت حاصل کریں

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ فون ۴۸۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقت تک کامل مومن نہیں ہوتا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہی بات پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

(بخاری مسلم)

- حضرت انس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ مظلوم کی مدد تو کروں ظالم کی کیسے مدد کروں، فرمایا ظالم کو ظلم سے منع کرنا اور روکنا ہی اس کی مدد ہے۔ (بخاری مسلم)

- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپس میں قطع تعلق نہ کرنا، ایک دوسرے کو پیٹھ نہ دکھانا اور باہم بغض وحسد بھی نہ کرنا اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن جاؤ۔

- اسی طرح فرمایا۔ قطع رحمی کرنیوالا جنت میں داخل نہ ہوگا اور جو شخص قطع رحمی کرتا ہے خدا تعالیٰ اسے اسکی سزا دیگا اور جو صلہ رحمی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اسکا بہتر بدلہ دیتا ہے۔ (بخاری)

اسلامی نظام کی عمارت اور اسکا نقشہ

قرآن وحدیث کی روشنی میں حضرت مصلح موعود نے اپنی معرکہ آرا تقریر خلافت راشدہ میں اسلامی نظام کے جملہ پہلوؤں پر بحث کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"اسلام نے صرف بعض عقائد اور انفرادی اعمال کے بتانے پر ہی اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ اسنے ان احکام کو بھی لیا ہے جو حکومت اور قانون سے تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ وہ صرف یہی نہیں کہتا کہ نمازیں پڑھو۔ روزے رکھو حج کرو۔ زکوٰۃ دو بلکہ وہ ایسے احکام بھی دیتا ہے جن کا حکومت اور قانون سے تعلق ہوتا ہے۔ مثلاً وہ میاں بیوی کے تعلقات پر بحث کرتا ہے۔ وہ بتاتا ہے کہ مرد اور عورت کے درمیان اگر جھگڑا ہو جائے تو کیا کیا جائے۔ اور ان کی باہمی مصالحت کے لئے کیا کیا تدابیر عمل میں لائی جائیں۔ اور اگر کبھی مرد کو اس بات کی ضرورت پیش آئے۔ کہ وہ عورت کو بدنی سزا دے تو وہ سزا کتنی اور کیسی ہو۔ اس طرح وہ لین دین کے قواعد پر بھی بحث کرتا ہے۔ وہ بتاتا ہے۔ کہ قرض کے متعلق کتنے گواہ تسلیم کئے جائیں۔ قرضہ کی کون سی صورتیں جائز ہیں۔ اور کونسی ناجائز۔ وہ تجارت اور فنانس کے اصول بھی بیان کرتا ہے۔ وہ شہادت کے قوانین بھی بیان کرتا ہے۔ جن پر قضا کی بنیاد ہے۔ چنانچہ وہ بتاتا ہے کہ کیسے گواہ ہونے چاہئیں کتنے ہونے چاہئیں۔ ان کی گواہی میں کن کن امور کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ اسی طرح وہ قضا کے متعلق کئی قسم کے احکام دیتا ہے۔ اور بتاتا ہے۔ کہ قاضیوں کو کس طرح فیصلہ کرنا چاہیئے پھر ان مختلف انسانی افعال کی وہ جسمانی سزائیں بھی تجویز کرتا ہے۔ جو عام طور پر قوم کے سپرد ہوتی ہیں۔ مثلاً قتل کی کیا سزا ہے یا چوری کی کیا سزا ہے۔ اسی طرح وہ وراثت کے قوانین بھی بیان کرتا ہے۔ اور حکومت کو ٹیکس کا جو حق حاصل ہے اس پر بھی پابندی لگاتا ہے اور ٹیکسوں کی تفصیل بیان کرتا ہے۔ حکومت کو ان ٹیکسوں کے خرچ کرنے کے متعلق جو اختیارات حاصل ہیں۔ ان کو بھی بیان کرتا ہے۔ فوجوں کے متعلق قواعد بیان کرتا ہے۔ معاہدات کے متعلق قواعد بیان کرتا ہے۔ وہ بتاتا ہے کہ دو قومیں جب آپس میں کوئی معاہدہ کرنا چاہیں۔ تو کن اصول پر کریں۔ اسی طرح بین الاقوامی تعلقات کے متعلق قواعد بیان کرتا ہے۔ مزدور اور ملازم رکھنے والوں کے متعلق قواعد بیان کرتا ہے۔ سڑکوں وغیرہ کے متعلق قواعد بیان کرتا ہے۔ غرض وہ تمام امور جو حکومت سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان سب کو اسلام بیان کرتا ہے۔ پس اسلام کے متعلق یہ نہیں کہا جاسکتا۔ کہ اس نے حکومت کو آزاد چھوڑ دیا ہے۔ بلکہ جیسا کہ ثابت ہے اس نے حکومت کے ہر شعبے پر سیر کن بحث کی ہے۔ پس جو شخص اسلام کو مانتا ہے۔ اور اس میں حکومت کے متعلق تمام احکام کو تفصیل سے بیان کیا ہوا دیکھتا ہے وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ مذہب کو ان امور سے کیا واسطہ بلکہ اسے تسلیم کرنا پڑے گا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ افعال جو حکومت سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ بھی ویسے ہی قابل تقلید ہیں۔ جیسے نماز اور روزہ وغیرہ کے متعلق احکام۔ کیونکہ جس خدا نے یہ کہا ہے کہ نماز پڑھو۔ جس نے یہ کہا ہے کہ زکوٰۃ دو۔ اسی خدا نے امور سیاست اور تنظیم ملکی کے متعلق بھی احکام بیان کئے ہیں۔ پس یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ہر قوم اور ہر ملک آزاد ہے کہ اپنے لئے ایک مناسب طریق ایجاد کرے اور جسطرح چاہے رہے۔ بلکہ اسے اپنی زندگی کے سب شعبوں میں اسلامی احکام کی پابندی کرنی پڑے گی۔ کیونکہ اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اپنی طرف سے کیا ہوتا تو ہم کہہ سکتے تھے۔ یہ احکام قرآن مجید میں آئے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت رسولِ خدا نے انکو بیان کیا تو معلوم ہوا کہ یہ رسولِ کریمؐ کا ذاتی فعل نہیں تھا۔ اور جبکہ قرآن نے ان تمام امور کو بیان کر دیا ہے۔ جو حکومت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ تو عقل یہ تسلیم نہیں کر سکتی کہ اس نے حکومت سے تعلق رکھنے والی تو ساری باتیں بیان کر دی ہوں۔ مگر یہ نہ بتایا ہو کہ حکومت کو چلایا کس طرح جائے۔"

خلافت راشدہ ص۲۲ تا ۲۵

اسی طرح اپنے ایک مشہور عالم لیکچر میں حضرت مصلح موعود نے اسلامی معاشرہ کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

"اسی طرح اسلام نے صبر اور شکر اور احسان اور سچائی اور اعتماد اور میانہ روی اور وفاداری اور رازداری اور لوگوں کی حاجتوں کو پورا کرنے اور اصلاح بین الناس اور خوف و رجا قناعت اور ایثار اور مواسات اور علم اور آفادت اور حیا اور وعدہ کا پورا کرنا اور خوش چہرہ سے لوگوں سے ملنا اور وقار اور مہمان نوازی اور عیادت مریض اور امانت اور دیانت۔ غم اور غیبت اور چغلی اور جھوٹ اور ایذا رسانی اور تجسس اور لوگوں کی باتیں سننی اور لوگوں کے خطوط پڑھنے اور عیب ظاہر کرنے اور دھوکا اور احسان جتانے اور جسمانی عذاب دینے اور ریا اور سمعت اور بیہودہ بکواس اور لغو قسموں کے کھانے اور خوشامد کرنے اور چوری اور قتل اور ظلم اور تجارت میں دھوکا کرنے اور ایسے امور میں دخل دینے جن سے اس کا تعلق نہیں ہے۔ اور یتامیٰ اور بیواؤں کی خبر گیری اور بزدلی وغیرہ تمام اخلاقی امور کے متعلق وہ صحیح تعلیم دی ہے جو افراط اور تفریط سے پاک ہے۔ اور سچی پاکیزگی پیدا کرنے کا موجب ہے۔ مگر اس جگہ اس کو بیان نہیں کیا جاسکتا۔"

(احمدیت حقیقی اسلام ص۱۴۵)

اسلامی نظام کا یہ نقشہ کس قدر جامع اور واضح ہے۔ جو قرآن شریف سے اخذ کیا گیا ہے اور جو قرآن کی جامعیت اور دوسری شرائع پر اس کی برتری ظاہر کرتا ہے۔

غیر مسلم مورخین کی شہادت

اس عظیم الشان تصنیف کا اعتراف مخالفین اسلام نے بھی کیا ہے چنانچہ مشہور عیسائی مصنف جرجی زیدان شبلی شمیل، اور فرانسیسی مصنف سدیو (SIDDILLOT) گبن اور گستاولیبان وغیرہ نے اعداد و شمار کی بناء پر اس حقیقت کا اقرار کیا ہے۔ صرف ایک حوالہ پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

قیصر ہسپتال
جہاں بذریعہ جدید طریقہ علاج ہومیوپیتھی اور کوالیفائڈ تجربہ کار ڈاکٹروں کی زیر نگرانی لاعلاج موذی امراض کینسر۔ شوگر۔ دمہ۔ کالی کھانسی۔ امراض قلب۔ بلڈ پریشر وغیرہ کا شافی علاج موجود ہے
بذریعہ خط وکتابت علاج کی سہولت بھی ہے۔
منجانب:۔
ڈاکٹر ایس۔ اے قیصر ایم۔ ڈی ہومیو آر ایم پی
قیصر ہسپتال بلاک وائی وسن پورہ سکیم نمبر ۲ لاہور
فون ۳۳۰۲۰۷

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لیئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۴۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیئے!

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لیے
پاک ٹمبر
۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ
لاہور
فون نمبر ۲۸۰۵۲۰ فون گھر ۲۸۰۸۰۶ کو ہمیشہ یاد رکھیں!

ہومیوپیتھک و بائیوکیمک
ادویات وکتب کا مرکز
ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں۔ شوگر آف ملک۔ گولیاں ٹکیاں۔ خالی شیشیاں۔ جرمنی کی سیلڈ ادویات
اور
ہومیوپیتھک و بائیوکیمک کتب وغیرہ پاکستان کے تھوک فروشوں کے متوازی نرخوں پر دستیاب ہیں
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس
گولبازار ربوہ فون ۶۰۷/ ۶۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شبلی شمیل اپنی مشہور عربی تصنیف "النشوء والارتقاء" کے صفحہ نمبر ۲۵۲ پر لکھتے ہیں جس کا اردو ترجمہ یہ ہے۔

"موسیٰ کی شریعت مادی اور عملی ہے۔ مگر وہ نامکمل ہے۔ عیسےٰ کی شریعت میں حکمت و نصیحت کی نظر دنیا کی زندگی کی نسبت صرف روحانی عالم تک ہی محدود رہی۔ اس کے برعکس محمد صلعم کی شریعت اسلامیہ وہ اجتماعی نظام ہے جو عملی مادی، قانونی اور حقیقی ہے اور جب تک مسلمان اس پر عمل پیرا رہے۔ ان کی دنیا سنور گئی اور وہ اس میں اپنے زمانہ میں دوسری قوموں پر سبقت لے گئے"۔

اسلامی معاشرہ کے قیام کا ارتقائی عمل

جس طرح عمارت کی تعمیر کا عمل تدریج کو چاہتا ہے اور اینٹ پر اینٹ رکھتے جاتے ہیں۔ اسی طرح معاشرہ کی تعمیر میں بھی ایسے کئی مراحل آتے ہیں جن کے مطابق تدریجی ارتقاء کے اصول پر پاک معاشرہ استوار ہوتا ہے۔ اور یہ اصول ہر جگہ کار فرما ہوگا۔

اگر کوئی قوت حاکمہ اپنے اختیارات کے بل بوتے پر کسی نظام کو اسلامی نظام بنانا چاہے تو اس کے لئے بھی اسی اصول پر عمل ضروری ہے ورنہ اس اصول کو چھوڑنے سے محض اسلامی معاشرہ کا نام ہی قائم ہوگا حقیقی اسلامی نمونے اس معاشرے میں قائم نہیں ہوں گے۔

اصلاح معاشرہ جس کے معنے افراد کی اصلاح کے ہیں ایک دن کا کام نہیں بلکہ یہ بھی تدریج کو چاہتا ہے۔ پس صرف چند تعزیرات کے جاری کر دینے یا محض اسلامی سزاؤں کے نفاذ سے کسی معاشرہ کی اصلاح مشکل ہے بلکہ جیسا کہ اسلامی نظام کے نقشہ سے ظاہر ہے سزائیں اس کا ایک ذیلی حصہ۔ اور معمولی جزو ہیں اسلامی معاشرہ کی عمارت کے کونہ کا پتھر تو اخلاق فاضلہ کا اختیار کرنا ہے اسلامی اقدار کو اپنانا ہے جس کا اسلام حکم دیتا ہے۔ اسلام کا پیغام تو محبت ہے نفرت نہیں۔

یہی وہ اصول ہے جس کی بنیاد پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کی اجڈ اور وحشی قوم کی اصلاح فرمائی چنانچہ بخاری میں حضرت عائشہ رضی کی روایت ہے کہ قرآن شریف میں ابتداءً وہ سورتیں نازل کی گئیں جن میں جنت اور دوزخ کا ذکر تھا پھر جب لوگ اسلام میں داخل ہوگئے تو اس کے بعد حلال و حرام کے احکام نازل ہوئے اگر شروع میں ہی یہ حکم ہوتا کہ شراب نہ پیو۔ تو وہ لوگ کہہ دیتے کہ ہم شراب نہیں چھوڑیں گے اور اگر ابتداء میں زنا نہ کرنے کا حکم نازل ہوتا تو وہ لوگ کہہ دیتے کہ ہم زنا کبھی نہ چھوڑیں گے"۔

بخاری

پس خدائے قادر کی مصلحت نے بھی یہی تقاضا کیا کہ تدریجی ارتقاء کے اس اصول کے موافق ہی عربوں کی اصلاح ہو اور دنیا نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اصول کو اپنا کر ایک بگڑی ہوئی وحشی قوم کی اصلاح فرما کر نہایت پاکیزہ اور مثالی معاشرہ قائم کر دیا جو آج کی دنیا کے لئے نمونہ اور مشعل راہ ہے۔ جسے خود رسولِ خدا نے نمونہ قرار دیکر فرمایا کہ ما انا علیہ واصحابی جس طرز عمل پر میں اور میرے صحابہ قائم ہیں وہی ہدایت کا طریق ہے اور یہ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔

اس عظیم الشان اصلاح کے ذکر میں حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

ہمارے سید و مولا کی اصلاح نہایت وسیع اور عام اور مسلم الطوائف تھی اور یہ مرتبہ اصلاح کا کسی گزشتہ نبی کو نصیب نہیں ہوا اور اگر کوئی عرب کی تاریخ کو آگے رکھ کر سوچے تو اسے معلوم ہوگا کہ اس وقت کے بت پرست اور عیسائی اور یہودی کیسے متعصب تھے اور کیونکر ان کی اصلاح کی صدہا سال سے نومیدی ہو چکی تھی پھر نظر اٹھا کر دیکھئے کہ قرآنی تعلیم نے جو ان کے بالکل مخالف تھی کیسی نمایاں تاثیریں دکھلائیں اور کیسے ہر یک بداعتقادی اور ہر یک بدکاری کا استیصال کیا شراب کو جو ام الخبائث ہے دور کیا۔ قمار بازی کی رسم کو موقوف کیا دختر کشی کا استیصال کیا اور جو انسانی رحم اور عدل اور پاکیزگی کے برخلاف عادات تھیں سب کی اصلاح کی۔

(نور القرآن ص۴۲ حاشیہ)

اسلامی معاشرہ کے داعی

اس زمانہ میں جب دنیا پھر اسلامی اقدار کو بھول چکی تھی خدا تعالیٰ نے پھر اسلامی معاشرہ کے قیام کا ارادہ فرمایا اور حضرت اقدس کو اس زمانہ میں ایک نیا آسمان اور نئی زمین پیدا کرنے کے لئے بھیجا گیا۔

آپ عالم کشف میں فرماتے ہیں کہ ہم ایک نیا نظام ایک نیا آسمان اور ایک نئی زمین چاہتے ہیں۔

اور پھر فرمایا اس میں ایسی فطرتوں کو وجود میں لانے کی طرف اشارہ ہے جو صالحین طیبین میں شامل ہونے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ اسی طرح فرمایا اس کشف کا مطلب یہ تھا کہ خدا میرے ہاتھ پر ایسی تبدیلی پیدا کرے گا گویا آسمان اور زمین نئے ہو جائیں گے اور حقیقی انسان پیدا ہوں گے"۔

(چشمۂ مسیحی ص۳۵، تذکرہ ص۱۱۹)

بے شک اسلامی معاشرہ کے داعی تو کئی ہیں۔ لیکن اس خدا کے فرستادہ کی بھی سنو جو حقیقی اسلامی معاشرہ کے قیام کی دعوت دیتا ہے۔

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"اب تم میں ایک نئی برادری اور اخوت قائم ہوئی ہے پچھلے سلسلے منقطع ہو گئے ہیں خدا نے یہ قوم بنائی ہے جس میں امیر و غریب بچے جوان بوڑھے ہر قسم کے لوگ شامل ہیں۔ پس غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں اور عزت کریں اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں ان کو فقیر اور ذلیل نہ سمجھیں کیونکہ وہ بھی بھائی بھائی ہیں۔ گو باپ جدا جدا ہوں مگر آخر تم سب کا روحانی باپ ایک ہی ہے وہ ایک درخت کی شاخیں ہیں"

(ملفوظات جلد سوم ص۳۴۹)

خدا کرے کہ یہ پاکیزہ معاشرہ ہماری زندگیوں میں قائم ہو جائے۔ آمین۔

شفتل اور برسیم سے ہونیوالا
جانوروں کا اپھارہ
نیز سرکن۔ گل گھوٹو۔ منہ کھر۔ کنار۔ زہرباد۔ داد۔ ٹک۔ تھنوں کی سوزش۔ گلٹیاں۔ ناڑ۔ دودھ کی کمی وغیرہ کے کامیاب نسخوں کے لئے
نرخنامہ و "کیورٹو ویٹرنری گائیڈ" مفت
کیورٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار ربوہ فون ۶۰۱

آپ کو جلسہ سالانہ میں
شمولیت مبارک ہو
ایوان محمود کے بالکل سامنے
حضرت حکیم نظام جان صاحبؒ کا
چشمۂ فیض
مشہور دواخانہ
حسب معمول مصروف خدمت ہے
حکیم عبدالحمید، مشہور دواخانہ
ربوہ فون:۔ ۶۳۸

جرمن * امریکن * اور پاکستانی
ہومیو پیتھک و بائیوکیمک ادویات سیلڈ بند
پوٹینسیاں ۱× - ۶ - ۳۰ تا ایک لاکھ
مدر ٹنکچرز۔ گولیاں ٹکیاں۔ ملک شوگر
نیز ہومیو پیتھک و بائیوکیمک اردو انگلش کتب کیلئے
ستارہ ہومیو پیتھک
اسٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

ہدیہ فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوش نما برتن۔ ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور
فون ۵۲۶۲۳

ہر قسم کا
کاغذ، بکس بورڈ اور گتہ
بارعایت خریدنے کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں اور دعا فرمائیں
مقبول پیپر مارٹ۔ گنپت روڈ لاہور۔ فون نمبر ۶۳۸۴۹
گھر:۔ ملک عبداللطیف سنگوہی۔ فون نمبر ۶۲۵۱۶

نفیس منجن
فوائد:
دانتوں کی پیلاہٹ کو دور کر کے سفید اور چمکدار بناتا ہے
منہ کی بدبو اور تیزابیت کو ختم کرتا ہے۔ دانتوں کو مضبوط بناتا ہے
تیار کردہ:
الیاس دواخانہ
اقصیٰ روڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب آپ یونانی طریق علاج کو پسند کرتے ہیں تو آپ مندرجہ ذیل ادویات سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں

نبیران
بے اولاد کے لئے
مکمل کورس ۱۵۰/ روپے

حب اطہر
مکمل کورس (چالیس گولی)
۴۰/ روپے

دوائی خاص
دس رات کے لئے
۱۵/ روپے

چندن اور سہائی
دوائی سیلان
۱۶/ روپے

سہیلی
تسہیں ولادت کیلئے
۱۵/ روپے

حکیم عبدالحمید اعوان
(جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان)
رجسٹرڈ

مشہور دواخانہ
چوک گھنٹہ گھر
گوجرانوالہ

فون گوجرانوالہ ۷۴۸۴۴
فون ربوہ ۶۳۸
۱۹۰

حبوب عنبری
ایک ماہ - ۶۰/ روپے

زدجام عشق
ایک ماہ - ۶۰/ روپے

بہترین منجن
۳/ روپے

شگفتہ
بچوں کی نشوونما کیلئے
۱۶/ روپے

مقوی دماغ
ایک ماہ - ۱۰/ روپے

سکولین و جرسونین
گرمی اور گیس کا بہترین علاج
۲۰ دن کے لئے
۲۵/ روپے

حب بواسیر
۱۶/ روپے

زمل
بیرام اور امراض اٹھرا کے لئے کیپسول
ایک ماہ - ۳۰/ روپے

تنین
مستورات کی ماہواری
ایک ماہ - ۱۰/ روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مصلح موعود مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کی تصریحات

الیہ فلسطین

فلسطین خدائی تقدیر کے ماتحت مسلمانوں کو ملے گا

از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ ممالکِ مشرقِ وسطیٰ

فلسطین اپنے جغرافیائی محل وقوع کے لحاظ سے استعماری حکومتوں کی نگاہ میں غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ فلسطین دراصل ملک شام کا حصہ ہے۔ جنگ عظیم میں ملک شام کے حصے بخرے کر دیئے گئے اور ملک شام کو لبنان، فلسطین، اُردن اور موجودہ شام میں تقسیم کر دیا گیا اور فلسطین پر برطانوی اقتدار مسلط کر دیا گیا۔

یہ چھوٹا سا علاقہ ایشیا، افریقہ اور یورپ کا دروازہ ہے۔ نہر سویز کا علاقہ اس سے ملحق ہے۔ تیل کی وجہ سے عربوں کی بڑھتی ہوئی طاقت کو کنٹرول کرنے کے لئے استعماری حکومتوں نے یہودیوں کو اس ملک میں آباد کرنے کا منصوبہ بنایا۔

برطانوی اقتدار نے ارادۃً اور اپنی شاطرانہ سیاست سے ایسے سیاہ قوانین بنائے جس کی وجہ سے یہود کو یہاں آنے کی اجازت ہوگئی اور یہودی ہجرت کے سیلاب نے فلسطین میں صیہونیت کا اثر قائم کر دیا۔ یہود کو اقتصادی مراعات سے نوازا گیا اور اس کے بالمقابل عربوں کو کمزور کر دیا گیا اور عالمی سیاست نے ملک فلسطین میں یہود کی اسرائیلی حکومت کے قیام کا ۱۵ ر مئی ۱۹۴۸ء کو اعلان کر دیا اور استعماری سازش کامیاب ہوگئی۔ حکومت اسرائیل کا قیام نہ صرف مشرق وسطیٰ کے امن کو تباہ کرنے کا پیغام حامل سامراجی عزائم کی تکمیل ہے اس نام نہاد حکومت والا تھا بلکہ امن عالم پر بھی اس کے گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس مسئلہ فلسطین کے ذریعے مشرق و مغرب کے درمیان دائمی مخالفت و مخاصمت اور عداوت کی فضا پیدا ہو چکی ہے اور اس مسئلہ کی وجہ سے عربوں کی داخلی پالیسی میں تضاد اور اختلاف کی خلیج وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی جا رہی ہے اور اس باہمی کشمکش کی وجہ سے مشرق وسطیٰ میں کئی انقلاب آئے اور کئی مشاہیر اور عرب زعماء کو ہمیشہ کی نیند سُلا دیا۔

۲۔ حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا بشیر الدین محمود احمد نے اسرائیلی ریاست کے قیام کے وقت انتہائی صدمہ اور رنج کا اظہار کرتے ہوئے اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَاحِدَۃٌ کے عنوان سے ایک مضمون تحریر فرمایا جس میں آپ نے اس مسئلہ کو مسلمانانِ عالم کا مسئلہ قرار دیا اور اپنی قیمتی اور اہم تجاویز کا ذکر کیا۔ اس مضمون کے ایک ایک فقرہ سے آپ کی حمیت اور غیرتِ دینی کا اظہار ہوتا ہے۔ آپ کا یہ مضمون عرب پریس نے متفقہ طور پر پسند کیا اور آپ کے اس مضمون کے مندرجات کا خلاصہ شائع کیا گیا۔ شام و لبنان کی مشہور شخصیتوں، پارلیمنٹ کے ممبرز، پروفیسرز، وکلاء اور عمائدین کو یہ مضمون ارسال کیا گیا۔ دمشق کے اخبارات میں سے الیوم، الف باء، الکفاح، الفیحاء، الاخبار، القبس، النصر، الیقظہ، صوت الاحرار، النہضۃ نے اس مضمون کے اقتباسات کو شائع کیا اور حضرت امام جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا اور تحریر کیا کہ آپ نے ٹھوس اور مؤثر اقدام کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ نے آیاتِ قرآنیہ کا حوالہ دیتے ہوئے ترغیب دی ہے کہ وہ مجرم صیہونیوں کے سیلاب کا مقابلہ کرنے کے لئے صف بستہ ہو جائیں جن کی پشت پناہی استعماری حکومتیں اپنی مصلحتوں اور اغراض کے ماتحت کر رہی ہیں اور مسلمانوں کو توجہ دلائی ہے کہ وہ ضعف اور اضمحلال کا اظہار نہ کریں بلکہ اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کے لئے جہاد کے سلسلہ میں عاید شدہ ذمہ داری اپنے سامنے رکھیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے اسی رسالہ "الکفر مِلّۃ واحدۃ" میں تحریر فرمایا:۔

(الف) وہ دن جس کی خبر قرآن مجید اور احادیث میں سینکڑوں سال پہلے سے دی گئی تھی۔ وہ دن جس کی خبر تورات اور انجیل میں بھی دی گئی تھی وہ دن جو مسلمانوں کیلئے انتہائی تکلیف دہ ...... بتایا جاتا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آن پہنچا ہے۔ فلسطین میں یہودیوں کو پھر بسایا جا رہا ہے ...... اسرائیلی حکومت کے قیام کے کیا کیا خطرات ہیں اس کا اظہار کرتے ہوئے آپ نے ایک ایسے مہیب خطرہ کو تحریر فرمایا جو آج ظاہر و باہر ہے۔ اسرائیلی پارلیمنٹ کی عمارت پر جو نقشہ اسرائیلی حکومت کا کندہ ہے اس میں اسرائیل کی حدود میں مدینہ منورہ کو بھی دکھلایا گیا ہے اور آجکل یہ خبریں بڑے تسلسل سے آ رہی ہیں کہ اسرائیلی فضائیہ کے جاسوسی طیارے سعودی عرب پر پرواز کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے تحریر فرمایا:۔

(ب) یہی دشمن ایک مقتدر حکومت کی صورت میں مدینہ کے پاس سر اُٹھانا چاہتا ہے۔ شاید اس نیّت سے کہ اپنے قدم مضبوط کر لینے کے بعد وہ مدینہ کی طرف بڑھے۔ جو مسلمان یہ خیال کرتا ہے کہ اس بات کے امکانات بہت کمزور ہیں اس کا دماغ خود کمزور ہے۔ عرب اس حقیقت کو سمجھتا ہے۔ عرب جانتا ہے کہ اب یہودی عرب میں سے عربوں کو نکالنے کی فکر میں ہے .... سوال فلسطین کا نہیں سوال مدینہ کا ہے۔ سوال یروشلم کا نہیں، سوال خود مکہ مکرمہ کا ہے۔ سوال زید اور بکر کا نہیں سوال حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا ہے۔ دشمن باوجود اپنی مخالفتوں کے اسلام کے مقابل پر اکٹھا ہوگیا ہے۔ کیا مسلمان باوجود ہزاروں اتحاد کی وجوہات کے اس موقعہ پر اکٹھا نہیں ہوگا...

......

(ج) مَیں سمجھتا ہوں مسلمان اب بھی دُنیا میں اتنی تعداد میں موجود ہیں کہ اگر وہ مرنے پر آئیں تو انہیں کوئی مار نہیں سکے گا۔ لیکن میری یہ امیدیں کہاں تک پوری ہو سکتی ہیں اللہ ہی اس کو بہتر جانتا ہے۔ آج ریزولیوشن سے کام نہیں ہو سکتا۔ آج قربانیوں سے کام ..... ہوگا۔

(د) پہلے فرداً فرداً یورپین اقوام مسلمانوں پر حملہ کرتی تھیں مگر اب مجموعی صورت میں ساری طاقتیں مل کر حملہ آور ہوتی ہیں۔ آؤ ہم سب مل کر ان کا مقابلہ کریں کیونکہ اس معاملہ میں کوئی اختلاف نہیں۔ دوسرے اختلاف کو ان امور میں سامنے لانا جن میں اختلاف نہیں نہایت ہی بے وقوفی اور جہالت کی بات ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کی ان تصریحات میں کس قدر خلوص اور حقیقت پسندی کا اظہار ہے آج اسرائیلی خطرہ روز بروز وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ اب اسرائیل ایٹمی طاقت بن چکا ہے۔

حکومت اسرائیل کا قیام بین الاقوامی سیاست کی شاطرانہ پالیسی سے ۱۵ ر مئی ۱۹۴۸ء کو ہوا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد نے اس سیاست کو چیلنج کرتے ہوئے اعلان فرمایا:۔

"یہ سارا نظام جس کو U.N.O کی مدد سے اور امریکہ کی مدد سے قائم کیا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے گا کہ وہ اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں اور پھر اس جگہ پر لا کر مسلمانوں کو بسائیں۔ دیکھو حدیثوں میں یہ پیشگوئی آتی ہے کہ فلسطین کے علاقہ میں اسلامی لشکر آئے گا۔"

(تفسیر کبیر)

جس حدیث کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ حدیث یہ ہے:۔

"عن ابی ھریرۃؓ انّ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی یقاتلون المسلمون الیھود فیقتلھم المسلمون حتی یختبئ الیھودی من وراء الحجر و الشجر فیقول الحجر والشجر یا مسلم یا عبد اللّٰہ ھذا یھودی خلفی [illegible] فاقتلہ الا الغرقد فانّہ من شجر الیھود"

(مسلم کتاب الفتن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک مسلمانوں اور یہود کے درمیان جنگ نہ ہو۔ اس جنگ کے نتیجہ میں مسلمان یہود کو قتل کریں گے یہاں تک کہ یہودی (حفاظت نفسی کے لئے) پتھر اور درخت کے پیچھے پوشیدہ ہو جائے گا۔ پتھر اور درخت پکاریں گے کہ اے مسلمان۔ اے مسلمان۔ اے اللہ کے بندے یہ یہودی میرے پیچھے ہے۔ آگے بڑھ اور تو اس یہودی کو قتل کر۔ سوائے غرقد درخت کے کیونکہ وہ یہود کا درخت ہے۔

اس حدیث کا ہر لفظ بتلا رہا ہے اور یہ بطور پیشگوئی کے ہے کہ مسلمانوں اور یہود کے درمیان جنگ ناگزیر ہے اور انجام کار اس میں فتح مسلمانوں کو ہوگی اور یہ جنگ خالصتہً مذہب کے نام پر ہوگی اور اس میں یہود کو شکست فاش ہوگی۔ فلسطین کے متعلق بہت سی پیش گوئیاں ہیں جن سے یہ امر مترشح ہوتا ہے کہ یہود اور مسلمانوں کی عالمی جنگ مقدر ہے اور آخری فتح مسلمانوں کی ہوگی۔

۔ (بقیہ اداریہ ۲) ۔

یہ تو چند بڑے اور غیر معمولی فضلوں کا بطور مشتے نمونہ از خروارے ہم نے یہاں اختصار سے ذکر کیا ہے ورنہ اُس کے فضل تو اِس ایک سال کے عرصہ میں بارش کی طرح نازل ہوئے ہیں اگر ہم ان تمام فضلوں کا جو یورپ امریکہ، افریقہ، ایشیا اور مشرق بعید کے مختلف ملکوں اور علاقوں میں نازل ہوئے ہیں اور بالخصوص دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن مجید اور دیگر اسلامی کتب کی اشاعت کے غیر معمولی سامانوں کی شکل میں جن کا ظہور عمل میں آیا ہے ذکر کریں تو اس کے لئے دفتر کے دفتر درکار ہوں گے۔ یہ مختصر مضمون ان کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ فضلوں کی یہ موسلا دھار بارش اس بات کا پتہ دے رہی ہے کہ پندرھویں صدی ہجری کا پہلا سال شروع ہوتے ہی رُت بدلنی شروع ہو گئی ہے اور غلبۂ حق کو آشکار کرنے والا موسم بہار آیا چاہتا ہے اور وہ زماں وہ روزگار قریب ہے کہ جس کا نقشہ سیدنا حضرت اقدس نے ان اشعار میں کھینچا ہے ؎

جو دَور تھا خزاں کا وہ بدلا بہار سے ❊ چلنے لگی نسیم عنایات یار سے
جتنے درخت زندہ تھے وہ سب ہرے ہوئے ❊ پھل اس قدر پڑا کہ وہ میووں سے لد گئے

(براہین احمدیہ حصہ پنجم مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی استعداد کی آخری حد تک اللہ تعالےٰ کی اس قدر حمد کریں اور اس قدر شکر بجا لائیں کہ مجسم حمد اور شکر بن جائیں تاکہ ہمارا قادر و کریم خدا ہمیں پہلے سے بھی بڑھ کر فضلوں سے نوازے اور نوازتا ہی چلا جائے۔ ہمیں کرۂ ارض پر دینِ حق کو پورے طور پر غالب آتا دکھا دے۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

اکسیر رانی کھیت
۳-۴ مرغیوں کا علاج فی شیشی ۵۰/۲
رانی کھیت روگ
۷۵ مرغیوں کے لئے بطور حفظ ماتقدم فی شیشی ۷/-
مزید تفصیلات کیورٹیو پولٹری گائیڈ سے ملاحظہ فرمائیں
کیورٹیو میڈیلس (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
پاکستان لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار ربوہ
فون ۶۰۶/۶۰۷

بے بی گروتھ کورس
BABY GROWTH COURSE
APPETIZER CAPS بھوک کی کمی اور ہاضمہ کیلئے
BLOOD TONIC TABS افزائش خون کے لئے
BONE TONIC TABS ہڈیوں کی نشوونما کیلئے
قیمت ایک ماہ کورس ۱۵/- ڈاک خرچ ۵/-
کیورٹیو میڈیلین (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
پاکستان۔ لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار ربوہ
فون نمبر ۶۰۷/۶۰۶

مشہور منجن
دانتوں کی مضبوطی اور جلا کیلئے
مشہور دواخانہ گوجرانوالہ

چمپا کریم
چہرے کی خوبصورتی
مشہور دواخانہ گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور میں مکمل ڈیویلپمنٹ سے آراستہ گُل ہاؤسنگ پراجیکٹ کی عظیم تخلیق

لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے
این۔ او۔ سی
بذریعہ نمبر CMP 194/S/LDA/136
مورخہ ۱۲ر جنوری ۱۹۸۱ء

سنی پارک

نقد و آسان قسطوں پر

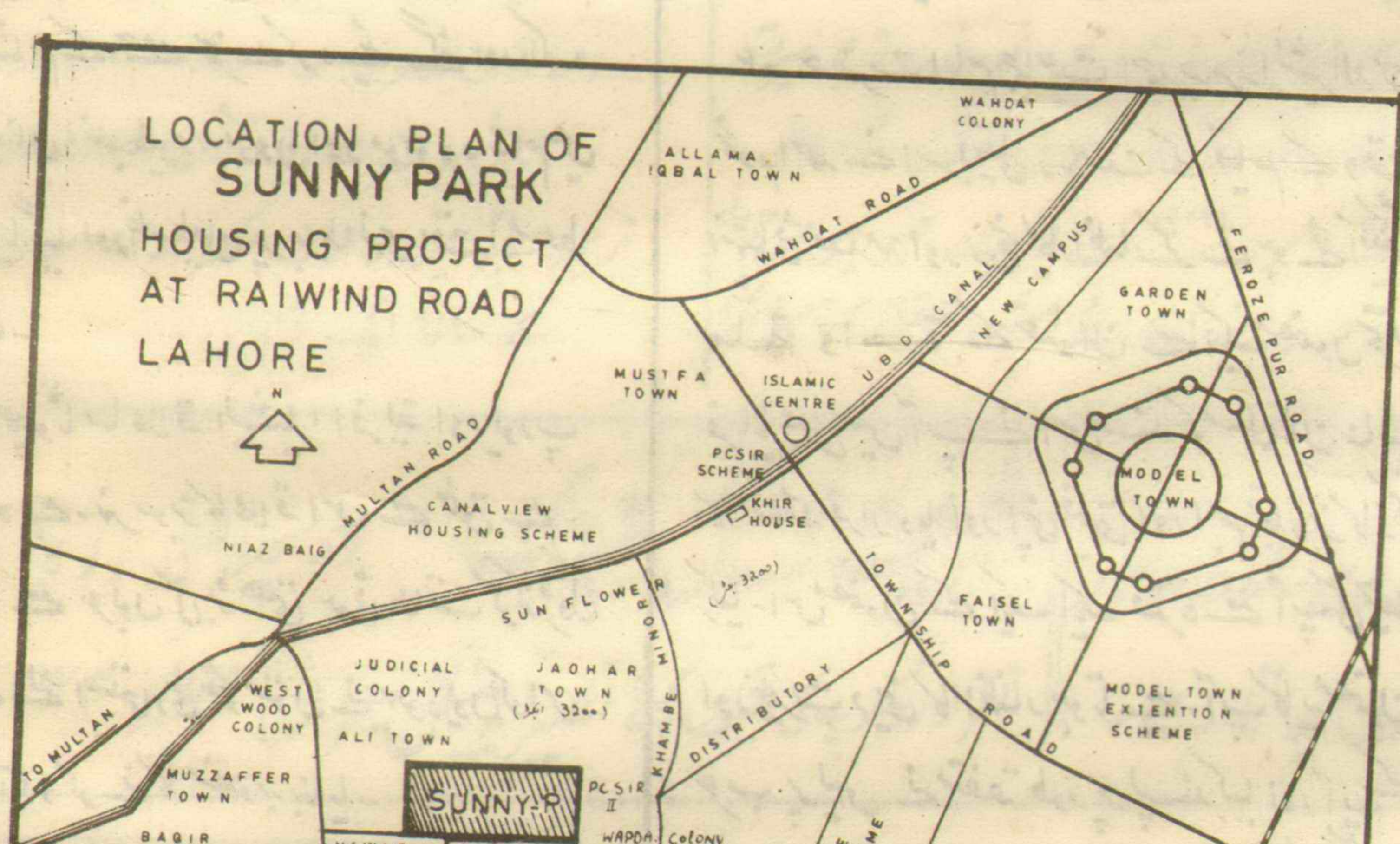

اپنے احباب کیلئے مخصوص بلاک اور خاص رعایت

محل وقوع سنی پارک لاتعداد سرکاری و غیر سرکاری رہائشی سکیموں کے مرکز میں واقع نہر کے قریب نیو کیمپس سے ۲ کلومیٹر کے فاصلہ پر (نقشہ محل وقوع ملاحظہ فرمائیں)

خصوصیات :۔ سنی پارک تمام جھگڑوں اور پیچیدگیوں سے پاک صاف ہے جہاں کوئی بھی پاکستانی اپنے ذوق کے مطابق اپنا گھر تعمیر کر سکتا ہے۔ ہر وقت چھوٹی بڑی ٹرانسپورٹ میسر ہے جس کے ذریعے آپ شہر کے مرکزی علاقوں تک با آسانی پہنچ سکتے ہیں علاوہ ازیں لاہور کے اہم تعلیمی و طبی ادارے میڈیکل کالج، ہیلی کالج ولاء کالج و نیو کیمپس یونیورسٹی، سکولز اور شیخ زید بن ہسپتال تھوڑے فاصلہ پر ہیں۔ اس میں جدید تقاضوں کے مطابق عوام کی سہولت کیلئے چلڈرن پارک، ہائی کلاس درسگاہ، ہسپتال، پوسٹ آفس، شہر خموشاں، مساجد، کمیونٹی سنٹر، شاپنگ مرکز، ہر بلاک میں کمرشل پلاٹس کی سہولتیں میسر ہیں۔

پلاننگ :۔ ہم نے سنی پارک کی منصوبہ بندی جدید تقاضوں کے مطابق کی ہے۔ ماحول کو صاف ستھرا اور پرسکون بنانے کیلئے مشرقی و مغربی طرز معیار کو مدنظر رکھتے ہوئے ۵ مرلے، ۱۰ مرلے اور ایک ایک کنال کے لاتعداد رہائشی و کمرشل پلاٹس بنائے گئے ہیں

ترقیاتی کام :۔ سنی پارک کے ترقیاتی کاموں میں نقشوں کی فنی تصریحات کے مطابق سڑکوں کو پختہ کرنا بجلی و پانی کی بہم رسانی و نکاسی آب کے انتظامات کے علاوہ تفریحی پارکوں اور کھیل کے میدانوں کو آراستہ کرنا اور سڑکوں کو پُر رونق بنانے کیلئے سٹریٹ لائٹس کا انتظام شامل ہے جنہیں جدید فن تعمیر اور دور حاضر کے تقاضوں کے مطابق ہم آہنگ کیا جائے گا

پلاٹوں کی قسمیں اور قیمتیں :۔ سنی پارک میں عوام کی سہولت کے لئے چار اقسام کے پلاٹس بنائے گئے ہیں
عام رہائشی پلاٹ :۔ ۱۸۰۰/- روپے فی مرلہ

مخصوص رہائشی پلاٹ :۔ ۲۰۰۰/- فی مرلہ ۔ ڈیلکس رہائشی پلاٹ ۲۸۰۰/- فی مرلہ ۔ تجارتی پلاٹ ۵۰۰۰/- فی مرلہ
ترقیاتی اخراجات ان قیمتوں میں شامل نہیں قسطوں کی صورت میں ۲۰۰/- فی مرلہ زائد

طریقہ حصول پلاٹ :۔ پلاٹ کی کل قیمت کا ۱/۲ حصہ زر بیعانہ دفتر میں جمع کروا کر رسید اور الاٹمنٹ سرٹیفکیٹ حاصل کریں اور بقایا رقم ۴۵ یوم میں ادا کر کے رجسٹری کروالیں۔

اقساط :۔ پلاٹ کی کل قیمت کا ۱/۴ حصہ زر بیعانہ دفتر میں جمع کروا کر رسید اور الاٹمنٹ سرٹیفکیٹ حاصل کریں بقایا رقم ایک سال کی برابر اقساط میں ادا کر کے رجسٹری کروالیں

پلاٹ کا قبضہ ۔ نقدی کی صورت میں زر بیعانہ ۱/۲ حصہ اور اقساط کی صورت میں ۱/۲ حصہ ادا کر کے قبضہ حاصل کریں (قبضہ لے کر مکان تعمیر کر سکتے ہیں)

قرضے کی سہولت :۔ مکان تعمیر کرنے کے لئے مکانات کی مالیاتی کارپوریشن سے آسان قسطوں پر والپسی کی بنیاد پر قرضہ لیا جا سکتا ہے)

اسپیشل رعایت ۔ شہداء کے ورثاء ۔ بیواؤں ۔ فوجی و پولیس ملازمین ۔ ریٹائرڈ ملازمین سرکاری ملازمین ۔ ادیبوں ۔ صحافیوں اور دانشوروں کیلئے اسپیشل رعایت۔

(آفس جمعہ کو بھی صبح نو بجے سے شام چھ بجے تک کھلا رہتا ہے) پراسپیکٹس حاصل کریں۔
۔ پراسپیکٹس ڈاک کے ذریعے بھی منگوایا جا سکتا ہے ۔

تفصیلات کے لئے :۔ **گُل ہاؤسنگ پراجیکٹ** آرکٹکٹ۔ انجنیئرز۔ کلونائزرز اینڈ اسٹیٹ ایڈوائزرز ۷ کامران اپارٹمنٹس فیروزپور روڈ اچھرہ لاہور فون ۴۱۹۹۷۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راولپنڈی اور اسلام آباد میں جائیداد کی خرید فروخت کیلئے آپکا اپنا بااعتماد ادارہ

قریشی پراپرٹی سنٹر

چوہدری ظفر الحق روڈ راولپنڈی

تعلیم کے میدان میں روشنی کا مینار

والدین کی تمناؤں اور امنگوں کا ترجمان

کرسینٹ ماڈل اسکول

۶۹۷ اے سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

ٹیلیفون پی پی

۳۸۵۲

دمہ کورس

ASTHMA COURSE

دمہ کے مستقل علاج کیلئے ASTHMA CURE

دمہ میں فوری آرام کے لئے ASTHMA RELIEF

پھیپھڑوں کی طاقت کیلئے LUNGS TONIC

چالیس روزہ کورس قیمت /۴۰ ڈاک خرچ و پیکنگ /۵

لٹریچر مفت

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ

پاکستان لاہور کراچی ۔ ہیڈ آفس گولبازار ربوہ

فون نمبر ۶۰۶/۸۰۷

موہکے مت کاٹیے

وارٹس کیور WARTS CURE

سے خشک ہو کر جھڑ جاتے ہیں اور پھر نہیں اُگتے

قیمت فی کیور /۱۵ لٹریچر مفت

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی

رجسٹرڈ پاکستان لاہور ۔ کراچی

ہیڈ آفس گولبازار ربوہ ۔ فون ۶۰۶/۸۰۷

کوئٹہ ایجنسی

سلسلہ احمدیہ کی ۱۹۴۹ء سے خدمت کر رہی ہے۔ اس ایجنسی سے آپکو اخبارات اور رسالہ جات کے علاوہ جماعت احمدیہ کی ہر قسم کی کتب اور ربوہ کی ہر چیز مل سکتی ہے نیز جنرل سٹور، سامان سٹیشنری بھی مل سکتا ہے۔

ایجنٹ عبدالرحمن خاں احمدی باسط برادرز فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ

سویابین

طاقت اور ذہانت کے لئے بہترین

کراچی کے احباب کے لیے خوشخبری

ہمارے سٹور سے احباب درج ذیل صورتوں میں "سویابین" مناسب داموں پر حاصل کر سکتے ہیں۔

- سویابین — پیکٹ ۲ کلو -/۱۶ روپے
- سویابین آٹا (کھانا پکانے کیلئے عمدہ) مضبوط پلاسٹک ڈبہ کی پیکنگ میں دو کلو -/۲۴ روپے

اس کے علاوہ:

(۱) سویابین (لیسا تھین) بصورت کیپسول

(۲) سویابین بصورت سیرپ (SYRUP) بھی دستیاب ہیں

فوائد:

- سویابین کے فوائد کے بارے میں احباب کرام نے سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات بھی متعدد بار پڑھے اور سنے ہونگے۔ سویابین کسی بھی شکل میں استعمال کیا جائے۔ صحت، طاقت اور خصوصاً ذہانت کی ترقی کیلئے اعلیٰ درجہ کی تاثیر کا حامل ہے۔ خاص طور پر طالب علم کیلئے یہ غذا بہت مفید ہے

[۱] احمد چیپ سٹور

ٹیونیشا لائیٹنز ۔ بالمقابل بلڈنگ ورکشاپ نمبر ۶۰۲ کراچی ۳۲ (فون: ۵۱۴۰۵۱)

[۲] الفرقان کولڈ سپاٹ

R-52 بلاک ۶ (کراسنگ ریلوے لائن) پی ای سی ایچ سوسائٹی کراچی ۲۹

— ملک خالق داد خان — (فون: ۴۳۷۹۰۶)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

دیودار ۔ کیل ۔ چیل ۔ پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں!

سٹار ٹمبر سٹور

۵۳ فیروزپور روڈ ۔ بالمقابل تھانہ اچھرہ ۔ لاہور ۔ فون نمبر ۴۱۰۶۱۷

قادیان کا قدیمی، مشہور تحفہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

قیمت چھوٹی شیشی -/۲ روپے
بڑی " -/۴ "

سرمہ نور والوں کا

نورانی کاجل

قیمت چھوٹی شیشی -/۲ روپے
" بڑی " -/۴ "

مطلب: شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ گول بازار ربوہ
شفاخانہ رفیق حیات ٹرنک بازار سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کارکردگی کے لحاظ سے قابلِ اعتماد اور بے مثال ادارہ:

کانٹی نینٹل کارگو سروسز کراچی

CONTINENTAL CARGO SERVICES KARACHI.

CUSTOMS CLEARING FORWARDING AND SHIPPING AGENTS.
12-D, 3RD FLOOR MOTANDAS BLDG. M.A. JINNAH ROAD KARACHI-2.

بیرون ممالک سے سامان درآمد و برآمد کرنے والوں کے لئے ہماری خدمات حاضر ہیں۔ احمدی احباب اپنے اس ادارہ کی اعلیٰ خدمات سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

خصوصیات:

- مال کی بروقت کلیئرنس (CLEARANCE) اور ترسیل (FORWARDING) کا خاص انتظام۔
- پرسنل بیگیج (UN-ACCOMPANIED BAGGAGE) کلیئر کروانے کی خاص سہولت۔
- کار اور ٹریکٹرز کلیئر (CLEAR) کروانے اور اس کے خرید و فروخت کرنے کا خاص بندوبست۔
- کراچی سے لاہور ڈرائی پورٹ (DRY-PORT.) پر مال منتقل کروانے کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔

اور

امپورٹس و ایکسپورٹس کے متعلق ہر قسم کی مزید معلومات کے لئے:

(۱) شیخ بشیر احمد (۲) شیخ طارق احمد انور سے رابطہ قائم کریں اور

درج ذیل پتہ پر رجوع فرمائیں!

کانٹی نینٹل کارگو سروسز

۱۲-ڈی (تیسری منزل) موٹن داس بلڈنگ ایم اے جناح روڈ کراچی ۲ فون نمبر ۲۲۰۴۶۲

اس سال نازل ہونے والے افضالِ خداوندی کا تذکرہ

جاپان میں جماعتِ احمدیہ کے مستقل دارالتبلیغ کا قیام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امیر و مشنری انچارج احمدیہ مشن جاپان

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے جاپان مشن کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ یہ قدرتِ ثانیہ کے دورِ ثالثہ کے مبارک دور میں از سرِ نو قائم ہونے والے مشنوں میں سے ایک ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسند قیادت جماعت احمدیہ پر متمکن ہونے کے جلد بعد اعلان فرمایا تھا کہ غیر ممالک میں ناسازگار حالات کی بناء پر جو چند ایک مشن عارضی طور پر بند کرنے پڑے ہیں ان کو بہت جلد جاری کر دیا جائے گا۔ چنانچہ اس ارشاد کے بعد جلد ہی جاپان میں احمدیہ مشن از سرِ نو قائم کر دیا گیا یہ ۱۹۶۹ء کی بات ہے۔ اب بارہ سال بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے اسی مبارک دورِ ثالثہ میں جاپان مشن کو ایک مستقل دارالتبلیغ عطا فرما دیا ہے جو بفضلہٖ تعالیٰ جماعت کی اپنی ملکیت ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

اس مرکز کا نام حضور نے "احمدیہ سنٹر" تجویز فرمایا ہے۔

۱۱ر فروری ۱۹۷۵ء کو جب خاکسار بطور مبلغ جاپان آیا تو اس وقت ہمارا مشن ٹوکیو شہر کے مغربی حصہ میں سیتاگایا وارڈ میں ایک کمرہ کے مکان میں تھا جو کرایہ پر لیا گیا تھا۔ اس وقت کے حالات اور ضرورت کے لحاظ سے یہی صورت ممکن اور مناسب تھی بعد میں جب حالات بڑے مکان کے متقاضی ہوئے تو یکم مئی ۱۹۷۸ء کو احمدیہ مشن ٹوکیو کے مشرقی حصہ میں ایدوگاوا وارڈ میں منتقل کر دیا گیا جہاں چار کمروں پر مشتمل ایک مکان کرایہ پر حاصل کیا گیا۔ ان میں سے ایک کمرہ بطور دفتر اور کھانے کا کمرہ بوقت ضرورت نماز باجماعت اور اجلاسات کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ ۱۹۷۹ء میں مرکز کی زیر ہدایت ٹوکیو کے قریبی شہر یوکوہاما میں مشن کی ایک شاخ قائم کی گئی۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جاپان میں ہمارے دو مراکز قائم ہو گئے تھے جو اپنے اپنے ماحول میں کام کر رہے تھے اگرچہ بذریعہ ڈاک و دستی تقسیم ملک کے سب حصوں میں لٹریچر پھیلانے کی کوشش کی جاتی تھی۔ تاہم یہ خواہش دل میں بارہا پیدا ہوتی تھی کہ اللہ تعالیٰ کرے کہ ملک کے دیگر علاقوں میں بھی ہمارے مراکز قائم ہوں تا ہم وسیع اور متنوع ماحول میں اشاعت دینِ متین کا فریضہ سر انجام دے سکیں اور زیادہ سے زیادہ اہلِ جاپان کو دینِ برحق سے آگاہ کر سکیں۔

ہر کام کے لئے اللہ تعالیٰ کے علم کامل میں ایک اندازہ مقرر ہوتا ہے اور جب اس کا مقررہ وقت آ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کام کے لئے ضروری سامان پردۂ غیب سے کچھ اس طرح تیزی سے مہیا فرما دیتا ہے کہ انسان کی کوتاہ نظر ورطۂ حیرت میں پڑ جاتی ہے۔ جیسا کہ میرے آقا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ذہن کے کسی گوشہ میں بھی نہ تھا کہ ایسا ہو جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے غیر معمولی سرعت سے جماعت احمدیہ کو جاپان میں اپنا ایک مستقل دارالتبلیغ عطا فرما دیا۔

فروری ۱۹۸۱ء کے آخر میں ربوہ سے مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید کا گرامی نامہ موصول ہوا کہ وہ جماعتی دورہ پر جاپان تشریف لانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس سلسلہ میں انہوں نے بعض ہدایات دیں اور بعض امور کے بارے میں استفسار فرمایا۔

خاکسار نے جواب میں آپ کی آمد پر خوشی و مسرت کا اظہار کیا اور یہ بھی تحریر کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہو تو آپ کی آمد سے علاوہ دیگر فوائد کے یہ فائدہ بھی حاصل ہو سکتا ہے کہ موقع پر حالات کا جائزہ لینے کے بعد جماعت کا مرکز ٹوکیو سے باہر کسی زیادہ موزوں علاقہ میں منتقل کر دیا جائے۔ اس سلسلہ میں خاکسار نے ناگویا شہر کا ذکر کیا جو وسطی جاپان کا سب سے بڑا اور اہم شہر ہے۔ جواباً آپ نے تحریر فرمایا کہ ناگویا کے بارہ میں ضروری معلومات اور کوائف جمع کر کے رکھے جائیں۔

احمدیہ سنٹر کی خرید کی تفصیلات

ارشاد کی تعمیل میں مَیں نے عمومی نوعیت کے کوائف اکٹھے کرنے شروع کر دئیے۔ علاقہ اور وہاں کے باشندوں سے قدرے متعارف ہونے کے خیال سے ۲-۳ اور ۴ر مئی کو سال رواں کے پہلے اجتماعی یوم تبلیغ کا پروگرام ناگویا میں رکھ دیا گیا۔ لٹریچر کی تقسیم کے وقت لوگوں کا ردّعمل بہت حوصلہ افزاء تھا۔ تین روز کا کام دو روز میں ہی مکمل ہو گیا۔ تیسرے روز ناگویا کے نواحی علاقہ کا جائزہ لیا نیز ناگویا شہر اور مکانات کے بارہ میں مختلف لوگوں سے مل کر عمومی نوعیت کی معلومات اکٹھی کیں۔ یہ سب ابتدائی نوعیت کا کام تھا اور خیال یہی تھا کہ تجویز ابھی ابتدائی مرحلہ پر ہے اور اگر یہاں مشن ہاؤس خریدنے کا فیصلہ ہوا تو پھر معین معلومات حاصل کر لی جائیں گی۔

محترم میاں صاحب جاپان تشریف لانے سے قبل سنگاپور میں قیام فرما تھے۔ یہاں تشریف لانے سے دو روز قبل رات کو فون پر بات ہوئی تو آپ نے پوچھا کہ کیا مکانات دیکھ لئے ہیں؟ میں نے عرض کیا ابھی تو مکانات دیکھنے کی حد تک جائزہ نہیں لے سکا کیونکہ خیال یہی ہے کہ آپ یہاں تشریف لائیں گے تو پھر حالات کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد آپ جو ہدایات دیں گے اس کے مطابق مزید اقدام کیا جائے گا۔ فرمانے لگے کہ نہیں یہ کام تو فوری ہے اور مَیں اس بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اصولی طور پر ساری بات کر آیا ہوں اور چاہتا ہوں کہ اپنے قیام کے دوران اس بارہ میں معین فیصلہ پر پہنچ سکوں اس لئے فوری طور پر معیّن مکانات دیکھ رکھے جائیں تا کہ مَیں بھی انہیں دیکھنے کے بعد اپنی رائے حضور کی خدمت میں بغرض منظوری پیش کر سکوں

یہ ہدایت سن کر مَیں فوری طور پر بہت پریشان ہو گیا۔ وقت کی قلت، کام کی اہمیت اور فوری نوعیت کی وجہ سے بہت فکرمندی ہوئی۔ دعا کرتے ہوئے سویا اور اگلے روز صبح سویرے اللہ کا نام لے کر ناگویا جانے کے لئے روانہ ہو گیا۔ سارا راستہ دعا کی طرف توجہ رہی اور سخت فکرمندی تھی کہ تھوڑے سے وقت میں بغیر کسی واقفیت کے یہ اہم کام کیسے سرانجام پائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے راہنمائی اور مدد کی التجا کرتے وقت گذارا۔ دو گھنٹے میں ناگویا پہنچ گیا۔ سٹیشن پر اترا تو عملاً حالت یہ تھی کہ اکیس لاکھ کی آبادی کے شہر میں میرا واقف راہنما اور مددگار میرے پیارے مولیٰ کے سوا اور کوئی نہ تھا۔ اس کی مدد کے سہارے کام شروع کیا اور معلومات حاصل کرنی شروع کیں۔ دفاتر کا پتہ پوچھا اور بعض امدادی رسائل سے پتے دیکھ دیکھ کر مختلف کمپنیوں سے رابطہ قائم کرنے لگا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے روز ہی تین چار جگہوں پر مختلف مکانات دیکھنے کی صورت بن گئی ان میں ہی اس کمپنی کے مکانات بھی شامل تھے جن میں سے ایک بالآخر مشن ہاؤس کے لئے خریدا گیا ہے رات کو ایک جاپانی دوست کے ہاں گیا وہ ناگویا کے مقامی باشندے تھے اور حالات سے کافی باخبر تھے۔ ان سے مزید معلومات حاصل کیں نیز کمپنیوں کی شہرت اور اعتماد کی کیفیت کے بارہ میں تسلی کی۔

رات ہوٹل میں گذاری اور اگلے روز پھر مختلف جگہوں پر مکانات دیکھے۔ جاپان دنیا کے مہنگے ترین ممالک میں شمار ہوتا ہے۔ اور اس ملک میں زمین کی قیمتیں تو حقیقت میں آسمان سے باتیں کرتی ہیں۔ مختلف علاقوں میں مختلف قسموں کے چھوٹے بڑے، سستے مہنگے، نئے پرانے متعدد مکانات دیکھنے کے بعد شام کو واپسی ہوئی اور سب مکانات کے بارہ میں ایک جامع رپورٹ تیار کی تا کہ محترم میاں صاحب کی آمد پر پیش کی جا سکے جس کمپنی کا بنا ہوا مکان بالآخر خریدا گیا اس سے رابطہ جس طریق سے ہوا اس کا ذکر بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ مکانات کے اشتہارات کے رسالہ میں ایک کمپنی کا اعلان پڑھ کر ان کے دفتر کی طرف

روانہ ہوا مرکز شہر میں واقع ایک عمارت کی چھٹی منزل پر ان کا دفتر تھا۔ لفٹ مختلف منزلوں پر رکتی ہوئی اوپر جا رہی تھی غلطی سے میں چھٹی منزل پر نہ اتر سکا اور ساتویں منزل پر چلا گیا۔ باہر نکلا تو سٹیٹ ایجنٹ کے دفتر کا سا ماحول لگا۔ مکانات کے نقشے آویزاں تھے میں نے ایک خاتون سے پوچھا کہ کیا یہ مکانات سے متعلقہ دفتر ہے اس نے اثبات میں جواب دیا اور اندر آنے کو کہا۔ اندر گیا تو کمپنی کے اعلیٰ افسر نے پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ باتیں ہوئیں اور پھر وہی افسر فوری طور پر میرے ساتھ آئے اور اپنی کمپنی کے تعمیر کردہ مکانات دکھائے اس کمپنی کا نام SEIWA JISHO ہے۔ اب گذشتہ حالات پر نظر کرتا ہوں تو یوں لگتا ہے کہ اس وقت کی بظاہر غلطی کے پیچھے بھی دراصل اللہ تعالیٰ کی راہنمائی اور تائید کارفرما تھی جو مجھے اس کمپنی کے دفتر میں لے گئی جہاں جانا بالآخر ہمارے لئے مفید ثابت ہوا فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب جاپان تشریف لائے تو ٹوکیو کی مصروفیات سے فارغ ہونے کے بعد آپ مکانات دیکھنے کیلئے ناگویا بھی تشریف لے گئے۔ ۲۰/ مئی ۱۹۸۱ء کو دوپہر سے قبل اور پھر بعد دوپہر دو مختلف علاقوں میں آپ نے نئے تعمیر شدہ مکانات دیکھے۔ صبح کے وقت وہ مکانات دیکھے جو خاکسار کی رائے میں جملہ مکانات میں سے بہترین نظر آتے تھے۔ محترم میاں صاحب نے سارے علاقہ اور ماحول کا جائزہ لینے کے بعد کمپنی کے تعمیر کردہ پندرہ بیس مکانات باہر سے اور معین طور پر تین مکانات تفصیلی طور پر دیکھے اور متعدد امور دریافت فرمائے تفصیلی جائزے کے بعد آپ نے ان مکانات کو پسند فرمایا اور دو تین روز دعا اور مزید غور و فکر کے بعد اوساکا سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنی رائے بذریعہ تار پیش کر دی اور راہنمائی کی درخواست کی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت مکان خریدنے کی اجازت مرحمت فرما دی۔ اس کی اطلاع بذریعہ تار ۲/ جون کو موصول ہوئی جبکہ محترم میاں صاحب جاپان کا دورہ مکمل فرمانے کے بعد انڈونیشیا تشریف لے جا چکے تھے۔ فون پر انہیں اطلاع دی ادھر جب مکانات کی کمپنی سے رابطہ قائم کیا تو معلوم ہوا کہ جو مکان محترم صاحبزادہ صاحب نے دیکھے تھے وہ تو فروخت ہو چکے ہیں۔ البتہ اسی کے ساتھ اسی علاقہ میں اسی طرز کا ایک مکان موجود ہے جو پہلے والے مکان سے قدرے بڑا اور قیمت میں ذرا زیادہ ہے محترم صاحبزادہ صاحب نے ہدایت فرمائی کہ میں وہ مکان دیکھ کر آؤں چنانچہ اگلی صبح میں ناگویا گیا اور مکان دیکھ کر ساری تفصیل فون پر عرض کی اور مکان کی تصاویر بھی ارسال کیں۔ جس پر محترم صاحبزادہ صاحب نے دوبارہ حضور کی خدمت میں ساری تفصیل بذریعہ تار عرض کی اور نئے مکان کے خریدنے کی اجازت کی درخواست کی۔ اس تار کے جواب میں ہمارے اندازہ سے زیادہ وقت لگ گیا بالآخر ۱۵/ جون کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے بذریعہ تار اجازت موصول ہوئی کہ مکان خرید لیا جائے

اب اگلا مرحلہ جلد از جلد رقم کی فراہمی کا تھا۔ زمین اور اس پر تعمیر شدہ دو منزلہ نئے مکان کی قیمت پاکستانی حساب سے کم و بیش ۳۰ لاکھ روپے بنتی ہے۔ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے جس طرح فوری طور پر رقم کا انتظام فرمادیا اس کی ایمان افروز تفصیل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں بیان فرمادی ہے۔ ایک دوسرا اہم مرحلہ اس جائیداد کی قانونی رجسٹریشن کا تھا اس سلسلہ میں کئی الجھنیں کئی روکیں اور کئی مشکل مراحل آئے لیکن مختصراً یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے، حضور ایدہ اللہ کی دعاؤں کے طفیل، سب مشکل مراحل کو ایسے رنگ میں آسان کر دیا کہ جو کام یہاں کے قانونی ماہرین ناممکن بتاتے تھے وہ ممکن ہو گیا اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدیہ سنٹر کی قانونی رجسٹریشن تحریک جدید انجمن احمدیہ کے نام پر ہو گئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک
اس مرحلہ کی تفصیل انشاء اللہ بعد میں کسی موقع پر بیان ہو سکے گی۔

زیر تجویز مکان ابتداء میں ۳۰/ جون تک کمپنی سے رکوایا گیا تھا۔ چنانچہ ۲۵/ جون بروز جمعرات پہلی قسط ادا کر کے خرید مکان کا ابتدائی معاہدہ طے کر لیا گیا۔ چونکہ ابھی بعض امور طے ہونے والے تھے اور رقم بھی بیرونی ممالک سے آنے والی تھی اس لئے یہ شرط بھی لکھی گئی کہ مکان کی رجسٹریشن کا معاملہ تسلی بخش مرحلہ تک آجانے کی صورت میں ہم بقیہ ساری رقم ۳۰/ ستمبر تک ادا کر کے مکان خرید لیں گے۔ وگرنہ پہلی ادا کردہ رقم ہمیں واپس مل جائے گی۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے اس معاہدہ پر خوشی اور اطمینان کا اظہار کیا۔ رجسٹریشن کے لئے قانونی مشوروں اور کاغذات کی تیاری کا سلسلہ جاری رہا۔ اس عرصہ میں مرکزی ہدایت کی تعمیل میں تین بیرونی مشنوں نے (جن کی تفصیل حضور نے بیان فرمادی ہے) رقم یہاں بھجوادی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

بالآخر جب سب امور تسلی بخش طور پر طے ہو گئے تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت و منظوری سے بقیہ رقم یکمشت ادا کرنے کے بعد احمدیہ سنٹر کی خرید کا معاہدہ مکمل طور پر تحریر کر لیا گیا۔ یہ مبارک دن ۱۱/ ستمبر بروز جمعہ تھا دوپہر کے قریب ناگویا میں معاہدہ تحریر ہوا جس کے بعد مکانات کی کمپنی کے افسر اعلیٰ نے مکان کی چابی اور ضروری کاغذات خاکسار کے سپرد کئے۔ عاجز نے بسم اللہ اور الحمد للہ کا ورد کرتے ہوئے یہ چیزیں وصول کیں اور اللہ تعالیٰ کا بے انتہا شکر ادا کیا کہ اس کی کرم نوازی سے یہ مرحلہ آیا۔

جائیداد کی رجسٹریشن کے لئے درخواست مکمل کی گئی اور بعد دوپہر تین بجے کے قریب گورنمنٹ کے دفتر میں درخواست مکمل صورت میں جمع کروادی گئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

هو الناصر
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
کراچی میں
معیاری سونے کے معیاری
زیورات خریدنے اور
بنوانے کے لئے
تشریف لائیں!
الرؤف جیولرز
۱۶ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری۔
شمالی ناظم آباد کراچی۔ فون نمبر: ۶۱۷۰۶۹

اس کے معاً بعد خاکسار نے ناگویا سے ہی پیارے آقا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں نیز محترم وکیل التبشیر صاحب کے نام دو تاریں ارسال کیں۔ جن میں معاہدہ طے ہونیکی اطلاع اور دلی مبارکباد عرض کی اور دعا کی درخواست کی۔ ٹوکیو میں احباب جماعت نماز جمعہ کے بعد اطلاع کے منتظر تھے انہیں فون پر اطلاع اور مبارکباد دی۔

ٹوکیو واپسی سے قبل میں احمدیہ سنٹر گیا۔ وقت زیادہ نہ تھا اس لئے مکان کے گیٹ کے پاس ہی کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس نئے مرکز کو حقیقی دین کی اشاعت کا فعال اور کامیاب مرکز بنا دے اور جماعت کے لئے ہر لحاظ سے باعثِ خیر و برکت بنا دے۔ آمین۔

قانونی رجسٹریشن کی کاروائی تقریباً دو ہفتوں میں مکمل ہو گئی لیکن عملاً رجسٹریشن کے کاغذات ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو وصول ہوئے۔ ان کاغذات کے ملنے کی بے حد خوشی ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ نہایت اہم کام بغیر کسی دقت کے نہایت تسلی بخش طور پر مکمل ہو گیا۔ رجسٹریشن کی تکمیل کی خوشخبری بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اور اسی طرح وکالتِ تبشیر کو بذریعہ تار دی۔

تشکیلِ نو کے دوسرے مرحلے کے طور پر جاپان میں جماعت احمدیہ کا مرکزی مشن ٹوکیو سے ناگویا منتقل ہو گیا۔ ناگویا آنے سے قبل خاکسار نے ٹوکیو کے پرانے مشن ہاؤس میں (جو ایروگادا وارڈ میں تھا اور اب چھوڑ دیا گیا ہے) سب احباب جماعت کے لئے ایک الوداعی دعوتِ طعام کا انتظام ۴ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو کیا۔ اسی طرح احباب جماعت نے بھی ازراہ محبت خاکسار کے لئے ایک خصوصی دعوتِ طعام کا اہتمام ٹوکیو کے نئے مشن ہاؤس میں ۱۱ اکتوبر کو کیا۔ ناگویا منتقل ہونے کیلئے ۱۵ اکتوبر جمعرات کا دن انتخاب کیا گیا تاکہ جمعرات کے روز صبح سویرے ٹوکیو سے ناگویا کا سفر اختیار کیا جائے اور اس طرح نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کی برکت سے حصہ لیا جائے جو حضور پاکؐ نے جمعرات کی صبح کو سفر کرنے والوں کیلئے فرمائی ہے۔

مشن ہاؤس کا سارا سامان اور لٹریچر ۱۴ اکتوبر کو ہی نقل مکانی کی ایک کمپنی کے سپرد کر دیا گیا تھا۔ رات ٹوکیو کے نئے مشن ہاؤس میں گزارنے کے بعد اگلے روز ۱۵ اکتوبر بروز جمعرات صبح کے وقت ٹوکیو سے ناگویا کے لئے روانگی ہوئی۔ سفر بذریعہ ٹرین کیا گیا۔ بہت سے احباب جماعت ازراہ محبت سٹیشن پر الوداع کہنے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ روانگی سے قبل اجتماعی دعا کی گئی اور دعاؤں کے جلو میں رخصت ہو کر قبل دوپہر خیر و عافیت سے ناگویا پہنچ گئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدیہ سنٹر کی خرید اور رجسٹریشن، جاپان مشن کی تشکیل نو اور نقل مکانی کے سب مراحل بخیر و خوبی مکمل ہو گئے اور ۱۵ اکتوبر سے احمدیہ سنٹر نے جماعت احمدیہ جاپان کے مستقل دار التبلیغ کے طور پر کام کا آغاز کر دیا۔ ۱۵ اکتوبر کو اخبار جاپان ٹائمز میں احمدیہ سنٹر کے قیام اور تشکیلِ نو کا اعلان نمایاں طور پر شائع ہوا نیز اسی روز ربوہ میں ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کروانے اور کچھ رقم بطور صدقہ غرباء میں تقسیم کروانے کا انتظام کروایا گیا۔ علاوہ ازیں احمدیہ سنٹر کے قیام کی خوشی میں یادگار کے طور پر سالِ نو کا نہایت خوبصورت کیلنڈر شائع کیا گیا۔ ایک ماہ کے اندر اندر احمدیہ سنٹر کی ترتیب مکمل کرتے اور بنیادی ضروریات فراہم کرنے کے بعد ۲۲ نومبر ۱۹۸۱ء کو ایک تعارفی تقریب کا انعقاد کیا گیا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی طور پر کامیاب رہی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

اللہ تعالیٰ کا بے حد و حساب احسان ہے کہ اس کے فضلِ خاص سے احمدیہ سنٹر کے قیام کی صورت بنی۔ اور سب مشکل مراحل آسان ہوئے۔ دل کی گہرائیوں سے دل و جان سے پیارے آقا سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ بابرکت میں احمدیہ سنٹر کے قیام پر دلی مبارکباد عرض کرتا ہوں۔ احمدیہ سنٹر کا قیام حضور پُرنور کی خصوصی توجہ، مشفقانہ دعاؤں، الطافِ کریمانہ اور اجازت و منظوری کا مرہونِ منت ہے۔ حضور انور نے ہر مرحلہ پر اپنی دعاؤں اور ہدایات سے نوازا اور ایک موقع پر یہ دعائیہ فقرہ بھی تحریر فرمایا کہ

"اللہ تعالیٰ اس گھر کو برکتوں سے بھر دے"

خدا کرے کہ ایسا ہی ہو اور حضور کی دعاؤں اور توجہات کا ثمرہ۔ احمدیہ سنٹر رحمتوں اور برکتوں کا گہوارہ بن جائے۔

احمدیہ سنٹر کے قیام کے سلسلہ میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کی خصوصی کوشش، ذاتی توجہ، ساتھ کے ساتھ راہنمائی اور ہدایات کے لئے بے حد ممنون احسان ہوں۔ آپ اپنے دورۂ انڈونیشیا کی مصروفیت کے باوجود قدم قدم پر بذریعہ فون میری راہنمائی فرماتے رہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کی ذاتی توجہ اور کوشش سے جملہ امور بسرعت تمام مکمل ہوئے۔

فجزاھم اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ ان تینوں جماعتوں، ان کے مبلغین کرام اور جملہ احباب کرام کو جزائے خیر عطا کرے۔ جنہوں نے احمدیہ سنٹر کی خرید کے لئے امامِ وقت کی اجازت و منظوری سے عطایا بھجوانے کی سعادت حاصل کی۔ احمدیہ سنٹر کا قیام، جماعت احمدیہ پر متواتر نازل ہونے والے افضالِ الٰہی کا ایک نمونہ ہے۔ اس لئے اکنافِ عالم میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کا ایک ایک فرد دلی مبارکباد کا مستحق ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس احمدیہ سنٹر کا قیام نہایت بابرکت کرے، اسے جاپان میں اشاعت دین کا فعال اور کامیاب مرکز بنا دے" (آمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راولپنڈی اور اسلام آباد میں جائیداد کی خرید و فروخت
کیلئے
آپ کا اپنا با اعتماد ادارہ
پراپرٹی ایکسچینج سنٹر
داؤد بلڈنگ۔ آب پارہ۔ اسلام آباد
ٹیلیفون نمبر ۲۲۲۴۴ اور ۲۹۴۳۳

لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر

کراچی میں

درج ذیل اقسام پر مشتمل اجناس تھوک (ہول سیل) پر حاصل کرنے کیلئے ہم سے رابطہ قائم کریں

- چاول باسمتی (تمام اقسام)
- دالیں (تمام اقسام)
- گندم۔

ایم مشتاق احمد اینڈ کمپنی کمیشن ایجنٹ

ڈانڈیا بازار۔ بالمقابل سٹی کورٹ کراچی

فون دکان:- ۲۱۴۹۶ — ۲۱۱۷۴۲ — ۲۱۸۸۰۶ — ۲۱۷۸۵۲

فون گھر:- ۲۱۸۶۰۹ — ۲۱۹۲۶۵ — ۲۱۸۷۴۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروگرام جلسہ گاہ مردانہ

پہلا دن - ۲۶ رفتح ۱۳۶۰ہش (دسمبر ۱۹۸۱ء) بروز ہفتہ: اجلاس اوّل:

وقت	عنوان	مقرر
۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآن مجید و نظم	
۹-۳۰	افتتاحی خطاب	سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
۱۰-۴۵ تا ۱۱-۰۰	صفت عزیز خدا تعالیٰ کی ہستی کی دلیل ہے	خاکسار عبدالمالک خان
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۴۵	غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلقِ عظیم	محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب۔
۱۱-۴۵ تا ۱۲-۰۰	وقفہ اعلانات	
۱۲-۰۰ تا ۱-۳۰	وقفہ برائے تیاری نماز ظہر و عصر	
۱-۳۰ تا ۲-۰۰	نماز ظہر و عصر	

دوسرا اجلاس:

وقت	عنوان	مقرر
۲-۰۰ تا ۲-۱۵	تلاوت قرآن مجید و نظم	
۲-۱۵ تا ۳-۰۰	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طبعی وفات اور اس کے عالمی اثرات	مکرم مولوی عبدالسلام صاحب طاہر
۳-۰۰ تا ۳-۴۵	"وہ آیا منتظر تھے جس کے دن رات"	مکرم مولوی چراغ الدین صاحب مربی سلسلہ
۳-۴۵ تا ۴-۳۰	کلام اللہ کا مرتبہ اور حضرت مصلح موعود	مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد

دوسرا دن - ۲۷ رفتح ۱۳۶۰ہش (دسمبر ۱۹۸۱ء) بروز اتوار: پہلا اجلاس:

وقت	عنوان	مقرر
۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآن مجید و نظم	
۹-۳۰ تا ۱۰-۱۵	خلافتِ حقہ اسلامیہ	مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰	عصر حاضر کے متعلق قرآنی پیشگوئیاں	مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۴۵	ذکر صحابہ حضرتِ اقدس	مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
۱۱-۴۵ تا ۱۲-۰۰	وقفہ اعلانات	
۱۲-۰۰ تا ۱-۳۰	وقفہ برائے تیاری نماز ظہر و عصر	
۱-۳۰ تا ۲-۰۰	نماز ظہر و عصر	

دوسرا اجلاس:

وقت	عنوان	مقرر
۲-۰۰ تا ۲-۱۵	تلاوت قرآن مجید و نظم	
۲-۱۵	خطاب سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	

تیسرا دن - ۲۸ رفتح ۱۳۶۰ہش (دسمبر ۱۹۸۱ء) بروز پیر: پہلا اجلاس:

وقت	عنوان	مقرر
۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآن مجید و نظم	
۹-۳۰ تا ۱۰-۱۵	"حیاۃ الآخرۃ"	مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰	سیرتِ سیدنا حضرت اقدس	مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۴۵	"احمدی" - حضرت اقدس کی نگاہ میں	مکرم شیخ مجیب الرحمٰن صاحب
۱۱-۴۵ تا ۱۲-۰۰	وقفہ اعلانات	
۱۲-۰۰ تا ۱-۳۰	وقفہ برائے تیاری نماز ظہر و عصر	
۱-۳۰ تا ۲-۰۰	نماز ظہر و عصر	

دوسرا اجلاس:

وقت	عنوان	مقرر
۲-۰۰ تا ۲-۱۵	تلاوت قرآن مجید و نظم	
۲-۱۵	خطاب سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	

(ناظر اصلاح وارشاد)

دانت اچھے صحت اچھی

◉ اینٹی کیریز (ANTI CARIES) دانتوں کے گھن کے لئے قیمت ۱۵/- ◉ اینٹی پائیوریا (ANTI-PYORRHEH) ماسخورہ کیلئے قیمت ۱۵/- ◉ اینٹی کیریز فار بے بیز (ANTI CARIES FOR BABIES) بچوں کے خراب دانتوں کے لئے قیمت ۱۰/- ◉ پائیوریا منجن (PYORRHEA POWDER) دانتوں کی مضبوطی اور خوبصورتی کے لئے قیمت ۶/- دانتوں کی حفاظت کا رسالہ مفت

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان لاہور- کراچی ہیڈ آفس گولبازار ربوہ فون ۴۰۶/۴۰۷

مشہور کاجل

نظر اور آنکھوں کی خوبصورتی

مشہور دواخانہ گوجرانوالہ

بچوں کو ہنس مکھ بنانے

دانت آسانی سے نکالتے۔ مٹی کھانے کی عادت دور کرتے۔ بچوں کے دست۔ قے۔ بدہضمی دور کرتے نیز وٹامنز اور نمکیات کی کمی پوری کر کے بچوں کو صحت مند۔ توانا اور سڈول جسم بنانے کیلئے جرمن دواؤں سے تیار کردہ "پیور بے بی ٹانک" بے حد مفید ہے۔ قیمت ۱۲/- ڈاک سے ۱۶/-

شاہ ہومیو پیتھک اسٹور رحمت بازار ربوہ

ملک الیکٹرک واشنگ مشین

دیکھنے میں خوبصورت، چلنے میں پائیدار

رعایتی قیمت سٹیل 1500/-

" جستی 1200/-

ملک ٹرنک ساز رحمت بازار ربوہ

اچھی صحت راز ہے زندگی کا!

تریاق سلیمانی ۳/- ۵/- ۶/- ۱۵/-		زد جام عشق ۶۰ گولیاں	۶۰/-
سرمہ حمید خورد ۳/- کلاں ۵/-		معجون فلاسفہ شہد میں بنا ہوا ۲۵۰ گرام	۲۳/-
حب اکسیر اطرا مکمل کورس	۳۰/-	معجون بیضہ مرغ (" " " ")	۲۲/-
حب نورِ چشم و فضل کیپسول مکمل کورس	۴۰/-	معجون موصلی خاص	۲۰/-
شافی کیپسول ۶۰ کیپسول	۳۰/-	معجون مقوی دماغ جواہر والا ۲۵۰ گرام	۲۰/-
مینسو مین کیپسول ۲۵ کیپسول	۱۵/-	سفوف مقوی دماغ	۲۰/-
حب معین حمل	۲۰/-	حب مقوی خاص ۳۰ گولیاں ۲۵/-، ۶۰ گولیاں	۵۰/-
منسوم کارڈیل	۳۰/-	حب اکسیر البدن جواہر والی ۳۰ گولیاں	۱۵/-
مینسو بے بی ٹانک (ٹکیاں)	۵/-	حب شوگردن (ذیابیطس کیلئے)، ۶۰ گولیاں	۳۰/-
گولڈن بے بی ٹانک (شربت) ۵/- کلاں	۱۱/-	موٹاپون (موٹاپا دور کرنے کیلئے)، ۳۰ گولیاں	۱۵/-
ماء الحیات ۴۵۰ ملی لٹر	۱۵/-	پمپول انٹی پمپل ۶/۵۰، پم انٹی پمپل گولیاں	۶/۵۰
حب اکسیر ہرنیا ۳۰/- معجون اکسیر ہرنیا	۳۰/-	فرنگیرنٹ انٹی پمپل	۶/۵۰
حب اکسیر مفاصل جوڑوں کے درد کیلئے	۱۰/-	گیسٹو مین (گولیاں)، ۳۰ گولیاں	۶/-
حب مومیائی عنبری ۳۰ گولیاں	۱۵/-	نور امرت دھارا ۲/- منجن سلطان	۵/-
حب تریاق بواسیر ۱۵/-، مرہم بواسیر ۶/-، معجون بواسیر	۱۵/-	فاسفورون دماغی طاقت کیلئے	۱۰/-
حب فولاد (جواہر والی) ۱۰۰ گولیاں	۲۵/-	کھانسی کیلئے کوفلکس شربت ۵/- کفنی ٹکیاں ۲/۵۰	۵/-

المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد اور مرض اٹھرا کی شکار دکھی عورتوں کیلئے

سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

ھوالشافی

دواخانہ حکیم نظام جان

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان

پوسٹ بکس ۲۲۲ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون نمبر ۳۹۹۷

ربوہ کا پتہ:- مکان نمبر ۳/۱۵ نزد ناصر کنڈر گارٹن سکول (دواخانہ حکیم نظام جان - ربوہ) دوائی اور مشورہ کیلئے یہاں تشریف لائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیر انجینئرنگ انڈسٹریز لمیٹڈ

ایکسپورٹرز اینڈ امپورٹرز
گورنمنٹ کے منظور شدہ ٹھیکیدار

برائے ملٹری، ریلوے، ٹیلیگراف، ٹیلیفون، واپڈا ——— اور دوسرے شعبہ جات

● لوہے کے جستی تار ● خاردار تار ● کاسٹ آئرن کے (گھریلو استعمال کے) سیوریج پائپ ● سینیٹری فٹنگز اور

● لوہے کے جستی پائپ۔ حاصل کرنے کے لئے ہمیں خدمت کا موقع دیں!

ہیڈ آفس: حمید منزل ۸۹- انارکلی لاہور ○ فون نمبر ۵۲۷۸۳، ۳۲۳۳۰۴، ۴۱۳۳۲۲

: شاخیں ———

(۱) لوہا مارکیٹ لاہور- فون نمبر ۵۶۰۲۳ (۲) کے ایم سی- ۷۷ گارڈن مارکیٹ لارنس روڈ کراچی- فون نمبر ۷۸۵۶۴

فیکٹری: ۲۲- کلو میٹر (لاہور شیخوپورہ روڈ) لاہور-

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں

طلباء کیلئے بہترین تحفہ

سویا لیسا تھین کیپسول

SOYA LECITHINE

۱۱۰۰ ملی گرام

CAPSULES — 1100 Mg:

وٹامن ای (E) سے بھرپور

with vitamine -E.

درج ذیل پتہ پر حاصل کر سکتے ہیں: ———

ظہور انٹرنیشنل ٹریڈرز
پوسٹ بکس ۵۶۶۴
کراچی

● کامران شوز سٹور
باجوہ مارکیٹ
گولبازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
هوالناصر

ٹویوٹا موٹرز

TOYOTA MOTORS.

کے اصلی پرزہ جات (GENUINE PARTS) حاصل کرنے کے لئے پاکستان کے سب سے بڑے اسٹاکسٹ اور درآمدکنندگان سے درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں"

: ہول سیل ڈویژن :

الفرقان موٹرز لمیٹڈ

نمبر ۴-۵ (فرسٹ فلور) رمپا پلازہ۔ ایم اے جناح روڈ کراچی

: ری ٹیل (RETAIL) کیلئے :

الفرقان موٹرز لمیٹڈ
۴۷۔ تبت سینٹر۔ ایم اے جناح روڈ
کراچی : فون ۔ ۷۴۶۰۹

الناصر موٹرز
الحیات آٹو مارکیٹ ایم اے جناح روڈ
کراچی : فون ۔ ۷۰۴۳۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام کے پہلے دس سال

گیارھویں سال میں خدائی افضال کی بارش میں شدت

مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ

مسلسل تبدیلی

عالمگیر جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت حافظ مرزا ناصر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ نے مغربی افریقہ کا دوسرا دورہ دس سال کے وقفہ کے بعد گذشتہ سال جولائی ۱۹۸۰ء میں فرمایا۔ نائیجیریا میں ۲۱ اگست کو ایک پریس کانفرنس کے دوران فیڈرل ریڈیو کارپوریشن آف نائیجیریا کے نمائندہ مسٹر موسیٰ علی نے دوران ملاقات حضور سے دریافت کیا کہ ۱۹۷۰ء کے دورہ کے بعد ۱۹۸۰ء کے دوسرے دورہ کی کیا اہمیت ہے اس کے جواب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"انسانی زندگی میں مسلسل تبدیلی ہو رہی ہے جو حالات ۱۹۷۰ء میں تھے وہ بہت حد تک بدل چکے ہیں۔ اور دنیا ایک نیا رنگ اختیار کر رہی ہے۔ ۱۹۷۰ء کے دورہ کی اپنی اہمیت تھی اور موجودہ دورہ کی اپنی اہمیت ہے اس وقت میں نے یہاں کے حالات اور عوام کی ضروریات کا جائزہ لے کر بعض رفاہی کام شروع کرنے کا پروگرام بنایا تھا۔ چنانچہ میں نے اس پروگرام کے مطابق یہاں کے عوام کی خدمت کی غرض سے بعض ہسپتال جاری کئے اور سیکنڈری سکولز کھولے۔ اب میں یہاں ان ہسپتالوں اور سکولوں کی کارکردگی کا جائزہ لے کر یہ دیکھنے آیا ہوں کہ ہم ان ہسپتالوں اور سکولوں کے ذریعہ یہاں کے عوام کی خدمت کرنے میں کہاں تک کامیاب رہے ہیں۔ سو الحمد للہ ہمیں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس مقصد میں خاطر خواہ کامیابی نصیب ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہاں کے لوگوں کو تعلیم دینے اور غریبوں کو علاج معالجہ کی سہولتیں بہم پہنچانے کی توفیق بخشی۔ اس خدمت پر یہاں کے عوام اور حکومت سب خوش ہیں اور اس فضل پر ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گذار ہیں۔"

(دورۂ مغرب ۱۴۰۰ھ صفحہ ۳۵۷-۳۵۸)

نقشہ ہی بدل گیا

نائیجیریا کے دارالحکومت لیگوس میں مورخہ ۲۱ اگست کو سہ منزلہ احمدیہ جامع مسجد کا افتتاح فرماتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"میں دس سال بعد یہاں آیا ہوں جہاں تک احمدیت کے اثر و نفوذ کا تعلق ہے گذشتہ دس سال میں نائیجیریا کا نقشہ بدل گیا ہے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ حالات میں خوشگوار تبدیلی رونما ہو چکی ہے ۱۹۷۰ء میں جب میں یہاں آیا تھا تو اس وقت تک اس عظیم ملک کے بعض خطے ایسے تھے جن کے دروازے ہم پر بند تھے احمدی ان خطوں میں داخل نہیں ہو سکتے تھے اُس وقت اللہ تعالیٰ کی راہنمائی اور اس کے فضل کے نتیجہ میں میں نے نصرت جہاں سکیم کا اجراء کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس میں ایسی برکت ڈالی کہ اس سکیم نے حالات کو یکسر بدل کر رکھ دیا۔ اس سکیم کے اعلان کے بعد حکومت نے ہمیں سیکنڈری سکولز اور ہسپتال کھولنے کے لئے زمین دی اور اس طرح ہمیں یہاں متعدد سکول اور ہسپتال کھولنے اور نائیجیرین عوام کی خدمت بجا لانے کی توفیق ملی۔ اور بفضل اللہ تعالیٰ حالات میں تبدیلی آتی چلی گئی۔ میرے اس دورہ پر روانہ ہونے سے قبل۔ آپ کے مرکزی مشن نے مجھے خط لکھا کہ ایک سٹیٹ کی حکومت اصرار کر رہی ہے کہ ہم اس سٹیٹ میں پانچ سکول کھولیں۔ میں نے اس کی منظوری دے دی ہے۔...

.... جب ۱۹۷۰ء میں میں یہاں آیا تھا تو میں نے آپ کی قوم سے وعدہ کیا تھا کہ ہم ملک کے مختلف علاقوں میں چار سیکنڈری سکول کھولیں گے۔ وعدہ صرف چار سکول کھولنے کا تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ہمیں اس سے زیادہ سکول کھولنے کی توفیق عطا کر دی جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ ہم اب تک چھ سکول کھول چکے ہیں وہ پانچ سکول ان کے علاوہ ہوں گے۔ جنہیں کھولنے کا ہم ارادہ رکھتے ہیں"

(دورۂ مغرب ۱۴۰۰ھ صفحہ ۳۷۲-۳۷۳)

منصوبہ کا آغاز

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے پہلے دورہ مغربی افریقہ ۱۹۷۰ء سے واپسی پر مسجد مبارک ربوہ میں خطبہ جمعہ میں فرمایا

"جب میں گیمبیا میں تھا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑے زور سے یہ تحریک ہوئی کہ یہ وقت ہے کہ کم سے کم ایک لاکھ پاؤنڈ فوری طور پر یہاں INVEST کیا جائے" (الفضل ۲۰ جون ۱۹۷۰ء)

نیز مغربی افریقہ سے پاکستان آتے ہوئے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے منصوبہ پر مزید روشنی ڈالی۔

"مجھے یہ فکر نہیں کہ یہ رقم کہاں سے آئے گی کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ خرچ کیا جائے تو اللہ تعالیٰ ضرور دے گا۔ یہ رقم بہر حال مجھے ملے گی مجھے کوئی فکر نہیں .... جس چیز کی مجھے فکر ہے اور آپ کو بھی ہونی چاہیئے وہ یہ ہے کہ محض خدا کے حضور مالی قربانی پیش کر دینا کوئی چیز نہیں جب تک وہ مقبول نہ ہو اس واسطے آپ بھی دعا کریں اور میں بھی دعا کروں گا کہ یہ سعی مشکور ہو۔ خدا تعالیٰ اس حقیر سی قربانی کو قبول فرمائے"

(الفضل ۵ اپریل ۱۹۷۲ء)

نائیجیریا میں کام کی ابتدا

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پہلے دورہ میں ہی وہاں کے مشنری انچارج مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب انوری کو نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام کے متعلق ہدایات دیں اور مسٹر جسٹس بکری کی قیادت میں نصرت جہاں کمیٹی بھی بنا دی جس نے دن رات ایک کر کے منصوبہ کی تفصیلات طے کرنے کے علاوہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اس پر عملدرآمد بھی شروع کروا دیا۔

نائیجیریا کا شمال مغربی صوبہ مسلمانوں کا صوبہ کہلاتا ہے مگر تعلیم میں سب سے پیچھے تھا۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت نے نصرت جہاں کو سب سے پہلے ۱۹۷۱ء میں اس علاقے میں گوساؤ اور منّا کے مقامات پر دو ہائر سیکنڈری سکول قائم کرنے کی توفیق دی۔ مکرم محمد اسماعیل صاحب وسیم اور محمد یعقوب خان صاحب کی نگرانی میں ان سکولوں نے ترقی کی منازل بڑی سرعت سے طے کیں۔ لاکھوں روپے کے خرچہ سے عمارتیں بھی بن گئیں۔ ان سکولوں کا افتتاح کرتے ہوئے نائیجیریا کے ایجوکیشن کمشنر الحاج ابراہیم نے ایک حقیقت کا اعلان فرمایا۔

"جماعت احمدیہ وہ پہلی .... تنظیم ہے جس نے اعلیٰ تعلیم کی طرف قدم اُٹھایا ہے"

(تحریک جدید اگست ۱۹۷۱ء)

کچھ عرصہ بعد صوبائی حکومت نے نئی تعلیمی پالیسی کے ماتحت سب پرائیویٹ سکولوں کو قومی ملکیت میں لینے کا اعلان کیا۔ تو پھر کیا ہوا؟ اس کا حال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان پر معارف سے سنیئے۔

"نائیجیریا میں بعض ایسی جگہیں بھی تھیں جہاں احمدیوں کو برداشت بھی نہیں کرتے تھے۔ وہاں پر ایک بھی پرائمری سکول نہ تھا۔ ہم نے کئی سکول کھولے۔ اس کے بعد حکومت نے ان سکولوں کو قومی ملکیت میں لینے کا اعلان کیا اور کہا کہ قومی ملکیت میں لئے جانے والے سکولوں کے مالکان کو معاوضہ دیا جائے گا"

حضور نے فرمایا۔

"کہ میں نے اپنے آدمیوں کو کہا کہ حکومت کو کہہ دیں کہ ہم نیشنلائزیشن کو خوش آمدید کہتے ہیں لیکن ہم کوئی معاوضہ نہیں لیں گے۔ ہم نے یہ سکول آپ کی خدمت کیلئے کھولے تھے اب یہ سکول آپ کے ہیں" (الفضل ۱۲ اپریل ۱۹۸۱ء)

جماعت احمدیہ کی اس فیضانہ پالیسی سے عیسائی مشن سخت مشکلات سے دوچار ہو گئے جنہوں نے اپنے اداروں کا معاوضہ وصول کرنے کے لئے اچھے خاصے بل بنا رکھے تھے۔ حکومت نے احمدیہ مشن کی مخلصانہ پیشکش کو قبول کرتے ہوئے اسے ایک قابلِ تقلید نمونہ قرار دیا۔

پلیٹو سٹیٹ میں پہلے احمدیہ کلینک نے مکرم ڈاکٹر قاضی منور احمد صاحب کی راہنمائی میں ۱۹۷۱ء میں کام کرنا شروع کیا۔ محترم ڈاکٹر صاحب لاہور میں اپنے پرائیویٹ کلینک کے ہزاروں مریضوں کو، اپنے بیمار اور بوڑھے والد مکرم ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب کے سپرد کر کے حضور ایدہ اللہ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے نائیجیریا پہنچے تھے اس کلینک کا افتتاح کرتے ہوئے نائیجیریا کے شمالی علاقے کے ہیلتھ کمشنر نے کہا تھا۔ "ہمارا جدید معاشرہ اس امر کا متقاضی ہے کہ مختلف تنظیمیں ہماری لازمی سروسز کو ترقی دینے کی خاطر زیادہ سے زیادہ قربانی کا مظاہرہ کریں۔ اس لئے میں اس امر کا اظہار کرتا ہوں کہ ہم سب احمدیہ مشن کے ممنونِ احسان ہیں کہ اس نے یہ کلینک اس غرض سے قائم کیا ہے کہ بنی نوع انسان اس سے مستفید ہوں" (الفضل ۵ مئی ۱۹۷۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مزید طبی ادارے

محترم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد امیر و مشنری انچارج نائیجیریا کی راہنمائی میں حسب ضرورت حکومت کی اجازت سے کھلتے گئے۔ بکورو کلینک جواب ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب کی نگرانی میں ڈبل ہوچکا ہے کے بعد اجیبو اوڈے اور اباداں میں احمدیہ کلینک قائم ہوئے جو ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب بھٹہ اور ڈاکٹر منور احمد صاحب کی نگرانی میں کام کر رہے ہیں۔ جون ۱۹۸۰ء میں اموسان سے عظیم احمدیہ ہسپتال کے افتتاح کے موقعہ پر اوگن سٹیٹ کے گورنر جناب چیف بسی اوناباجو نے اپنی حکومت اور عوام کی طرف سے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا

"میں انتہائی خلوص کے ساتھ احمدیہ مشن نائیجیریا کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ملکی ترقی میں ہمارے ساتھ نہایت اعلیٰ کردار ادا کیا ہے"

انہوں نے کہا کہ "میں اپنی حکومت کی طرف سے تمام حاضرین کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہماری حکومت مکمل مذہبی آزادی اور مذہبی رواداری کی پالیسی جاری رکھے گی۔ ہماری ریاست میں ہر شخص کو چاہے وہ مسلمان ہے یا عیسائی یا کسی اور مذہب کا ماننے والا اس کو اپنے مذہب پر عمل کرنے کی پوری پوری آزادی حاصل ہے۔"

گورنر صاحب موصوف نے ہسپتال کی تعمیر کے بارے میں جماعت احمدیہ کے کردار کو سراہتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ اعلیٰ روایات کی حامل ہے اور اس کے ہسپتال کی تعمیر جماعت کی اعلیٰ روایات کے عین مطابق ہے" (الفضل ۶ رجولائی ۱۹۸۰ء)

اس ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر مبشر احمد اور ان کی اہلیہ ہندوستان سے وقف کر کے وہاں پہنچے ہیں جہالت کا مقابلہ کرنے کیلئے مزید سکول بھی عمیشہ۔ اگباگی۔ اور آئیگنلے اور اُودو ۵۷۵ کے مقامات پر کھلتے چلے گئے۔

کوارا سٹیٹ میں آئیگنلے سکول نے مکرم خالد احمد صاحب ظفر کی راہنمائی میں کام شروع کیا اور موجودہ پرنسپل مکرم مظفر احمد صاحب منصور کی نگرانی میں ترقی کی منازل تیزی سے طے کر رہا ہے گذشتہ سال سٹیٹ گورنر الحاج اداموآتا صاحب نے ۲ رجولائی ۱۹۸۰ء کو سکول کے معائنہ پر بے حد مسرت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔

" یہ مشن (نائیجیریا) تعلیمی ترقی کے میدان میں حکومت کا بہت ہاتھ بٹا رہا ہے۔ انہوں نے آئندہ سال سے سکول کو گرانٹ دینے کا بھی وعدہ فرمایا" (الفضل ۵ راگست ۱۹۸۰ء)

عمیشہ سکول کا عمدہ نمونہ

پلیٹو اسٹیٹ کے ڈپٹی گورنر کو اس وقت اس نمونہ کے مشاہدہ کا موقع ملا جب وہ ایک زرعی میلہ کے افتتاح کے لئے وہاں تشریف لے گئے تھے اور عمیشہ سکول کے پرنسپل مکرم عرفان صادق صاحب کے مہمان تھے اس عمدہ نمونہ سے وہ اتنے متاثر ہوئے کہ انہوں نے مزید پانچ احمدیہ سیکنڈری سکولز کا مطالبہ کر دیا جس کا حال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبانِ مبارک سے سنیئے

"اب جب پچھلے سال میں دورہ پر گیا تو ایک ریاست کے گورنر کا خط مجھے سفر کے دوران ملا اس نے لکھا کہ ہماری ریاست میں ⅓ عیسائی ہیں، ⅓ بت پرست ہیں اور ⅓ مسلمان ہیں۔ عیسائی ان ⅓ بت پرستوں کو عیسائی بنانے کی کوشش کر رہے ہیں اگر وہ اس میں کامیاب ہو گئے تو یہ عیسائی اکثریت کا صوبہ بن جائے گا۔ اس گورنر نے لکھا کہ صرف ایک آپ کی جماعت ایسی ہے جو اس صوبہ کو عیسائی صوبہ بننے سے روک سکتی ہے۔ اور صرف جماعت احمدیہ ہے جو عیسائیوں کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ اگر آپ نہیں چاہتے کہ یہ صوبہ عیسائی بن جائے تو فوری طور پر پانچ سکول یہاں کھول دیں"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ تبدیلی کسی طاقت کے ذریعے ممکن نہیں ہے یہ صرف پیار سے حاصل ہوتی ہے کہ جہاں کے لوگ ہمارا وجود برداشت نہیں کرتے تھے وہ ہمیں خود دعوت دے رہے ہیں کہ آکر سکول اور ہسپتال کھولو" (الفضل ۱۲ر اپریل ۱۹۸۱ء)

نئے پروگرام

نائیجیریا میں کسرِ صلیب کے اس مطالبہ کو پورا کرنے کیلئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لیگوس میں ۱۹ر اگست ۱۹۸۰ء کو جماعت احمدیہ نائیجیریا کی مجلس منتظمہ کو خطاب فرماتے ہوئے واضح یاددہانی کروائی۔

"ہمیں اپنی سرگرمیوں کا دائرہ وسیع کر کے عوام تک پہنچنا چاہیئے اس کا ایک طریق یہ ہے کہ ہم نئے سکول کھولنے کی طرف توجہ دیں حکومت خود ہم سے پانچ نئے سکول کھولنے کا مطالبہ کر رہی ہے اور چاہتی ہے کہ ہم یہ پانچ نئے سکول فوری طور پر کھول دیں اگرچہ وقت کم ہے تاہم ہماری کوشش یہی ہے کہ جتنی جلدی ممکن ہو سکے ہم حکومت کا یہ مطالبہ پورا کر دیں"۔

(دورہ مغرب ۱۴۰۰ھ صفحہ ۳۲۱)

الحمد للہ کہ احمدیہ مشن کے سرکردہ احباب کے تعاون سے اور حکومت کی طرف سے بروقت اجازت ملنے کے نتیجہ میں اس سٹیٹ کے دو اہم مقامات اونڈا اور آرا میں دو احمدیہ مسلم سیکنڈری سکولوں نے مکرم عبدالحی صاحب طاہر اور مکرم مبارک علی صاحب طاہر کی راہنمائی میں اوائل ۱۹۸۱ء سے کام شروع کر دیا تھا۔ ۱۶ر مارچ کو باقاعدہ افتتاح فرماتے ہوئے مکرم الحاج سلمان علی ادبام صاحب وزیر صنعت ریاست پلیٹو نائیجیریا

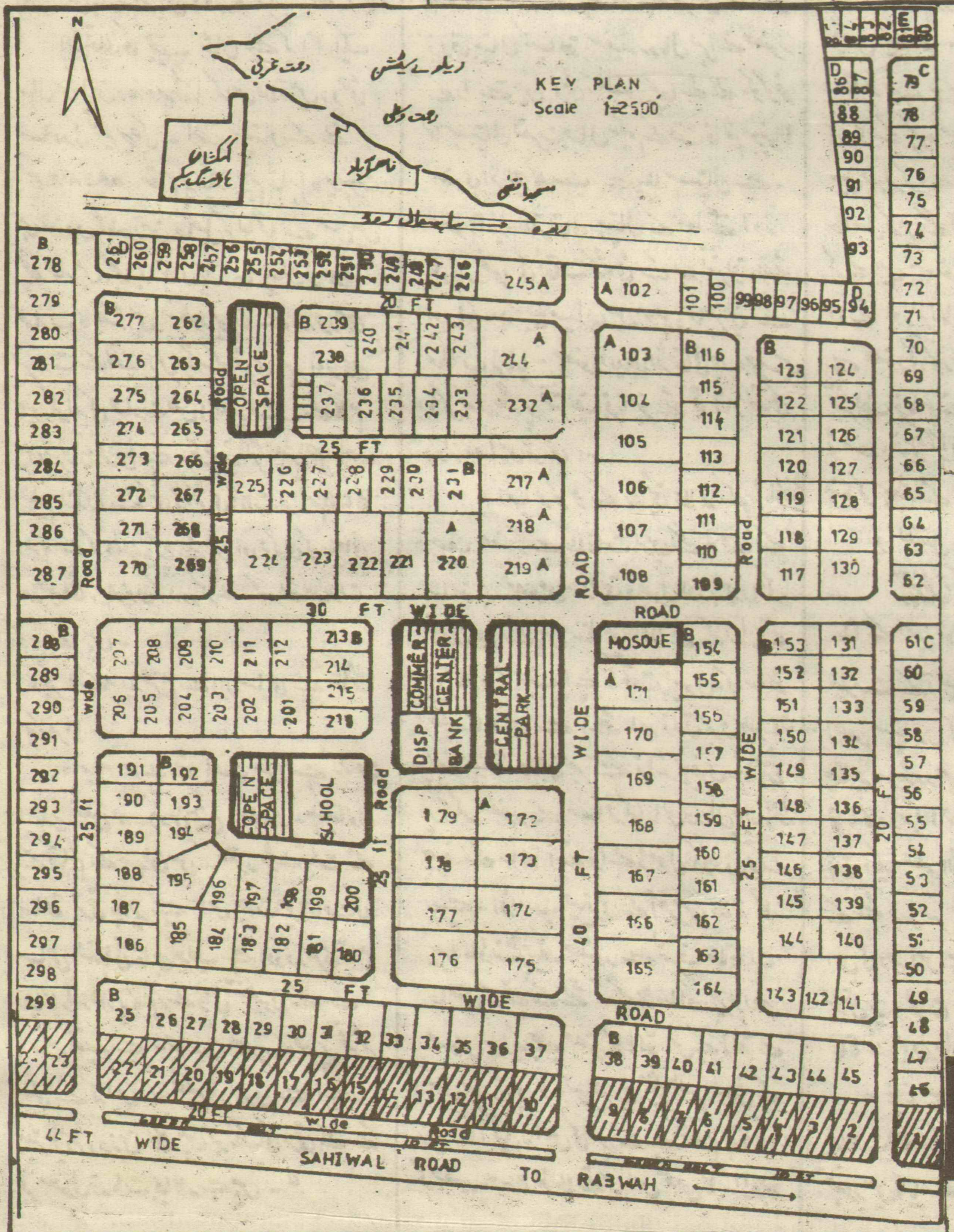

KAHKISHAN HOUSING SCHEME RABWAH

SCALE 1"= 150'

		SIZE		no of Plot
1	One kanal plots	100×55	A	33
2	10 Marla Plots	70×40	B	170
3	10 Marla shops cum Residential	70×40	B	24
5	7 Marlas Plots	55×35	C	34
6	5 Marla Plots	50×28	D	32
7	3 Marla	45×22	E	6
	Mohala Shops	20×12		6
	Commercial center			1
	Publick Building			3
	Bank			1
	TOTAL NO OF PLOTS			310
	Residential Plots			299

حکومتِ پنجاب سے منظور شدہ

ساہیوال روڈ پر مسجد اقصیٰ سے چار فرلانگ مغرب کی جانب اپنی طرز کی واحد ہاؤسنگ سکیم

کہکشاں ہاؤسنگ سکیم ربوہ

خوشخبری: ڈیویلپمنٹ شروع ہوگئی۔ بجلی کی فراہمی، پکی سڑکیں، پکی نالیاں

گورنمنٹ سے معاہدہ کے مطابق ڈیویلپمنٹ شروع ہو گئی ہے۔ مجوزہ پلان سیلاب اور کلر سے محفوظ حدود کمیٹی میں سب سے اونچی جگہ پر واقع ہے اپنی پسند کے مطابق گورنمنٹ سٹینڈرڈ سائز کے پلاٹس حاصل کریں

مزید معلومات کیلئے:

العارف اسٹیٹس ڈیویلپرز گول بازار ربوہ

فون آفس: ۴۹۸ — رہائش: ۴۷۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے تو ایک سچی بات سنادی ۔

" بعض لوگوں نے اس سے قبل بھی یہاں ایک سکول کھولنے کی کوشش تو کی تھی مگر نہایت افسوس ہے کہ وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکے ۔ یہاں پر سکول کی ضرورت شدت سے محسوس کی جارہی تھی خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ جماعت احمدیہ بروقت ہماری مدد کے لئے پہنچ گئی اور انہوں نے اس عظیم کام کا جُوا اپنے سر پر لیا ۔"

(الفضل ۲۳ رمئی ۱۹۸۱ء)

کسرِ صلیب کی ایک اور مہم

مشرقی نائیجریا میں اکثریت عیسائی ہے اس وجہ سے اس علاقے کی الگ حکومت BIAFRA کے نام سے قائم کرنے کی کوشش کی گئی جو ناکام ہو گئی تھی اس علاقہ کے متعلق ۱۹ راگست ۱۹۸۰ء کو نائیجریا میں ایک پریس کانفرنس کے دوران ایک سوال کے جواب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

" مشرقی نائیجریا میں بھی ہمارا مشن کام کر رہا ہے وہاں بھی ہم نے سکول کھولے اور وہاں ابھی مزید سکول کھولنے کا پروگرام بھی زیرِ غور ہے ۔ بلا تفریق مذہب و ملت و علاقہ سب کی خدمت کرنا ہمارا اصول ہے سو تعلیمی اور طبی میدانوں میں ہم مقدور بھر خدمت بجا لا رہے ہیں ۔ مزید براں وہاں ہمارا مشن تبلیغ ...... (دین) کا فریضہ ادا کرنے میں بھی معروف ہے اور ہم نے وہاں بہت سے عیسائیوں کو مسلمان بنا دیا ہے اور مسلسل بنا رہے ہیں (دورہٴ مغرب ۱۴۰۰ھ صفحہ ۳۴۸)

اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے کہ ابھی ایک سال ہی اس وعدہ پر گذرا کہ اس علاقہ میں دو نئی مساجد کی تعمیر ہو چکی ۔ احمدیہ ہسپتال کے لئے OBENZE مقام پر ایک اہم شاہراہ پر نہایت ہی موزوں قطعہ زمین حاصل کر لیا گیا ہے جس میں کچھ عمارتیں بھی بنی ہوئی ہیں ۔ ہسپتال کی نئی عمارت کا نقشہ بھی منظور ہو چکا ہے اور فوری ضرورت کے تحت اس جگہ کے قریبی شہر اویری میں کرایہ کی عمارت میں احمدیہ کلینک نے کام بھی شروع کر دیا ہے ۔ مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب سلیم لنڈن سے کئی ڈاکٹری آلات از قسم ECG وغیرہ لے کر وہاں پہنچ چکے ہیں اور لوگوں کی روحانی اور جسمانی بیماریوں کو دور کرنے کے لئے دن رات کوشاں ہیں ۔

نائیجریا کے صدر محترم نے اس مساعی سے متاثر ہو کر فرمایا ۔

" یہ امر میرے لئے باعث سکون ہے کہ جماعت احمدیہ تبلیغ ..... (دینِ حق) سکولوں ۔ ہسپتالوں کے قیام کے میدان میں بدستور بڑے ثبات کے ساتھ ترقی پذیر ہے اس جہت میں جماعت کی مساعی انتہائی قابلِ تعریف ہے اور دوسری تمام رضاکارانہ طور پر کام کرنے والی تنظیموں کے لئے باعث تقلید ہے ۔ جماعت احمدیہ بجا طور پر فخر کر سکتی ہے کہ اس کے تعلیمی اداروں سے ایسے بہترین مرد و زن نکلے ہیں جو ملک کی ترقی کے لئے غیر معمولی خدمات بجا لا رہے ہیں ۔"

غانا میں عظیم انقلاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مئی ۱۹۷۰ء میں غانا کا پہلا دورہ فرمایا اور واپسی پر نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام کے تحت سب سے پہلے ڈاکٹر مکرم بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) غلام احمد صاحب مرحوم کوکوفو (گھانا) میں اکتوبر ۱۹۷۰ء میں پہنچے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق مغربی افریقہ میں نصرت جہاں کا سب سے پہلا احمدیہ ہسپتال قائم فرمایا جس کے افتتاح کے موقعہ پر شاہ کوکوفو نے اعلان فرمایا

" ہم جماعت احمدیہ کے امام حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ...... ایدہ اللہ تعالیٰ کے از حد شکر گذار ہیں کہ انہوں نے اپنے وعدہ کے مطابق اس علاقہ میں کلینک قائم کر دیا اور اس کے لئے پاکستان سے ایک ماہر ڈاکٹر کو یہاں بھجوانے کا انتظام فرمایا "

(الفضل ۶ رہجرت ۱۳۵۱ ہش)

گذشتہ سال دوسرے دَورہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ــــــ اس ہسپتال کی مستقل عمارت کا سنگِ بنیاد رکھا ڈاکٹر شفیق قیصر صاحب کی نگرانی میں عمارت بن رہی ہے ۔ اس موقعہ کی رپورٹ ایک عینی شاہد سے ملاحظہ فرمائیے

" ۲۶ اگست ۱۹۸۰ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کوکوفو میں احمدیہ ہسپتال دیکھنے گئے جو نصرت جہاں سکیم کے تحت قائم ہوا ہے ۔ راستے بھر میں لوگ اس ذوقِ بیتابی کیساتھ سفید رومال لہراتے حضور کے راستے میں اپنی آنکھیں بچھاتے ملے ۔ کوکوفو کا ہسپتال نصرت جہاں سکیم کے تحت قائم ہونیوالا مغربی افریقہ کا سب سے پہلا ہسپتال ہے ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ہسپتال کے معائنے اور یادگار تختی کی نقاب کشائی کے بعد تشریف لائے اور ایک وسیع میدان میں موجود حاضرین سے خطاب فرمایا ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جب جلسہ میں آکر صدر جگہ پر تشریف فرما ہوئے تو اناؤنسر کی آواز فضا میں گونجی :-

" اب کوکوفو کے روائتی علاقہ کے پیراماؤنٹ چیف حضور سے ملاقات کریں گے ۔ اس کے ساتھ ہی مخصوص روایتی ڈھول اور باجوں کی آوازوں کے پس منظر میں علاقے کے روایتی پیراماؤنٹ چیف اپنے ماتحت چیفوں کے ساتھ جلسہ گاہ میں سے اٹھے اور زرق برق ملبوسات پہنے ہوئے درجن بھر سے زائد چیفوں نے سٹیج پر آکر حضور سے مصافحہ کیا اس دوران پیراماؤنٹ چیف کے ساتھ آنے والے ڈھول اور دف بجاتے رہے ۔ ان سب چیفوں کے آخر میں علاقہ کا پیراماؤنٹ چیف حضور سے شرف ملاقات حاصل کرنے کے لئے آگے بڑھا اور یوں محسوس ہوا کہ جیسے حضور کا ہاتھ اس کے ہاتھ سے مَس ہوتے ہی وہ کسی حیرت انگیز طلسم روحانی کے زیر اثر آگیا ۔ اس کی صورت سے معلوم ہوتا تھا کہ حضور سے ہاتھ ملاتے ہی اس شخص کا سارا وجود پگھل گیا ہے ۔ اس کا بازو جو کہ سونے کے بڑے بڑے کنگنوں سے بھرا پڑا تھا ہوتے ہوئے لرز رہا تھا ۔ جیسے وہ اپنے اندر کی بیقراری کو چھپا رہا ہو ۔ اس نے قریباً پانچ منٹ تک حضور کا دست مبارک اپنے ہاتھوں میں تھامے رکھا اور چھوڑنے کا نام نہ لیا ۔ حضور نے بھی ازراہ شفقت ہاتھ نہ چھڑایا ۔ اس پیراماؤنٹ چیف کے مصافحہ کرنے کا منظر نہایت ہی ایمان افروز تھا ۔ یوں لگتا تھا روحانیت کے تابناک سورج کی گرم کرنوں سے ہمالیہ پہاڑ پر صدیوں سے جمی ہوئی سخت برف تیزی سے پگھل رہی ہے غرضیکہ یہ ایک عجیب نظارہ تھا ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس معانقے سے اس پیراماؤنٹ چیف کی ذات میں اتنا بڑا انقلاب آیا کہ اس نے خصوصی درخواست کی کہ اسے حضور کو کار میں بٹھانے کا شرف حاصل کرنے دیا جائے ۔ اس علاقے میں کسی شخص کا احترام کرنے کا یہ انتہائی اظہار سمجھا جاتا ہے کہ جب وہ کار میں بیٹھنے لگے تو اس کی کار کا دروازہ کھول کر اسے بٹھایا جائے ۔ اس علاقہ میں جہاں پر کہ پیراماؤنٹ چیف بے تاج بادشاہ ہوتا ہے اور اس کا رعب داب اور کرو فر کسی بھی طرح شہنشاہوں سے کم نہیں ہوتا اس جگہ پر ایک پیراماؤنٹ چیف سے یہ توقع نہیں کی جاتی کہ وہ کسی کی کار کا دروازہ کھولے گا ۔ لیکن وہ پیراماؤنٹ چیف تو اس روحانی سورج کی شعاعوں کے سامنے بالکل پگھل چکا تھا ۔ اس نے باصرار یہ درخواست کی چنانچہ جب پریس والوں، فوٹو گرافروں اور ٹی وی کے کیمرہ مینوں کو یہ پتہ چلا کہ حضور کو گاڑی میں سوار کرانے کا شرف پیراماؤنٹ چیف خود حاصل کریں گے تو وہ اس غیر معمولی منظر کو فلمبند کرنے میں مستعد ہو گئے اور جب حضور تشریف لائے اور پیراماؤنٹ چیف نے انتہائی عقیدت سے حضور کی کار کا دروازہ کھولا اور حضور کے تشریف فرما ہونے کے بعد کار کا دروازہ بند کیا تو متعدد فوٹو گرافروں اور ٹی وی کیمروں نے اس منظر کو ہمیشہ کے لئے محفوظ کر لیا ۔ "

(الفضل ۲۶ راکتوبر ۱۹۸۰ء)

حیران کن تیزی

غانا کے امیر مولانا بشارت احمد صاحب بشیر نے حکومت کے آفیسران سے ذاتی رابطہ کر کے چار احمدیہ ہسپتالوں کی منظوری حاصل کر لی ہوئی تھی چنانچہ سویڈرو میں ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب نے غانا کا دوسرا احمدیہ ہسپتال جاری فرمایا جو آج ایک عظیم الشان عمارت میں عیسائی ہسپتالوں کے لئے دردِ سر میں اضافہ کا باعث بنا ہوا ہے اس کی وجہ اس ہسپتال کی افتتاحی تقریب کے موقع پر الحاج شانی محماہ نائب وزیر زراعت غانا نے یوں بیان فرمائی تھی ۔

" غانا میں ..... دینِ حق کا از سرِ نو احیاء جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں ہی ظہور میں آیا ہے ۔ سویڈرو کا شہر جو پہلے ایک عیسائی شہر شمار ہوتا تھا ۔ اب اسے یہ فخر حاصل ہے کہ اس کی آبادی کا ایک بہت بڑا حصہ مسلمانوں پر مشتمل ہے "

(الفضل ۶ رہجرت ۱۳۵۱ ہش)

حکومتِ غانا کے نمائندہ جناب کمانڈر جے کے آمے ڈومے نے اس موقع پر فرمایا تھا ۔

" میں گورنمنٹ کی طرف سے جماعت احمدیہ گھانا کی دور اندیش عزم و ہمت اور کامیابی پر جو اس ہسپتال کی تعمیر سے ظاہر ہے شکریہ ادا کرتا ہوں "

(الفضل ۲۵ راحسان ۱۳۵۳ ہش)

یہ ہسپتال آجکل ڈاکٹر طارق احمد صاحب (جو بھارت سے وقف کر کے وہاں پہنچے ہیں) کی راہنمائی میں مزید وسعت اختیار کر رہا ہے ۔

غانا میں علم کی نہریں

بہانے کے لئے نصرت جہاں سکیم کے تحت ۶ احمدیہ سیکنڈری سکولز

۱ - وا میں مکرم مسعود احمد صاحب شمس
۲ - السیاجر میں مکرم مرزا مسرور احمد صاحب
۳ - فومینہ میں مکرم کمال الدین خان صاحب
۴ - پوٹسن میں مکرم عبدالرفیق صاحب جبران
۵ - آسکورے میں مکرم عبداللطیف صاحب شکیر
۶ - سلاگا میں مکرم نعیم احمد صاحب شاہین

کی زیرِ سرکردگی رواں دواں ہیں ۔ اور قومی تعمیر میں نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں ۔ وا (۷۸) میں زرعی میلہ میں احمدیہ سیکنڈری سکول کے سٹال نے تیسرا انعام صدر مملکت کے ہاتھوں وصول کیا ۔ مقامی اخباروں کے مطابق پوٹسن کے سکول نے مچھلیوں کے پالنے کے لئے ایک تالاب بنوایا جس میں پہلی مچھلی غانا کے موجودہ امیر مکرم عبدالوہاب صاحب آدم نے مورخہ ۲۵ رجولائی ۱۹۸۱ء کو چھوڑی ۔ زرعی میدان کے علاوہ کھیل کے میدان میں بھی ہمارے سکول کے طلباء نے برتری حاصل کی ۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ۔ طلباء نے علمی میدان میں بھی تقریری مقابلوں میں انعام حاصل کرنے کے علاوہ تحریری مشق کرنے کے لئے رسائل بھی جاری کر رکھے ہیں ۔

غانا کے صدر کا اعتراف

جماعت احمدیہ کے اس رفاہی پروگرام سے متاثر ہو کر صدرِ مملکت نے فرمایا ۔

" بلاشبہ آپ کے مذہب نے جو دنیا کے عظیم ترین مذاہب میں سے ایک ہے اہل غانا کو فیض پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا ہے ۔ میں اُمید رکھتا ہوں کہ آپ لوگ غانا کی تعمیر و ترقی میں اسی طرح آئندہ بھی ہاتھ بٹاتے رہیں گے ۔ آپکی جماعت اہل غانا کی جو خدمات بجا لا رہی ہے حکومت اس سے اچھی طرح باخبر ہے اور اس بناء پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم آپ کے ازحد ممنون ہیں کہ آپ نے اس حکومت کی تعمیر و ترقی میں شریک ہو کر اہم کردار ادا کرنا فرض سمجھا " (گائیڈنس نومبر ۱۹۷۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"احمدیہ مشن پھیل رہا ہے"

لائبیریا کے اخبار " SCOPE " نے اپنی ۴ر اپریل ۱۹۸۱ء کی اشاعت میں مندرجہ بالا عنوان سے خبر میں بتایا کہ۔

" احمدیہ ... مشن اس ملک میں ۱۹۵۶ء میں قائم ہوا تھا اور اب یہ سارے ملک میں پھیل گیا ہے۔ مشن نے پرائمری تعلیم کے علاوہ ایک ہائی سکول بھی بونگ کاونٹی میں کھول رکھا ہے جس میں عربی اور اسلامیات کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ احمدیہ ... مشن عنقریب دکھی لوگوں کے لئے ایک کلینک قائم کر رہا ہے جس میں مریضوں کے داخلے کا بھی انتظام ہوگا۔ بالخصوص غریب طبقہ جو پرائیویٹ ہسپتالوں کے بڑے بڑے بل ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتے ان کیلئے احمدیہ ہسپتال ایک نعمت ثابت ہوگا۔"

حال ہی میں نصرت جہاں سکیم کے ڈاکٹر نے وہاں پہنچ کر حالات کا جائزہ لیا تو بونگ کاونٹی کے ایک لیڈر نے اپنی شاندار دو منزلہ عمارت احمدیہ ہسپتال کے لئے پیش کی اور ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔ مولانا عبدالشکور صاحب امیر لائبیریا ہسپتال کھولنے کے انتظامات میں مصروف ہیں۔ دوست دعا کے ذریعہ مدد جاری رکھیں تا آنکہ وہ اس ملک میں احمدیہ ہسپتال کے کھلنے کی خوشخبری جلد سُن لیں۔ لائبیریا کے صدر نے ۲۹ر جنوری ۱۹۸۰ء کو احمدیہ وفد سے ملاقات کے دوران خواہش کا اظہار کیا کہ احمدیہ مسلم مشن خدمتِ دین اور خدمتِ عوام کو حسب معمول جاری رکھے۔

گیمبیا کی عظمت کا نشان

نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام ہے کہ اس پروگرام کی ابتدا اللہ تعالیٰ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے اس ملک میں کروائی جو مغربی افریقہ کا سب سے چھوٹا ملک ہے جس کی کل آبادی قریباً تین لاکھ ہے مگر اس ملک میں القاء ہونے والے پروگرام سے مغربی افریقہ کے نائیجیریا اور گھانا جیسے بڑے بڑے ملک بھی استفادہ کر رہے ہیں۔ گویا وہ گیمبیا کے زیرِ احسان ہیں۔ ذالک فضل اللہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پہلے دورہ کے دوران بانجل کے قریب گیمبیا کے پہلے احمدیہ نصرت ہائی سکول کا سنگ بنیاد رکھا جو مولانا محمد شریف صاحب امیر گیمبیا کی زیر ہدایت جلد مکمل ہو کر روشنی کا مینار ثابت ہو رہا ہے اسی موقع پر حضور نے سکول کی مسجد کی بنیاد بھی رکھی تھی جو مکرم انیس احمد صاحب پرنسپل نے اس سال مکمل کروائی اور ملک کے صدر سر داود جوارا نے اس کا افتتاح کرتے ہوئے نصرت ہائی سکول کی کارکردگی کی تعریف فرمائی نیز بتایا کہ اس سکول نے بہت کم عرصہ میں جو ایک خصوصی معیاری مقام حاصل کیا ہے وہ اس جیسے کسی بھی ادارے کے لئے ایک قابلِ تقلید نمونہ ہے"

(الفضل ۱۶ر مئی ۱۹۸۱ء)

ابھی ابھی محترم داؤد حنیف صاحب امیر گیمبیا سے خوشخبری ملی ہے کہ وہاں کی حکومت نے مزید دو احمدیہ ہائی سکول قائم کرنے کی اجازت دی ہے جسے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی منظور فرما لیا ہے اور اب انتظامات مکمل ہونے پر اس ننھے سے ملک کی خدمت کرنے والے تین احمدیہ ہائی سکول ہو جائیں گے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ

وعدہ وفائی

۱۹۷۰ء کے دورہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گیمبیا کے عوام سے بہت پیار کیا۔ اس لئے بھی کہ احمدیت کے ہونہار فرزند سر سنگھاٹے اسی ملک کے پہلے افریقن گورنر جنرل تھے جنہوں نے حضرت ..... (اقدس) کے کپڑوں سے عملاً برکت حاصل کی اور حضرت اقدس کو ملنے والی بشارت۔

" بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے "

کو پورا کرنے والے ٹھہرے۔ اسی پیار کی وجہ سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وہاں عام کلینک کھولنے کے علاوہ ایک SPECIALIST سپیشلسٹ سنٹر کھولنے کا وعدہ فرمایا اور دورہ سے واپس آتے ہی ایک سال کے اندر اندر اپنا وعدہ وفا فرما دیا اور ملک کے دارالخلافہ میں تپ دق کے خلاف جہاد کرنے والا کلینک اور دانتوں کا کلینک جاری ہوگئے جو آجکل ڈاکٹر لئیق احمد انصاری اور ڈاکٹر داؤد احمد طاہر کی نگرانی میں دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہے ہیں۔ اس سنٹر کی مستقل عمارت کے لئے حکومت نے ایک عمدہ قطعہ زمین دیا جس میں ملک کے قائمقام صدر مسٹر حسن موسیٰ کمارا نے گذشتہ سال بنیاد رکھتے ہوئے فرمایا

" جماعت احمدیہ مبارک باد کی مستحق ہے کہ اس نے اپنے مختصر قیام میں گیمبیا میں شاندار سوشل خدمات سر انجام دی ہیں۔ جماعت نے نہ صرف تعلیمی میدان میں سکولوں کے ذریعہ خدمتِ خلق کا کام جاری رکھا بلکہ ملک کے طبی اور سوشل پراگراموں میں بھی خاطر خواہ مدد کی ہے نیز توقع ہے کہ آنیوالے وقتوں میں جماعت احمدیہ اور حکومت گیمبیا کے درمیان تعاون میں مزید اضافہ ہوگا "

(دی گیمبین نیوز بلٹن ۴ر اکتوبر ۱۹۸۰ء)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ عمارت قریب التکمیل ہے اور جنوری میں اس کا افتتاح کا پروگرام ہے علاوہ ازیں اندرون ملک میں ڈاکٹر محمد حفیظ صاحب انجوارہ اور مکرم ڈاکٹر بریگیڈیئر ریٹائرڈ ضیاء الحسن لقبے جیسی دور افتادہ جگہ دھونی رمائے خدمتِ خلق اور خدمتِ دین کے کاموں میں دن رات ایک کر رہے ہیں۔ اس سال ایک نئی جگہ جرجل ٹاؤن میں بھی احمدیہ کلینک ڈاکٹر عمر الدین صاحب سدھو کی نگرانی میں کھولا گیا تھا۔ (نامکمل)

آٹو سنٹر

رحیم منزل پلازا اسکوائر کراچی

AC

ہر قسم کی گاڑیوں کے پرزہ جات کا مرکز

ہول سیل پر طلب فرمائیں

فون ۷۳۳۸۵ - ۷۷۰۵۴ - ۷۱۰۶۸

تار کا پتہ آٹو سنٹر کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جانوروں کی مہلک امراض

اپھارہ - پیشاب و پاخانہ
کی بندش - تھنوں کی سوزش
جلدی امراض - زہر باد - جیر نہ گرانا -
بانجھ پن - خناق - جوڑوں کی سوزش اور درد - انقلاب الرحم (بوجھ)
دودھ کی کمی - پیٹ کے کیڑے - زکام اور بخار - مٹی کھانا -
جسمانی کمزوری - دمہ اور کھانسی - گل گھوٹو - منہ کھر - پیشاب میں خون آنا -
سیاہ اور خون آمیز گوبر آنا - داد وغیرہ نیز مرغیوں کی تمام بیماریوں
کیلئے تیر بہدف ادویات

معلوماتی لٹریچر مفت طلب فرمائیں

رمیکس میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ سانده سمال لاہور

درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کیجئے:

لینڈ مارکس
LAND MARKS

C/1 - ۱۰۳ کمرشل ایریا "بی" پوسٹ بکس نمبر ۱۰۴۳۶
ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی - کراچی - ۴

۵۴۰۸۶۶ - ۵۴۰۸۳۴

کراچی میں جائیداد کی

خرید و فروخت

اور

سندھ میں زرعی زمین

کے حصول کیلئے

رجسٹرڈ نمبر ایل : ۵۲۵۴ ، پبلشر : مسعود احمد ، پرنٹر : حمید عبد الحی ، مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقام اشاعت : دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

گذشتہ جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر

زمین کے کناروں سے تشریف لانیوالے مہمانانِ کرام

بیرونی ممالک کے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات کے بعض مناظر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

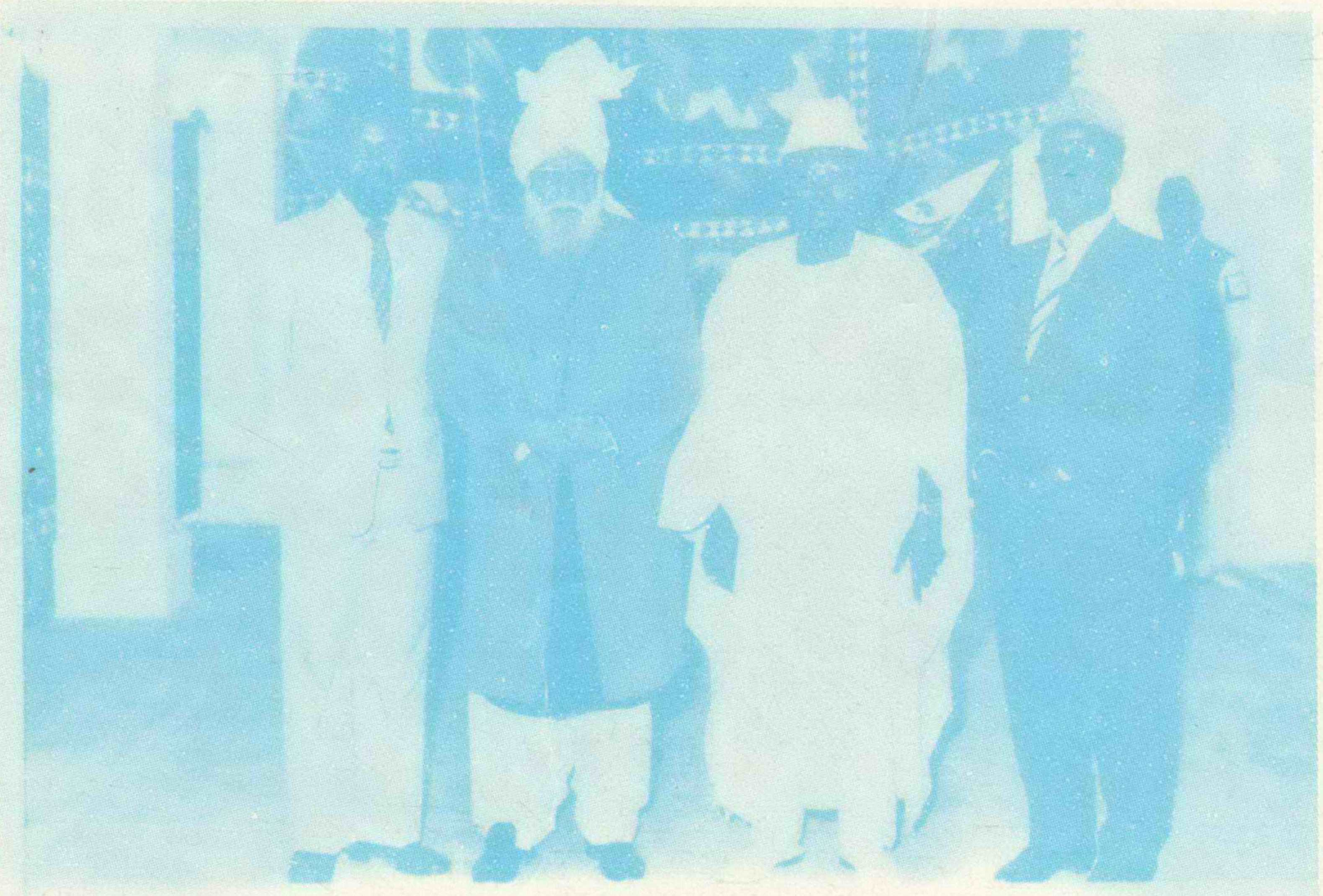

غانا (مغربی افریقہ)

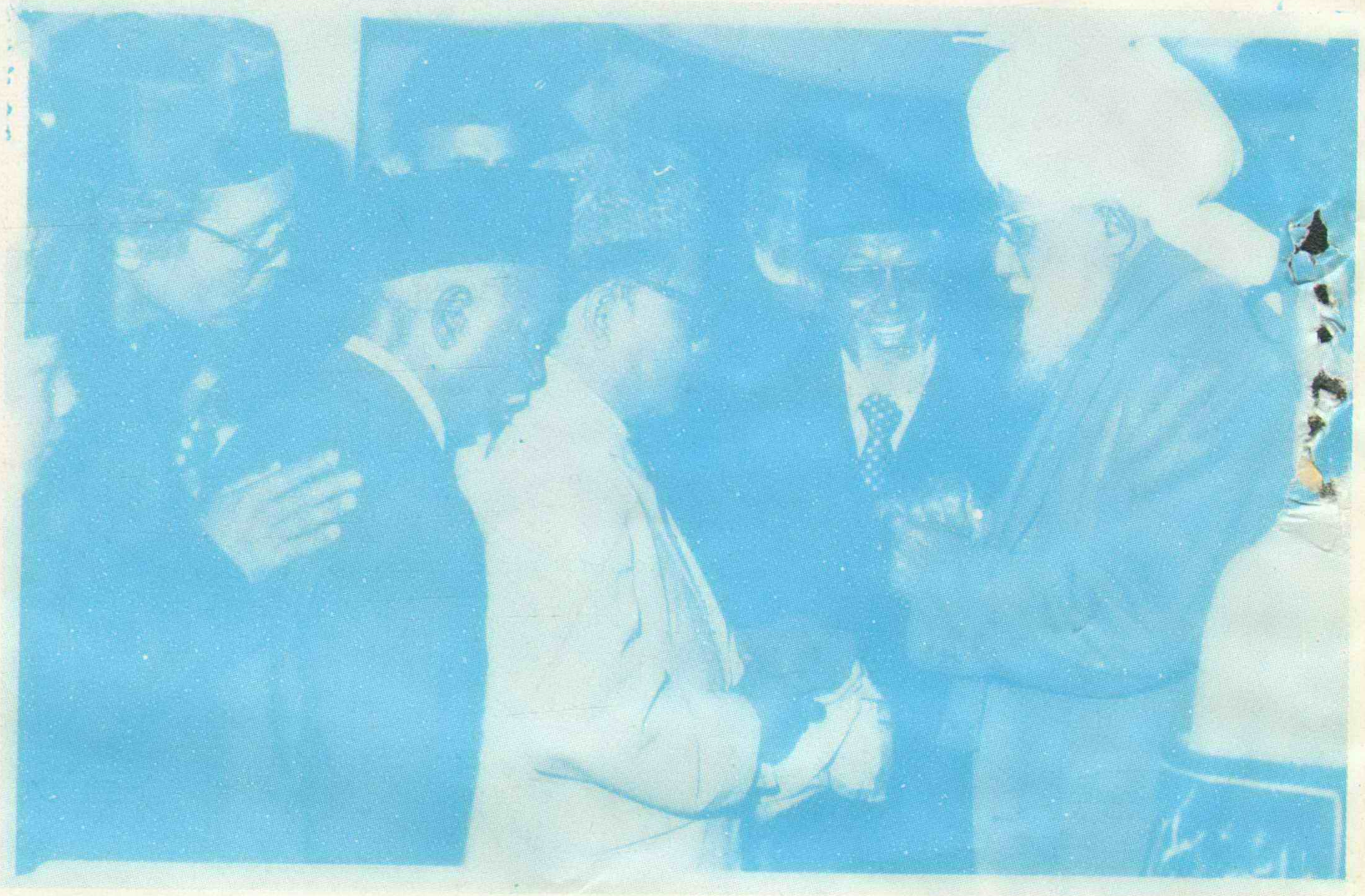

انڈونیشیا (مشرق بعید)

ریاست ھائے متحدہ امریکہ

سنگاپور - ملائیشیا

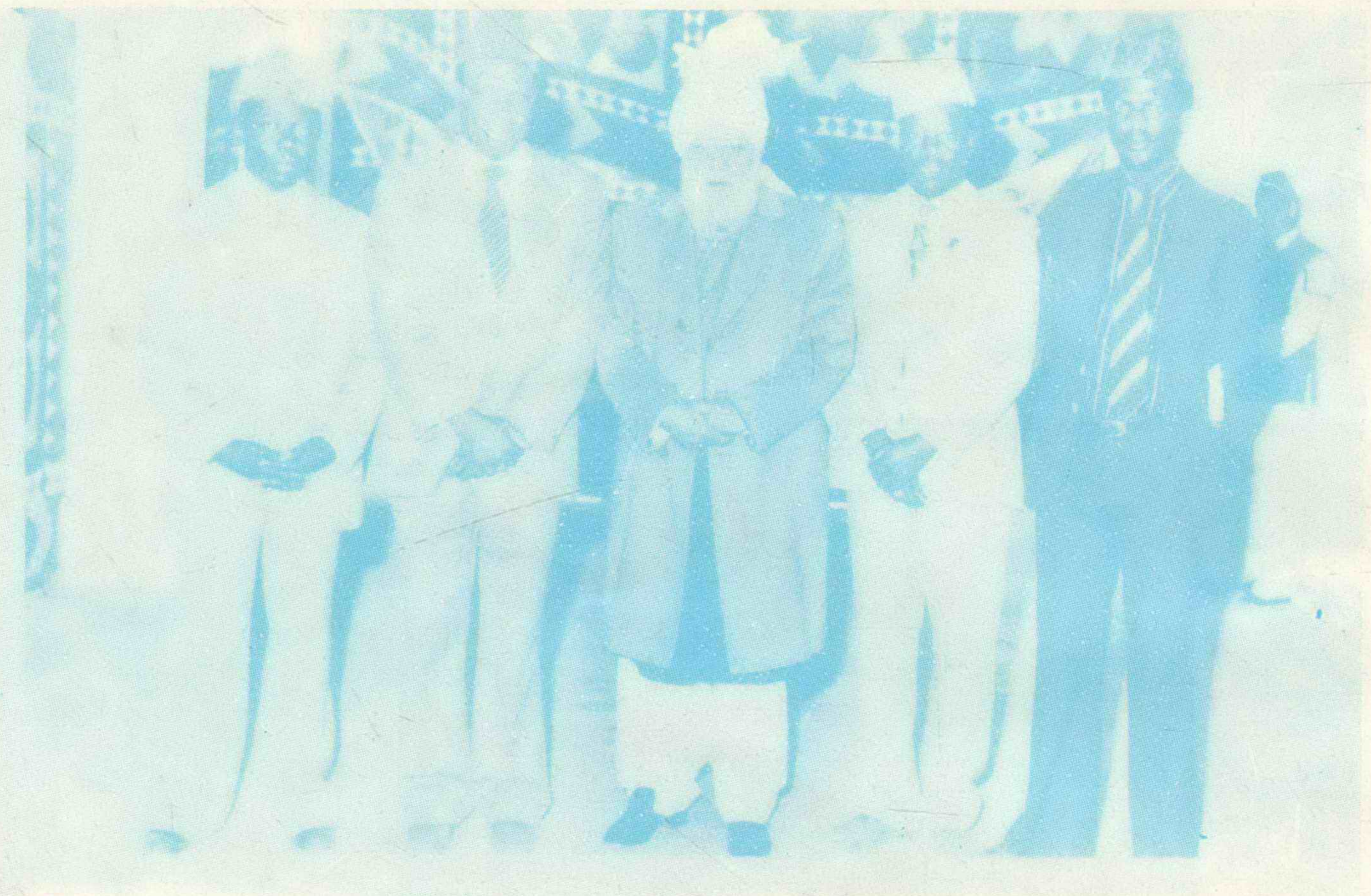

تنزانیہ (مشرقی افریقہ)

جزیرہ مارشس

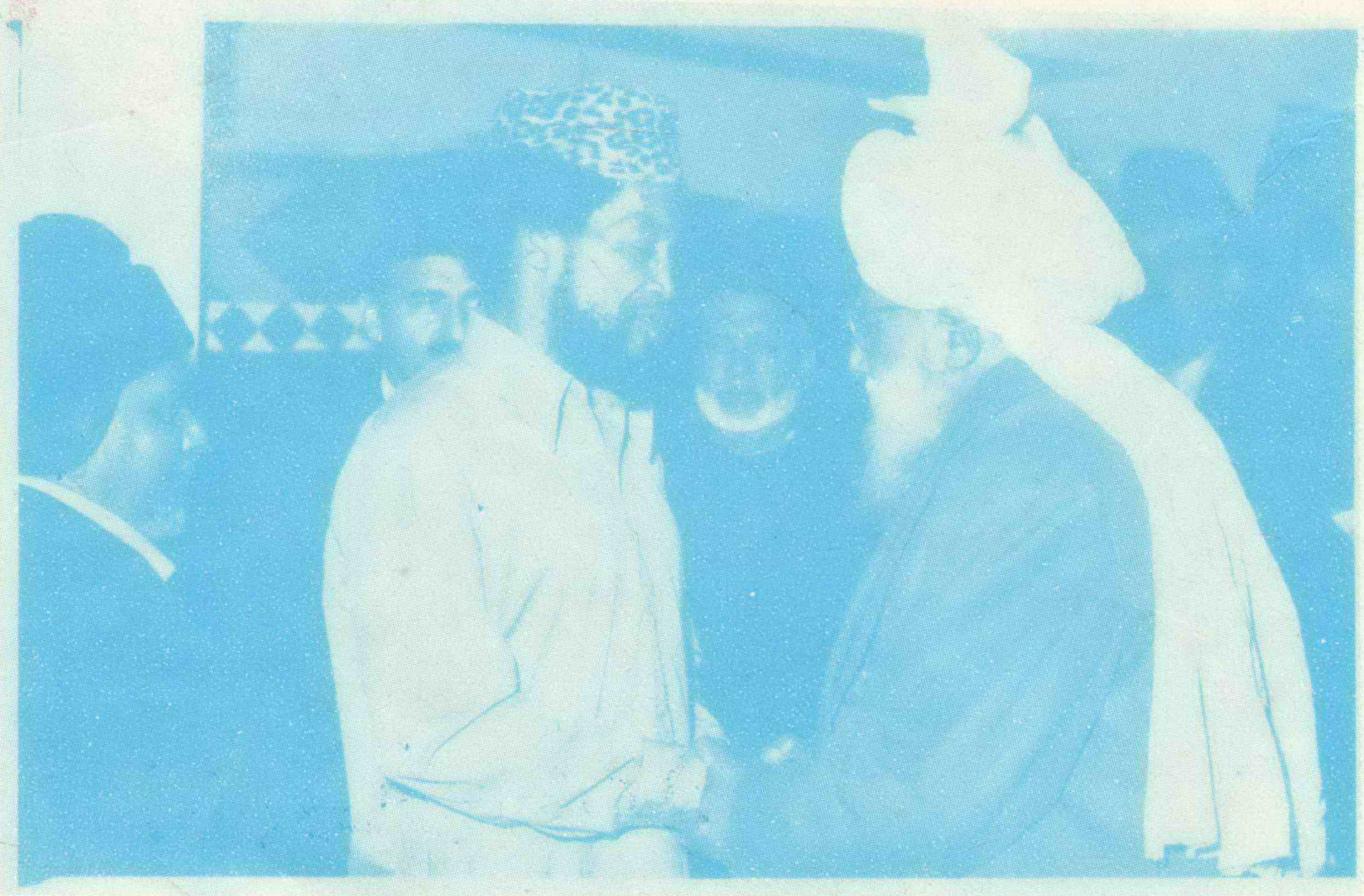

ٹرینیڈاڈ (جنوبی امریکہ)

ربوہ میں اور ربوہ کے ساتھ خوبصورت ہاؤسنگ سکیمیں

- دارالفتوح کالونی - دارالرحمن کالونی - الباسط کالونی - وسیم کالونی
عظیم پارک وغیرہ واقعہ ساہیوال روڈ کے متصل اور ربوہ میں
مکانات - دوکانات - پلاٹ خریدنے کیلئے

اچھی کارکردگی کا حامل

آپ کا چھ سالہ پرانا اور بے لوث ادارہ

بلال اسٹیٹس (رجسٹرڈ) پراپرٹی ڈیلرز

کمیٹی مارکیٹ ربوہ

فون نمبر ۵۰۸ — فون نمبر رہائش ۴۰۵

لانگ و شارٹ کورسز کیلئے داخلہ شروع ہے

الیکٹریشن ریفریجریشن وائیر کنڈیشننگ

کلاسز ۱۲ جنوری سے شروع ہونگی

کورس لیول	مدت	کم از کم تعلیمی معیار
لانگ کورس (ووکیشنل)	ایک ایک سال	میٹرک پاس
شارٹ کورس (کریش پروگرام)	چھ چھ ماہ	انڈر میٹرک

نوٹ:- پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن خود ہی امتحان لیتا ہے اور وہی سند جاری کرتا ہے ● ادارہ بہترین سازوسامان بہترین کارکردگی اور اعلیٰ نتائج کی وجہ سے پنجاب بھر میں آگے ہی آگے ہے ● تفصیلات کیلئے پراسپکٹس مفت حاصل کریں۔

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنیٹر دارالرحمت شرقی ب ربوہ فون ۵۹۲
منظور شدہ - پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دارالھجرۃ میں سب سے پہلا اور با اعتماد ادارہ

احمد اسٹیٹس (رجسٹرڈ)

ربوہ و ربوہ کے گرد و نواح میں سکنی و زرعی اراضی - مکانات و دوکانات و پلاٹس کی
خرید و فروخت کے لئے آپ کی خدمت کا متمنی

احمد اسٹیٹس (رجسٹرڈ) انس مارکیٹ ربوہ

فون دفتر: ۵۳۵ — فون رہائش: ۴۳۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ــــــ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ

مُبارک آغاز۔ مُبارک انجام۔ سپین کی سب سے پہلی مسجد کی مُبارک تکمیل

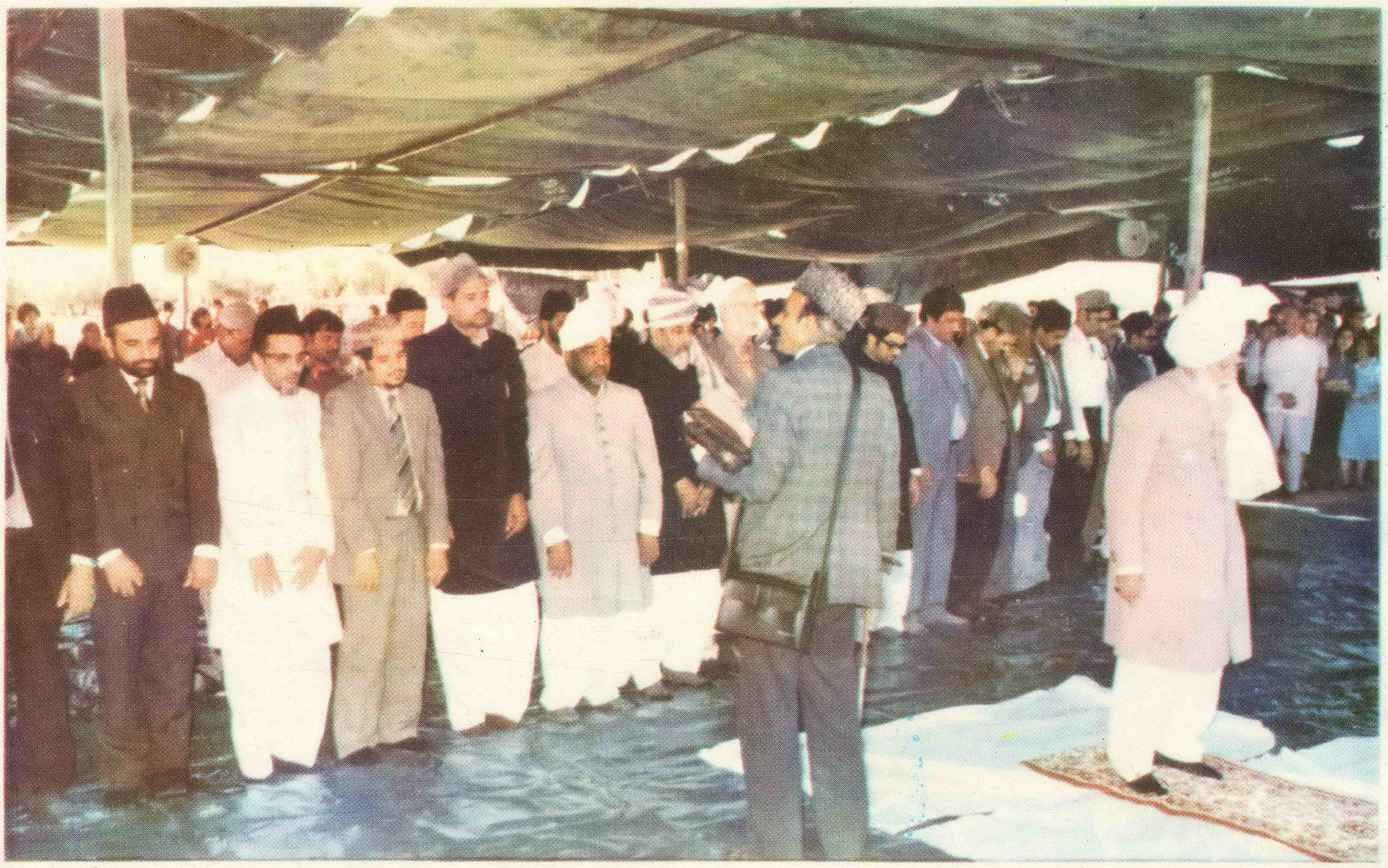

اکتوبر ۱۹۸۰ء قرطبہ کے قریب ۵۰۰ سال بعد سب سے پہلی مسجد کا سنگِ بُنیاد رکھنے سے قبل مسجد کے خالی قطعۂ زمین پر حضور پہلی نماز پڑھا رہے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

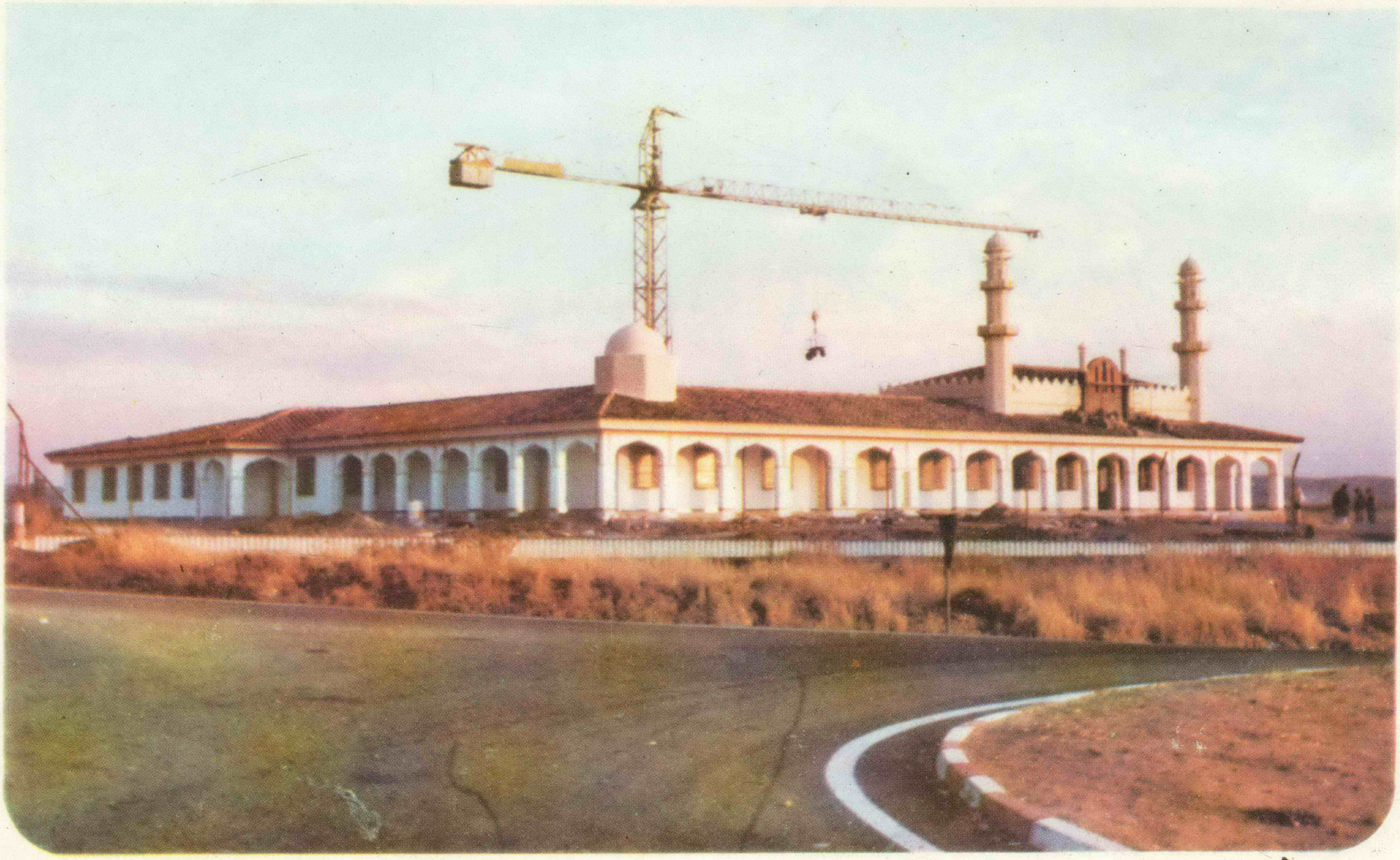

نومبر ۱۹۸۱ء مسجدِ قرطبہ کی تکمیل کا آخری مرحلہ ۔ مسجد اور مشن ہاؤس کی پُرشکوہ عمارت

ساڑھے سات سو سال بعد قرطبہ (سپین) کے قریب سب سے پہلی مسجد کے ایمان افروز تعمیری مراحل

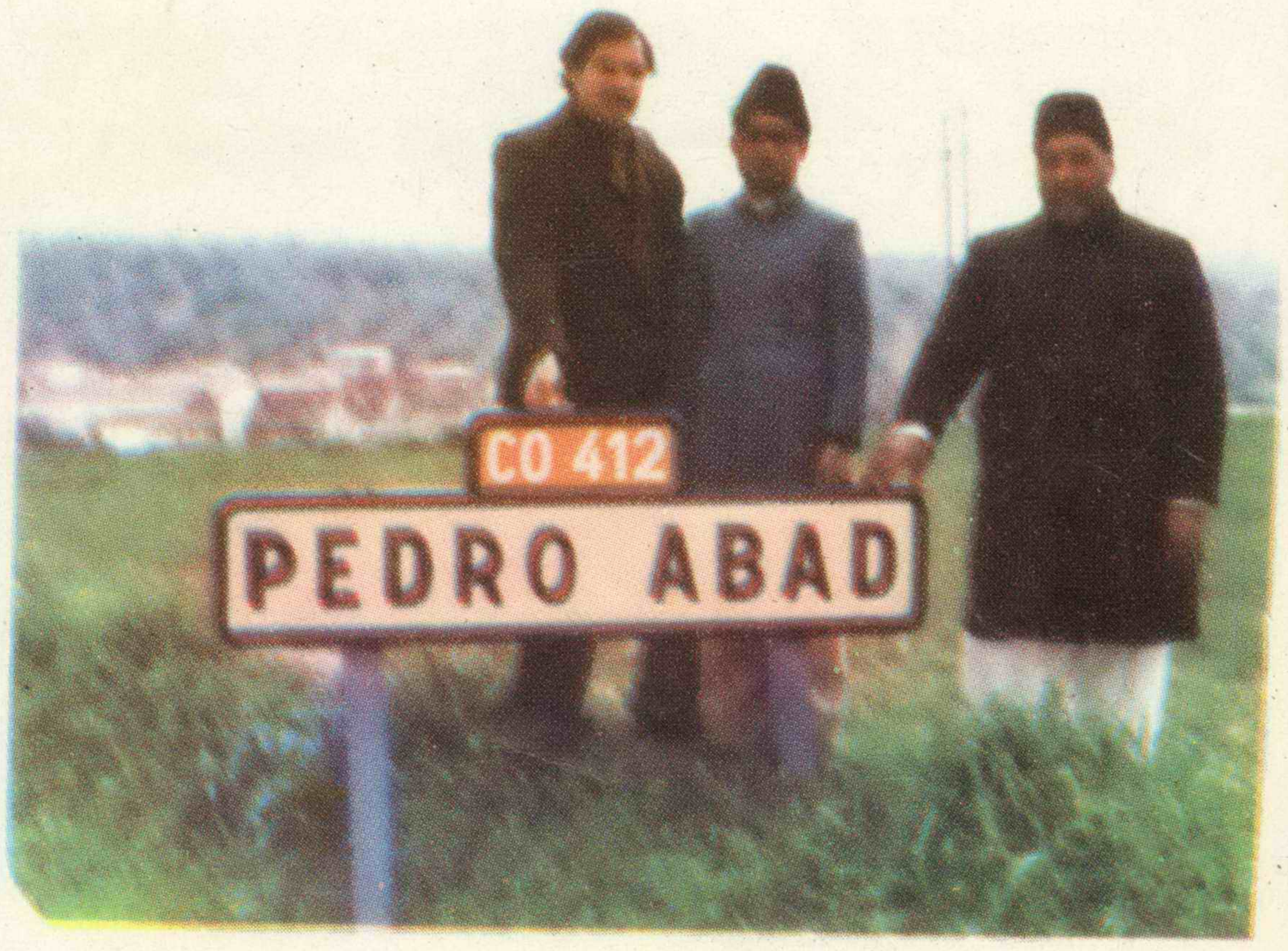

Digitized by Khilafat Library Rabwah

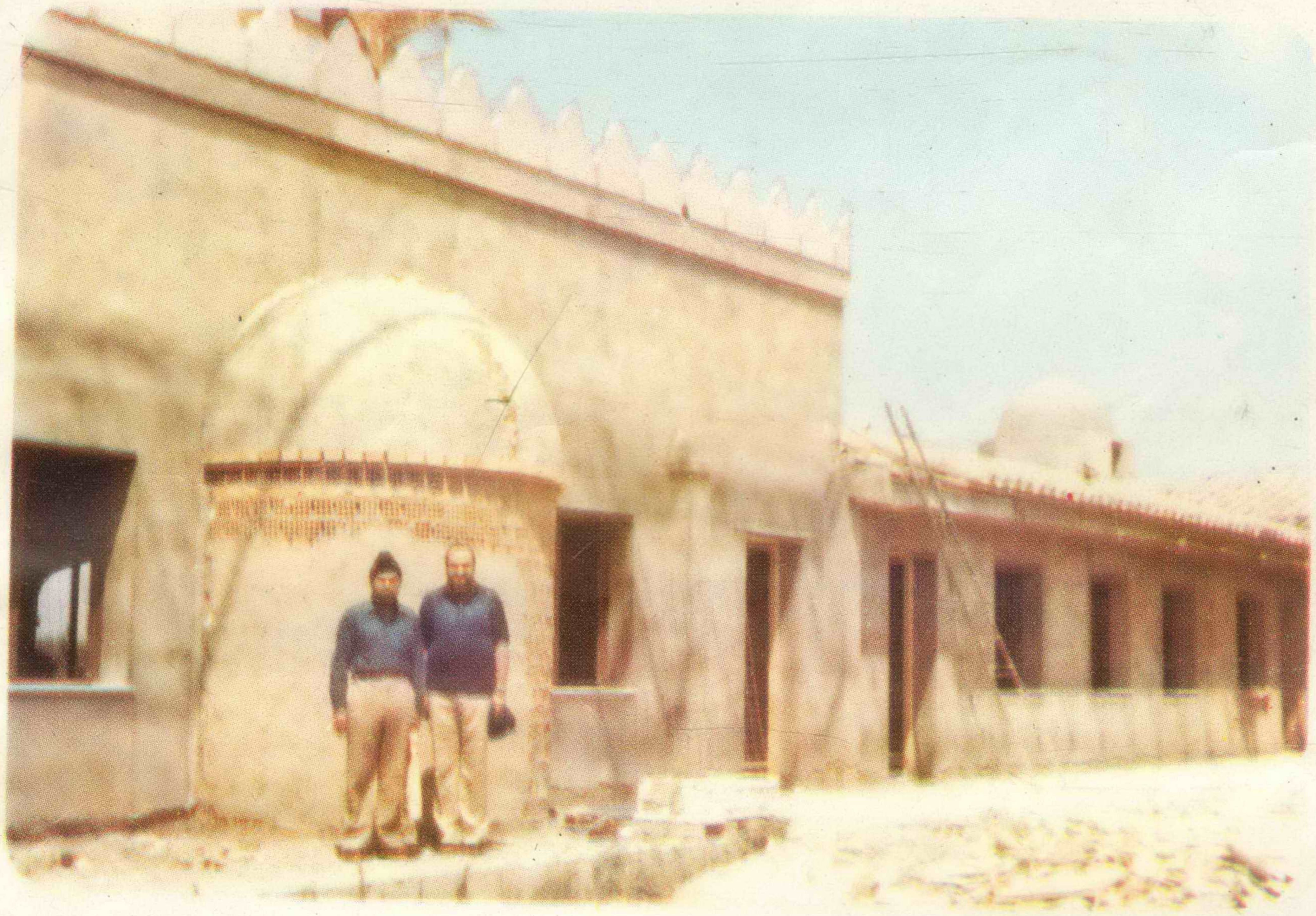

اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ○